

صوبائی اسمبلی شمال مغربی سرحدی صوبہ

صوبائی اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز جمعرات مورخہ 4 ستمبر 2008ء مطابق 3
رمضان المبارک 1429ھ ہجری صبح گیارہ بجے منعقد ہوا۔
جناب ڈپٹی سپیکر، خوشدل خان ایڈووکیٹ مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -
إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا أَلْمَانَتِ إِلَىٰ أَهْلِهَا وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا بِالْعَدْلِ إِنَّ اللَّهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ إِنَّ اللَّهَ كَانَ سَمِيعًا بَصِيرًا O يَتَأْتِيهَا الَّذِينَ ءَامَنُوا أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا
الرَّسُولَ وَأُولَى الْأَمْرِ مِنْكُمْ فَإِنْ تَنَزَعْتُمْ فِي شَيْءٍ فَرُدُّوهٗ إِلَى اللَّهِ وَالرَّسُولِ إِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُونَ
بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا -

(ترجمہ): خدا تم کو حکم دیتا ہے کہ امانت والوں کی امانتیں ان کے حوالے کر دیا کرو اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو خدا تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے بے شک خدا سنتا اور دیکھتا ہے۔ مومنو! خدا اور اس کے رسول کی فرمانبرداری کرو اور جو تم میں سے صاحب حکومت ہیں ان کی بھی اور اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو تو اگر خدا اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں خدا اور اس کے رسول (کے حکم) کی طرف رجوع کرو یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا نال بھی اچھا ہے۔

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، د میان نثار گل مور وفات شوے دہ، د ہغے د مغفرت د پارہ د دعا او کرے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان سے درخواست ہے کہ وہ دعائے مغفرت کریں۔
(اس مرحلہ پر دعائے مغفرت کی گئی)

کوہاٹ ٹنل کی بندش

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک قاسم خان!

ملک قاسم خان خٹک: جناب سپیکر صاحب، یوے داسے اہم مسئلے طرف تہ ستاسو توجہ راگر خومہ چہ جنوبی اضلاع د خیبر او کراچی پہ مینخ کنبے بالکل بلاک دی، تنل بند دے، دنیا تہ تکلیف دے جی۔ د یرہ اسماعیل خان راسے ٲول گا ٲی چہ کوم دی، ہغہ ستاپ دی۔ دے ہاؤس تہ دا زہ ریکویسٹ کوم چہ دا یوہ اہم مسئلہ دہ چہ مونبر سرہ حکومت خہ کوی؟ آیا دا زمونبرہ رو ٲ چہ بند دے او مونبرہ اوس پہ شادی پور باندے خو، پہ ہغے باندے جی داسے واقعے اوشوے چہ زمونبرہ کسان اغواء شول۔ جناب والا، دا یرہ اہم مسئلہ دہ، زمونبرہ د ٲول جنوبی اضلاع او بیا د خیبر کراچی پہ مینخ کنبے بریک راغلیے دے، زہ ریکویسٹ کوم چہ خدارا د دے خلقو د خہ انتظام اوشی او زمونبرہ دا خپل رو ٲ د کھلاؤ کرے شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میان افتخار صاحب! دوئی لہ د دے مسئلے خہ جواب ور کرئی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور!

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکر یہ، سر۔ سر، یہ جو ہاؤس میں مسئلہ آیا ہے، یقیناً نہایت اہم ہے اور آپ کے نوٹس میں ہو گا کہ جس وقت وزیر اعلیٰ صاحب کو لاء اینڈ آرڈر پہ بریفنگ دی جا رہی تھی تو اس وقت بھی میں نے ان سے یہی بات کی تھی کہ متی سے لیکر کوہاٹ ٹنل تک کوئی پندرہ کلومیٹر کا یہ راستہ تھا، اگر وہاں پہلے سے کوئی ایسی چیک پوسٹیں قائم کی جاتیں کیونکہ ہر دن ہم سن رہے تھے کہ فلاں چیک پوسٹ اڑا دی گئی تو اس کا تو گورنمنٹ کو پہلے سے نوٹس لینا چاہیے تھا۔ ابھی نہ صرف یہ کہ وہ ٹنل بند ہو چکا ہے بلکہ

جنوبی اضلاع تک، جو فاصلہ پہلے اگر تین سو کلومیٹر تھا ڈی آئی خان تک تو ابھی وہ بڑھ کر تقریباً چھ سو کلومیٹر تک پہنچ گیا تو میری یہ گزارش ہوگی کہ صوبائی حکومت اس میں کچھ نہیں کر سکتی کیونکہ یہ روڈ این ایچ اے کو Hand over ہے، اگر اس میں ہم ایک ریزولوشن لے آئیں اور مرکزی حکومت سے کہیں کہ ٹنل کو جلد از جلد دوبارہ کھولا جائے اور آئندہ کیلئے بھی اس کا کوئی ایسا لائحہ عمل وضع کیا جائے تاکہ اس قسم کے حادثات وہاں پر نہ ہوں۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عتیق الرحمان صاحب۔

جناب عتیق الرحمان: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ دا ڈیرہ اہم مسئلہ دہ او نن پنخمہ، شپرمہ ورخ دہ چہ دا روڈ بند دے۔ ہم دا واحد روڈ دے چہ کراچی او خیبر خیلو کبنے ملاوی۔ جناب سپیکر صاحب، زہ حیران دے تہ یم چہ ہم دا روڈ بار بار بلاک کیری نو اوسہ پورے زمونرہ گورنمنٹ متبادل روڈ ولے نہ جو روی، ولے ئے مونرہ ہم پہ دغہ یو روڈ باندے فوکس کری یو؟ ٲول خلق اوس پہ نظام پور باندے را اوخی، بیا موٲر وے تہ اوخی او پہ ہغہ لارہ راخی۔ زمونرہ سرہ بنہ وسائل ہم شتہ، ٲاپ کلاس انجینیئرز ہم شتہ او اکثر ہم دا نمونہ واقعات کیری۔ پکار دا دہ چہ پراونشنل گورنمنٹ Serious شی او یو متبادل روڈ جوڑ کری چہ کہ دا نمونہ واقعات کیری نو چہ ہغہ روڈ مونرہ استعمال ولے شو۔ جناب سپیکر صاحب، دے سرہ سرہ زہ دا خبرہ ہم کول غوارم، ٲھیک دہ چہ کوم صاحب جائیداد خلق دی، ہغہ خو پہ دے لارو باندے تلے شی، اسرار خان او وئیل چہ پینخہ شپر گھنٲے لارہ او رده شوہ، زمونرہ د ہنگو غریب خلق دی، زہ بہ صرف د ہنگو خبرہ نہ کوم، د ٲولو جنوبی اضلاع خبرہ بہ او کرم، غریب خلق دی چہ کوم خلق بہ پینسور تہ، دارالخلافے تہ پہ شپیتہ روپی راتلل، ہغہ نن پہ درے سوہ روپی راخی نو ہغوی خنگہ راشی؟ ہغوی ضروری کارونہ پریبینی دی۔ جناب سپیکر! چہ کوم خلق بہ پینسور تہ پہ درے گھنٲو کبنے رارسیدل، ہغوی چہ نن زما د کلی نہ راروان شی نو پہ پینسور کبنے بہ خامخا شپہ کوی۔ د دے د پارہ Serious کیدل غواری او حکومت تہ پکار دی چہ دے باندے بنہ Serious stand واخلی چہ پہ درہ آدم خیل کبنے کومہ مسئلہ دہ او دا روڈ

بندیبری، مونبرہ تہ Alternate روڈ جو رشی او کہ Alternate روڈ دوی نہ شی جو رولے، بیا د کم از کم د جنوبی اضلاع ہولو خلقو تہ تحفظ Provide کری او دا روڈ چہ کوم بندیبری، د دے ذمہ وارتیا د پخپلہ واخلی، فیڈرل گورنمنٹ سرہ د دا Take up کری چہ دا معاملہ د ہول عمر د پارہ ختمہ شی۔ مہربانی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جناب سپیکر! میں کرم ایجنسی کے حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں۔ انہوں نے جس روڈ کی بات کی ہے، وہ پانچ دن سے بند ہے لیکن کرم ایجنسی کا روڈ تقریباً دو مہینے ہوئے ہیں کہ بند ہے اور وہاں پر نہ دوائی، وہاں تو لوگ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بتول ناصر! آپ تشریف رکھیں، اس کے بعد پھر آپ کو ٹائم دے رہے ہیں۔ محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جی وہاں پر لوگ مر رہے ہیں، وہاں نہ دوائی پہنچ رہی ہے اور وہاں آٹے کی بوری آٹھ ہزار روپے پر بکتی ہے۔ تمام خوراک اور ادویات افغانستان سے منگوائی جاتی ہیں جو وہاں کے لوگ Afford نہیں کر سکتے۔ فیول انکو ناقص مل رہا ہے بہت مہنگا اور وہاں پر کچھ بھی نہیں ہے، زندگی وہاں پر ختم ہو رہی ہے تو میری گزارش ہے صوبائی حکومت سے اور مرکزی حکومت سے بھی کہ اس سلسلے میں کیا کیا جا رہا ہے؟ وزیر اطلاعات فرمائیں کہ انہوں نے اور ہماری صوبائی حکومت نے کیا Strategy اپنائی ہے کیونکہ کرم ایجنسی تو ہمارے ساتھ Link ہے اور مرکزی حکومت سے بھی التماس ہے کہ وہاں بھی ہمارے پاکستانی ہیں، وہ Pro-government، وہاں کے جو لوگ ہیں تو وہ Pro Pakistani ہیں، وہ حب الوطن ہیں، وہ تو حکومت کے ساتھ ہیں، وہ تو طالبان کے ساتھ جنگ کر رہے ہیں۔ اس کے بارے میں ذرا ہمدردی سے غور فرمائیں۔ شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سید قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: شکریہ، جناب سپیکر۔ یہ جو مسئلہ ہمارے جنوبی اضلاع کے ممبران نے اٹھایا ہے، یہ بڑا اہم مسئلہ ہے اور مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ٹنل میں چھ مہینے پہلے جو دہاکہ ہوا تھا اور ایگزاسٹ فین اور لائنس خراب تھے، چھ مہینے میں اب تک وہ ایگزاسٹ فین اور لائنس اسی طرح خراب پڑے ہیں۔ ابھی وہاں پہ جو تین چار پیل انہوں نے اڑائے ہیں، میں یہ دعویٰ سے کہتا ہوں کہ یہ این ایچ اے والے ایک سال میں بھی ٹھیک نہیں کر سکتے، تو میری ریکویسٹ ہے کہ یہ پیل اب اگر وہ ٹھیک نہیں کریں گے تو جنوبی اضلاع کے لوگ پشاور کس طرح آئیں گے؟ اگر آج کوئی ایمر جنسی ہو جائے، یہ ساری روڈز بند ہوتی ہیں۔ میں افسوس کے ساتھ کہہ رہا ہوں کہ ہمارے گورنر صاحب، گورنر ہاؤس میں آرام سے بیٹھے ہوئے ہیں اور

صوبائی حکومت اس معاملے کو بالکل سیریس نہیں لے رہی۔ یہ کوئی سومیل لمبی روڈ نہیں ہے، دس کلومیٹر روڈ ہے، حکومت یہ عوام کیلئے Safe کیوں نہیں کر سکتی؟ اس کے بارے میں اگر ہمارے حکومتی بیچ والے وضاحت کریں۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری: ڈاکٹر اقبال دین صاحب۔

ڈاکٹر اقبال دین: محترم سپیکر صاحب، ڈیرہ مہربانی۔ دا مسئلہ چہ پہ دے باندے زمونہ نورو ملگرو ہم خبرے او کرلے، دا کوم روڈ چہ بلاک دے، دے سرہ نہ صرف دا دہ چہ سویلی پختونخوا، قطبی پختونخوا سرہ Detach شولہ بلکہ پہ دے باندے د کراچی نہ سنٹرل ایشیا پورے تجارت کیڑی، ڈیر غت غت گاڈی، غتے غتے ٹریلرے ٹولے ایسارے دی۔ د تنل نہ آخوا او دیکخوا تہ روڈ ونہ بلاک دی او دے د پارہ چہ کوم متبادل یو تنگہ غوندے لار پہ نظام پور باندے دہ، پہ ہغے باندے دا غت گاڈی بیخی نہ شی راتلے۔ کراچی نہ چہ کوم گاڈی راخی، ہغہ د نظام پور پہ لارہ باندے نہ شی راتلے او دومرہ غتے ٹریلرے دی چہ ہغہ ٹریلرے بیا د خوشحال گڑھ پہ پل باندے ہم نہ شی پورے وتے۔ پرون نہ ہغہ بلہ ورخنی خبرہ دہ، ما ڈی سی او کوہاٹ تہ ٹیلیفون او کرو نو ہغہ را تہ او وئیل، افواہ دہ چہ د خوشحال گڑھ پل الوزوی۔ نہ کہ خدا نخواستہ دغے پل تہ نقصان اورسیدو، اوس خو مونہہ د پنڈی پہ لار باندے پینور تہ راشوپہ دے ورو گاڈو کبنے، خلقو تہ ہر خومرہ تکلیف چہ دے، ہر خومرہ پیسے چہ د دوی اولگی خود پنڈی پہ لار باندے راشی نو بیا بہ مونہہ نہ صرف دا دہ چہ قطبی پختونخوا نہ بہ کت شو بلکہ بیا بہ مونہہ د پنجاب نہ ہم کت شو۔ د سویلی پختونخوا یعنی د جنوبی اضلاع پنجاب سرہ واحد لار چہ کومہ دہ، ہغہ د خوشحال گڑھ پل دے او د ہغہ پل حالت ہم دومرہ زیات خراب دے چہ نن دے او کہ سبا دے، ہغہ راغورزیدو والا دے او کہ خدا نخواستہ دغہ شان حالات اوشی چہ پہ دہشت گردی او پہ دہما کو کبنے خدا نخواستہ والوزی نو بیا خو بہ بیخی دا لار کت شی، نو د دغے د پارہ ڈیر سیریس غور کول پکار دی۔

جناب ڈپٹی سیکرٹری: ڈیرہ مہربانی، ڈاکٹر صاحب۔ میان افتخار حسین صاحب! د دے جواب ورکریں۔ میان افتخار صاحب۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مفتی جانان صاحب!

مفتی سید جانان: جناب سپیکر صاحب، دلته کبنے د کوہاٹ تیل د بندیدویہ حوالہ باندے خبرے اوشوے، کہ چرے دا حکومت راضی وی چہ د نظامپور پہ روڈ باندے راشی نوپہ دے نظامپور روڈ باندے یو داسے متبادل نظام برابرول پکار دی چہ پہ دغہ لار خو کم از کم یو مناسب طریقے باندے دا خلق تلے شی چا سرہ بچی وی، چا سرہ بیمار وی۔ ہغہ ورخے مونبرہ راتلو، یو کس وو ہغہ را تہ وئیل چہ زما دا درے گھنتے پاتے دی، زہ بہ قطر تہ خم او تکت مے اغستے دے، مطلب دا دے دوہ گھنتو کبنے بہ بالکل یو کلومیٹر مزل ہم ہغوی خلقو نہ وی کری نو ستا سو تولو دغہ ارباب اقتدار خلقو تہ زمونبرہ دا گزارش دے چہ زمونبرہ پہ دغہ غریبو ضلعو باندے رحم او کړئ۔ کہ د شیعہ سنی جنگ دے نو ہلتہ کبنے دے، کہ د طالب جنگ دے نو ہلتہ کبنے دے، کہ سکولونہ بند دی نو ہلتہ کبنے بند دی، کہ کوم تکلیف د دے جہان دے، ہغہ مطلب دا دے پہ مونبرہ باندے خدائے پاک رانازل کړے دے نو تاسو تہ مے دا عرض دے چہ دغہ روڈ پہ بارہ کبنے زرتزرہ یو متبادل نظام او کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب میاں افتخار حسین صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب، دے ملگرو چہ کومہ مسئلہ اوچتہ کړے دہ، رہنتیار خبرہ دہ چہ ډیر تکلیف دے او داسے نہ چہ حکومت تہ د دے خبرے احساس نشته خو تاسو تولو تہ پتہ دہ چہ دا ہغہ مسئلہ دہ چہ کہ د چا زہ غواہی او کہ نہ غواہی خو چہ دا پینہ شی نو مشکلات پکبنے راخی او د خوبنے مطابق خبرہ نہ دہ او نہ د حکومت د غفلت خبرہ دہ خود داسے ماحول او حالاتو سرہ مخامخ یو چہ دا موجودہ کوم حالات دی، دا ہم د دے حکومت د Efficiency پہ بنیاد دی گنی حقیقت خبرہ دا دہ چہ حالات د دے نہ ہم زیات خراب دی خود دے ملگرو تہ چہ خومرہ تکلیف دے، د ہغے مونبرہ تہ احساس دے او د دے لارے پہ بندیدو باندے، پروں زمونبرہ پولیس والا ملگری تلل، ہغوی اوس تازہ تازہ ترینگ د پارہ ہنگو تہ تلل، لارہ بندہ وہ نو پہ متبادل لارہ باندے

تلل نو پنخویشت کسان هغه هم یرغمال کرے شو، دا تکلیف ټولو ته په شریکه باندے دے۔ د دے د متبادل روډ خبره بالکل زیر غور هم وه او زیر غور نه بلکه بالکل فیزیبلیتی رپورٹ ئے هم تیار شوی و، یو زموڼره د چرات په دے طرف باندے او بل د نظامپور په طرف باندے۔ دلته د سی اینډ ډبلیو واکداران که ناست وی نو هغوی ته به هم پته وی چه فیزیبلیتی رپورٹ تیار شوی و او دوئ راغلی و او سروے ئے کرے وه او دا د نن نه پینځه شپږ میاشته مخکښه خبره زه کوم چه په دے ځائے کښه نگران حکومت و او دلته کښه حالات دغه شو نو هغوی ته ضرورت پیدا شو۔ زه د حکومت په حیثیت دے ملگرو ته دایقین دهانی ورکوم چه د گورنر د طرف نه چه دلته کوم د فیزیبلیتی رپورٹ خبره وه ځکه چه په دیکښه تر ایبل بلت هم راځی او ورسره زموڼره علاقه هم ده، ایف آر هم ورسره راځی او بیا د هغه نه پس زموڼره د چرات علاقه هم راځی نو زه د حکومت په حیثیت دا خبره کوم چه هغه کوم فیزیبلیتی رپورٹ تیار دے، په هغه باندے به زر تر زره عمل کوؤ او دا چه شته کوم د ټنل خبره ده، دے ته به هم ترجیح ورکوؤ۔ تاسو به کتلی وی چه د دے د کهلاویدو د پاره، که دا پل الوته هم دے نو حکومت چه کوم اقدامات کړی دی، ستاسو په نظر کښه دی۔ مخکښه دغلته هغه رنگه اقدامات نه کیدل چه په دے یو څو ورځو کښه څنگه اقدامات شوی دی او هغه د دے د پاره شوی دی چه کومو خلقو د دے لارے د بندیدو د پاره مشکلات جوړول چه هغوی سره حکومت پخپله ژبه کښه خبره او کړی۔ یو مشکل شریک مونږ ته پښ دے او د دے مشکل سره مونږه ټول مخامخ یو۔ یوه خبره دوئ زموڼره د کرم ایجنسی په حواله باندے په گوته کړه، هغه د دے سره خو Related نه ده خو مسئله زموڼره ضرور ده او په دے خاوره چه هر چا ته تکلیف دے، دا مونږ ټولو ته شریک تکلیف دے۔ هغلته یو بیلنس و و زموڼره معاشرتی چه هغه بیلنس خطا شوی دے۔ زه په ډیر تفصیل کښه نه ځم ځکه چه نزاکتونه پکښه دی خو د کرم چه کوم بیلنس و و نو په هغه پورے امن و و او زموڼره د شیعہ او سنی خپله ورورولی دومره قائمه وه چه زموڼر پخپلو کښه رشتے وے، یو بل سره مو تعلق و و او ډیر خوږوالی و و خو هغه بیلنس چه خطا شوی دے، اوس هغه ځائے له راځی نه۔ د هغه طرف نه راغلی جنگجو خلقو سره

زمنبره معاشرتی بیلنس خطا شوے دے نو پہ دے وجہ باندے لہر ڊیر مشکل هلته لہر سیوا دے۔ منبره هغے ته توجه ور کرے ده۔ گورنر صاحب سره زما پخپله خبره شوے ده جی، وزیر اعلیٰ صاحب سره زما خبره شوے ده، منبره د هغے خائے د پارہ د جرگو اهتمام کرے وو خو چونکہ هغه خبره دومره پیچیده ده چه هغه جرگه هم هغه رنگ کار نه شی کولے چه خنگه پکار ده خو زه د کرم د دغے مسئلے په حواله هم دوی ته ډاډ گیرنه ور کوم او بنه ده چه دوی د اسمبلئ په فلور دا خبره اوچته کره چه ټول وا کدارانو ته هم دا پته اولگی چه په ایمرجنسی بنیاد باندے منبره دے ته توجه او کرو۔ منبره د دے روډ کهلاؤیدو، هم د هغے متبادل روډ جوړیدو، هم په کرم کبنے د امن بحالی د پارہ به خصوصی اقدامات کوؤ۔

جناب ډپٹی سپیکر: ډیره مننه -----

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! یوه مسئله ده که ما له لہر اجازت را کړئ جی۔

قبائلی علاقوں پر ڈرون حملے

جناب ډپٹی سپیکر: اجازت در کوم، یو منټ تاسو تشریف کیږدئ۔ یوه خبره کوم، تاسو یو منټ، آپ تشریف رکھیں۔ میں اجازت دیتا ہوں، آپ میری بات سنیں، میں اجازت دیتا ہوں۔ Today's agenda is very heavy، آج کا ایجنڈا بہت ہیوی ہے اور دوسرا یہ کہ چونکہ آپ سارے ممبرز صاحبان ہیں And you are well conversant with conduct of rules of the assembly. What does rule 24 say? کہ ہم آپ سب کو ٹائم دیتے ہیں لیکن آپ مہربانی کریں کہ Just to avoid the repetition. تمام ممبروں نے ایک ہی مسئلہ کھڑا کیا ہے، مسئلہ ایک ہے، اس کا جواب مل گیا ہے۔ سکندر خان شیرپاؤ۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: زه ستاسو مشکور یمه جناب سپیکر، او ما ته پته ده چه په رولز کبنے د دے پروویژن نشته خو دا مسئله دومره اهم ده چه دا نن که دلته کبنے اوچته نکړو نو دا به ډیر زیات زیاتے وی۔ جناب سپیکر، د تیر خو میاشتو راسے زمنبره په دے صوبه کبنے او خاصکر په ټرائبل بیلټ کبنے یو حالات روان دی، د تیرو خو میاشتو راسے روزانه به منبره دا اوریدل چه د امریکے

کوم Un- manned pilot جہازونہ دی، ہغہ روزانہ راخی او زمونہ د Air Violation space کوی او پہ دے باندے پہ دے اسمبلی کنبے یو خل دوہ خلہ خبرہ ہم اوشوہ او مونہ ہغہ وخت سرہ ہم دا وئیلے وو چہ دا یواہم ایشوہ او پکار دا دہ چہ دیکنبے مونہ صحیح ستیندہ واخلو او خاصکر مرکزی حکومت صحیح ستیندہ واخلی او دا خبرہ د پہ صحیح فورم باندے Take up کپی نو د دے بہ حل را اوخی خوزہ افسوس سرہ دا وایمہ جناب سپیکر، چہ ہغہ Air space violation ہم روان وو، ورسرہ پکنبے دن نہ درے میاشتے مخکنبے دہمکنی ہم ملاؤ شوے وے چہ کہ داسے دا حالات قابو نہ کرے شو نو دوی بہ پخپلہ راخی او خپل فوجونہ بہ رالیری او زمونہ پہ زمکے باندے بہ حملے کوی۔ پرون نوبت ہغے تہ راغے چہ پہ انگور اڈہ کنبے د امریکے فوجونہ راغلل او زمونہ د ہغہ خائے خلقو باندے ئے دزے او کرے او د ہغے خائے بے گناہ شل کسان ئے شہیدان کرل او ہلتہ کنبے ئے حملہ او کرہ۔ باقاعدہ دے تہ زہ د پاکستان پہ سالمیت باندے حملہ وایم خکہ چہ فوجونہ راغلل، راکوز شول، تلاشی ئے واغستلہ، پہ کورونو کنبے خلق او دہ پراتہ وو، پہ ہغوی باندے راغلل، دزے ئے او کرے او د ہغے نہ پس راغلل او پہ ہیلی کاپٹرو کنبے واپس لارل۔ جناب سپیکر، چہ دا حملہ نہ دہ نو مونہ بہ بیا خہ تہ حملہ وایو؟ جناب سپیکر، دا مسئلہ دومرہ اہم مسئلہ دہ چہ دا خوز مونہ د تہ لو، زما خیال دے یوہ مشترکہ خبرہ دہ او زمونہ پہ سالمیت باندے حملہ شوے دہ۔ د خہ مودے نہ دا خبرہ روانہ وہ خوزہ افسوس سرہ دا وایم چہ مرکزی حکومت ہغہ لحاظ سرہ د دے خبرے تپوس نہ وو کرے۔ پرون او نن کہ صرف د امریکے Ambassador راغوبنتلے شوے دہ او ہغے تہ لہرے خبرے شوی دی، دا دے سرہ نہ حل کیری۔ تر خو پورے چہ پہ دے باندے یو صحیح ستیندہ مونہ وانخلو، دے باندے مونہ ہغوی لہ صحیح جواب ورنکرو چہ مونہ د خپل ملک د سالمیت د پارہ ہر قسمہ قربانی ورکولو تہ تیار یو او مونہ دا قسمہ خیزونہ نہ پیردو، د ہغے پورے بہ دا شے نہ حل کیری۔ زما بہ جناب سپیکر، تاسو تہ ہم دا خواست وی او دلته کنبے موجودہ نور چہ کوم پارلیمانی لیڈران دی او زمونہ ممبران صاحبان دی چہ پہ دے باندے یو مشترکہ قرارداد مونہ راولو او دا مونہ سخت نہ سخت

الفاظو سرہ Condemn کرو او د دے اسمبلی نہ مونبرہ دا آواز مرکز تہ ہم اولیرو
 او دغہ نورو قوتونو تہ ہم اولیرو چہ مونبرہ دا قسمہ خیزونہ نہ برداشت کوؤ۔
 جناب سپیکر، مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، شکریہ کہ آپ نے موقع دیا۔ سکندر شیرپاؤ صاحب نے جو بات کی، اسی
 موضوع پر میں بات کرنا چاہ رہا تھا۔ میں کہہ رہا تھا کہ کئی دفعہ ہم نے اس پہ پچھلے ایک دو مہینے کے اندر اندر
 قرارداد پاس کی ہے اور کئی دفعہ ہم نے ان کو کہا ہے لیکن یہ کس طرح ہو گیا، سر؟ شاید دنیا کا کوئی ایسا ملک
 ہو، جس طرح پاکستان کے اوپر ہر روز اس کی بارڈرز کی Violation کی جا رہی ہے تو میری جناب سپیکر،
 آپ سے Humble request ہوگی کہ یہ ایک سیریس مسئلہ ہے، یہ لاء اینڈ آرڈر سے بھی زیادہ سیریس
 مسئلہ ہے اور جس طرح Frequently ہماری بارڈرز کی Violation ہو رہی ہے جناب سپیکر، ہم چاہیں
 گے کہ ابھی پوری رپورٹ اس ہاؤس کو پہلے بتائی جائے کیونکہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ اس بمباری کی وجہ سے
 بیس لوگ مرے ہیں، کوئی چالیس کا گلرز دے رہے ہیں، کوئی مختلف گلرز دے رہے ہیں تو آپ سے
 ریکویسٹ ہے کہ جناب، آج اس ہاؤس کے معزز ممبران کو اس پر ڈسکشن کرنے کی اجازت دی جائے اور
 حکومت کا موقف بھی، اب الحمد للہ اس ملک کے اندر جمہوری حکومتیں ہیں، پاکستان پیپلز پارٹی اور اے این
 پی کی مرکز میں بھی حکومت ہے اور یہاں بھی حکومت ہے اور اب یہ ان بہادر، غیر تمند اور غیور پختونوں کی
 اس ملک اور اس صوبے کے اندر حکومت ہے جن کی ایک لمبی سیاسی تاریخ چلی آ رہی ہے اور انہوں نے
 ہمیشہ ان سامراجی قوتوں کے خلاف بات کی ہے اور یہ کھڑے ہوئے ہیں اور آج وہ سامراجی قوتیں پوری
 طرح ہمارے پختونوں کے اوپر بم گرا رہے ہیں اور ہمارے گھروں کو تباہ کر رہے ہیں۔ آج وہ ہماری بارڈرز کی
 Violation کر رہے ہیں تو اب مجھے یقین ہے کہ انشاء اللہ یہ سارا ایوان آج اس معاملے پر ہمارے ساتھ
 کھڑا ہوگا، ہم اس پر ڈسکشن کریں گے۔ جناب سپیکر، یہ کافی نہیں ہے کہ وہ ہمارے بچوں کو ماریں، وہ ہمارے
 گھر تباہ کریں، ہماری مائیں اور ہماری بیٹیاں گھروں سے باہر پڑی ہوئی ہوں اور ہمارے صرف ایک وزیر
 خارجہ صاحب ان سے کہیں کہ دفتر خارجہ سے ایک اہم آدمی ہم نے طلب کر لیا ہے اور اس کو ہم نے کہا ہے
 کہ جناب، یہ ہمارے ساتھ بڑی زیادتی ہے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جاوید عباسی صاحب! تقریر کی اجازت نہیں ہے۔ Please come to the point.

جناب محمد جاوید عباسی: جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب مطلب ہے کونسی چیز اور ہے۔

جناب محمد حاوید عباسی: میں بالکل مختصر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت مختصر، To the point concerned۔

جناب محمد حاوید عباسی: میں ایک منٹ میں ختم کرتا ہوں جی۔ جناب سپیکر، اس سارے ایوان کی اس وقت افادیت رہے گی، ان Institutions کی اسی وقت افادیت رہے گی، ہم سارے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں اور آج ہمارے اس مادر، یہ ملک ہماری ماں کی حیثیت رکھتا ہے جناب سپیکر، آج ہماری بارڈرز کراس کر کے ایک دفعہ نہیں، دو دفعہ نہیں، پچھلے کئی دنوں سے، کئی مہینوں سے اس کی Violation ہو رہی ہے، ہم اس پر کس طرح خاموش رہ سکتے ہیں؟ جناب سپیکر، مجھے آپ کے وقت کی اہمیت کا بھی پتہ ہے لیکن یہ مسئلہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ میں چاہوں گا کہ صرف ہمیں تسلی نہ دی جائے بلکہ آج اس صوبائی اسمبلی اور ہمارے اس صوبے کے ساتھ جو ہو رہا ہے، ہم سارے اس معاملے پر کھڑے ہو جائیں اور کوئی ایسا Concrete step اٹھایا جائے کہ آئندہ وہ دس دفعہ سوچیں ہماری کسی بارڈر کی Violation کرنے کیلئے۔ بڑی مہربانی، جناب سپیکر۔

وزیر اعظم پاکستان کی گاڑی پر فائرنگ

محترمہ شازیہ طہماس خان: جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Shahzia Tehmas. Only two minutes, not more than four minutes.

محترمہ شازیہ طہماس خان: شکریہ۔ جناب سپیکر صاحب، آپ کے حکم کے مطابق میں وہ باتیں نہیں دہراؤں گی جو اس سے پہلے ڈسکس ہو چکی ہیں۔ صرف میں یہ کہنا چاہوں گی کہ جہاں ضرورت اس بات کی ہے کہ ایسے واقعات جو کہ لاء اینڈ آرڈر سے Related ہیں، ان کی نشاندہی کی جائے لیکن لازمی ہے کہ جو ان کے نشانہ بن رہے ہیں اور جو لوگ انہیں بنا رہے ہیں، ایسے واقعات کی بھرپور مذمت کی جائے۔ میں ایوان کی توجہ کل کے واقعہ کی طرف دلانا چاہوں گی کہ جس طرح ہمارے وزیر اعظم صاحب کی گاڑی پر جو فائرنگ کی گئی ہے، میرے کہنے کا مقصد ہے کہ کوئی بھی مذہب انسان یا جمہوری سوچ رکھنے والا انسان اس واقعے کو Condemn تو کر سکتا ہے لیکن اس کو Encourage نہیں کر سکتا، اس کی حوصلہ افزائی نہیں کر سکتا۔ ساتھ یہ بھی حقیقت ہے کہ یہ صرف وزیر اعظم پاکستان کو ہراساں کرنے کی کوشش نہیں کی گئی ہے بلکہ ان کروڑوں عوام کو ہراساں کرنے کی کوشش کی گئی ہے جو اس ملک میں واقعی ایک جمہوری نظام چاہتے

ہیں۔ میری اس ایوان سے گزارش ہے کہ کل کا جو واقعہ ہوا ہے یا اس سے ملتے جلتے جتنے واقعات بھی ہیں، ان کی بھرپور سے بھرپور مذمت کی جائے۔ بہت شکریہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب!

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر بلدیات و ترقی): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ محترم سپیکر صاحب! محترم سپیکر صاحب، دیرہ مہربانی، زمونبرہ ورونرو خبرے او کرے او دا کومہ واقعہ چہ پرون پینہ شوے وہ، رشتیا خبرہ وہ چہ دا Condemn کیدل پکار دی او دا مونبرہ Condemn کوؤ او د دے بارہ کنبے چہ خنگہ زمونبرہ دوستانو او وئیل چہ د دے د پارہ ریزولیویشن ہم راوستل غواہی او خنگہ چہ زما دے ایم پی اے صاحبے او وئیل چہ پرائم منسٹر صاحب باندے چہ کوم فائرنگ شوے دے، د دے ہم پکار وہ چہ مونبرہ Condemnation او کرے۔ سپیکر صاحب، لہ بہ د دے نہ وروستو لاپر شو چہ دا ولے شوی دی؟ زمونبرہ د اپوزیشن بنچونہ خو پاسی او وائی چہ دا داسے اوشو او داسے اوشو نو دا اوس شوی دی؟ سپیکر صاحب، دا خوشل کالہ، پنخویش کالہ مخکبے چہ کوم وخت بہ مونبرہ دا خبرہ کولہ چہ دا جنگ د روس او د امریکے جنگ دے، زمونبرہ جنگ نہ دے خو ہغہ وخت بہ زمونبرہ خلقو وئیل چہ دا د ملک دشمنان دی، دا د روس ایجنٹان دی، دا د ہندوستان ایجنٹان دی او دا جہاد دے او جہاد تہ خلق روان دی۔ تپوس کوم چہ ہغہ جہاد کنبے کومہ دوئی فیصلہ او کرلہ، نن د روس ہغہ پاؤر چہ مات شو نو نن امریکہ تولہ دنیا کنبے دیو سپر پاؤر پہ شان بد معاشی کوی، نن افغانستان کنبے ناست دے، نن پہ عراق کنبے ناست دے او دا ولے ناست دے؟ کہ روس موجود وے نو دا Balance of power بہ وو نو کولہ بہ ہم امریکے دومرہ جرات نہ شو کولے چہ دے علاقے تہ بہ راغلے وو۔ ہغہ وخت کنبے خو جہاد وو خو اوس جہاد شوک نہ وائی۔ سپیکر صاحب! دا پالیسی خو مونبرہ نہ وہ جوہرہ کرے، دا خو ہم د دے خلقو پالیسی وہ، دا اولسم امینڈمنٹ ہم دوئی پاس کرے وو۔ امریکے سرہ دا یوترن خودوئی اغستے وو، مونبرہ خونہ وو اغستے چہ شپہ پہ شپہ ٹیلیفون راغلو او سرے یو دم بدل شو۔ نو سپیکر صاحب، دا Blame د پہ مونبرہ نہ لگوی، مونبرہ دوئی سرہ حمایت ہم کوؤ او دا وایو چہ دا غلط کپری او د دے مونبرہ Condemnation ہم کوؤ خو ہغے کنبے دا Blame، د

حکومت ذمہ داری دا نہ دہ، مونبر خود خدائے فضل سرہ پہ دے فخر کوؤ چہ Elected حکومت دے او مونبر بہ توله پالیسی انشاء اللہ صحیح طریقے سرہ چلوؤ او مونبر دے ملک کنبے امن غوارو۔ کہ امریکہ وی، کہ دنیا ہر یو ملک وی، زمونبر د سالمیت خلاف چہ ہر خوک ایکشن کوی، مونبر د ہغے خلاف یو خو دا وایو سپیکر صاحب، چہ دا پالیسی توله د دوئی دہ، زمونبر پالیسی نہ وہ۔ زمونبر پالیسی چہ انشاء اللہ راخی نو حالات بہ نارمل کیری۔ اولسم امینڈمنٹ چا پاس کرو سپیکر صاحب، چا فوجی آمرتہ او وئیل چہ وردی کنبے بہ مونبر تا تہ ووت در کرو او تہ بہ پریذیڈنٹ آف پاکستان یے؟ ہغہ وخت کنبے کوم خلق وزیران وو؟ مونبر خو ہغہ وخت کنبے ہم نہ وؤ۔ سپیکر صاحب، مونبر دا Condemn کوؤ خو یو عرض دا دے چہ پالیسی زمونبر نہ دہ۔ دا خو زمونبر د شلو کالو نہ دا پالیسی دہ، مونبر خو شلو کالو نہ دا وایو چہ دا پالیسی غلطہ دہ۔ خدائے او رسول اومنتی دا جہاد نہ دے، دا فساد دے، دیکنبے خان مہ Involve کوئی خو ہغہ وخت زمونبر چا نہ منلہ۔ نو اوس زہ دے خپل ہاؤس تہ یقین دہانی ورکوم چہ مونبر بالکل دوئی سرہ دا Condemnation قرارداد ہم پاس کوؤ خو Blame پہ دے حکومت باندے، دا د حکومت قصور نہ دے، دا د زرو پالیسیسو نبنہ دہ چہ ہغہ نن مونبر بھگتاوؤ او یوتہن پہ یوہ شپہ کنبے چہ "بہتر کے زمانے کی طرف چلے جائیں گے" او سرے پہ یوہ شپہ کنبے بدل شو۔ مونبر خود خدائے فضل سرہ ہمیشہ مذاکرات کپی دی او مونبر د امریکے ہم پرواہ او نہ ساتلہ، مونبر د مشرف ہم پرواہ او نہ ساتلہ چہ مونبر مولانا صوفی محمد سرہ خبرے اترے او کیرے۔ مونبر دا پرواہ اونکرہ چہ زمونبر حکومت بہ لار شی۔ مونبر دا او نہ وئیل چہ زمونبر نہ بہ امریکہ خفہ شی، (تالیاں) مونبر دا او نہ وئیل چہ مونبر نہ بہ مشرف خفہ شی۔ زمونبر خو ہمیشہ سپیکر صاحب، ایمان دا دے چہ د دے قام د خدمت د پارہ سیاست کوؤ او ہمیشہ مو دا وئیلی دی چہ زمونبر د پبنتنو وینے چہ ہر خوک توئی، کہ ہغہ ہر خوک وی، ہغہ مونبر Condemn کوؤ او مونبرہ دا وایو چہ دا غلط کار کیری او پہ دے قرارداد باندے مونبر د دے خپل ہاؤس سرہ متفق یو۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Deputy Speaker: Now coming to the 'Question Hours. Question No. 61, Hafiz Akhtar Ali, Honourable MPA.

* 61- حافظ اختر علی: کیا وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اے ڈی پی 2005-06، 2006-07 اور 2007-08 میں ضلع مردان میں سکولز اینڈ لٹریسی کی ترقیاتی سکیموں کیلئے فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛
(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو آیا مذکورہ سکیمیں مکمل ہو چکی ہیں؛ اگر مکمل نہیں تو آیا حکومت نے محکمہ کی اس ناقص کارکردگی کی اصلاح احوال کیلئے کوئی لائحہ عمل وضع کیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اے ڈی پی 2005-06، 2006-07 اور 2007-08 میں ضلع مردان میں ایلیمینٹری اینڈ

سیکنڈری ایجوکیشن کی ترقیاتی سکیموں کیلئے مختص فنڈز کی تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔
یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ تعمیراتی کام محکمہ ورکس اینڈ سروسز مکمل کر کے محکمہ تعلیم کے حوالے کرتا ہے۔ مزید برآں زیادہ تر ترقیاتی سکیموں کی تعمیر ایک سال پر محیط نہیں ہوتی بلکہ دو یا تین سالوں تک اے ڈی پی کے مطابق جاری رہتی ہے تاہم چند ایک سکیموں میں پراگرس سست ہونے کی وجہ محکمہ تعلیم کی نااہلی نہیں بلکہ فنڈز کی عدم دستیابی اور کچھ ٹیکنیکل وجوہات ہوتی ہیں۔ محکمہ اپنی حتی الوسع کوشش کرتا ہے کہ سکیمیں بروقت پایہ تکمیل تک پہنچائی جاسکیں۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔
جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: جناب سپیکر صاحب! تاسو ما لہ اجازت را کړئ چہ زه په دے باندے قرارداد را ولم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قرارداد ونه تاسو اولیکئ، مطلب دا دے چه څه طریقہ کار دے،

هغه تاسو او کړئ۔ حافظ اختر علی صاحب۔

حافظ اختر علی: بسم الله الرحمن الرحيم۔ جناب سپیکر صاحب، دوئ چه کوم جواب

ور کړم دے، په دیکبنے د وزیر موصوف نه زه ضمنی دا سوال کوم چه دا کوم

لسټ دوئ جاری کړم دے، په دیکبنے په پیچ نمبر 1، سیریل نمبر 10 باندے جی

پی ایس سنگاؤ نمبر 2 او په پیچ نمبر 3 سیریل نمبر 12 باندے جی پی ایس پیرانو

ڊاگه، نو دوئ دا وئیلی دی چه د سکیمونو پراگرس چه سست دے نو دا یا د فنڊ نا دستیابی ده او یا خه ٽیکنیکل وجوہات دی، نو دا سوال کوم چه دوئ دا واضحه کری چه دا دواړه سکولونه، چه دومره د شدید تاخیر مظاہرہ هغوی کوی نو دا خه وجه ده؟ آیا فنڊ نه وو که نه ٽیکنیکل وجوہات وو؟ دویم زما ضمنی سوال دا دے چه په ټلورمه صفحہ باندے چه کوم نمبر 2 جی ایچ ایس شیرگره، دوئ وائی چه دا د تعمیر د پارہ حوالہ شوے دے، د دے تعمیر به کیری نو تقریباً دوہ درے کاله خو په دیکنبے تیر شو، آیا کله پورے به د دے تعمیر شروع شی؟ دا د مونبر ته واضحه کری۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔ څنگه چه آنریبل ممبر صاحب کوئسچن کرے دے او رومبے چه هغوی کوم سوال کرے دے، دوئ دا ټپوس کرے دے چه په 2005، په 2006، 2006-2007 او 2007-2008 کنبے په مردان ضلع کنبے سکولونه د مختص فنڊ د لاندے جوړیږی، نو بالکل په هغے کنبے خو جواب دوئ ته دے چه 'هاں'۔ بیا چه د دوئ کوم سوال دے، د هغے جواب مخے ته لیکلے شوے هم دے خو سپیکر صاحب، څنگه چه تاسو ته معلومه ده چه په اے ډی پی کنبے کوم سکیمونه راشی نو ظاہرہ خبره ده چه په یو کال کنبے خود هغے د پارہ کوم Cost estimate دے، هغه موجود نه وی، په هغے باندے ټائم هم لگی۔ دیکنبے هیخ داسے خه خبره نشته چه مونبره او اوایو چه دا ٽیکنیکل خبره ده او یا ډیپارټمنټل په هغے کنبے سستی ده۔ بنیادی خبره چه ده، دا صرف د Allocation ده چه Allocation تر کومه حده پورے راشی نو Against د هغے سکیمونه Complete کیری۔ تاسو ته به خپله پته وی او که تاسو او گورئ سپیکر صاحب، نو سکال په بجهت کنبے نوی سکیمونه بالکل د نیشته برابر دی۔ د تیر حکومت چه کوم On-going سکیمونه وو، مونبره ټول فنڊ هغے ته Allocate کرے دے د پارہ د دے چه دا د دے صوبے د خیر خبره وه۔ مونبر وئیل چه دا ضروری خبره نه ده چه مونبر د په نوے سکیمونو باندے خپلے تختی اولگوؤ خود دا خبره ضروری ده چه کوم On-going سکیمونه دی چه هغه په ټائم باندے مکمل شی۔ امید دے چه دا کوم سکیمونه د آنریبل ممبر صاحب په حلقه کنبے یا په ټوله

صوبہ کبے چہ Incomplete دی، زمونرہ پورہ پورہ کوشش دے چہ مونرہ ہغہ انشاء اللہ In time برابر کرو او زمونرہ ایم پی اے صاحب بہ انشاء اللہ مطمئن وی۔ د دے نہ علاوہ ہم کہ پہ خہ حوالہ باندے د دوئی پہ نظر کبے یا د محکمے د طرف نہ خہ غفلت وی یا خہ Technicalities وی یا زمونرہ پہ Behalf باندے داسے خہ کمزوری وی نو بالکل Most welcome، ممبر صاحب د نشاندھی کوی، مونرہ بہ انشاء اللہ د ہغے ازالہ کوؤ۔ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونین نمبر-----

حافظ اختر علی: جناب سپیکر صاحب، ما چہ کوم دوہ سوالات او کرل، د ہغے جواب ما تہ ملاؤ نہ شو۔ ما وئیل چہ جی ایچ ایس شیرگرہ بارہ کبے دوئی وئیلی دی چہ دا د تعمیر د پارہ حوالہ کرے شوے دے نو آیا دوئی مونرہ تہ خومرہ تائم راکولے شی چہ د دے تعمیر بہ شروع شی؟ او د دے دوہ سکولونو، جی پی ایس پیرانو داگہ او جی پی ایس سنگاؤ پہ تعمیر کبے چہ دا دومرہ شدید تاخیر او شو نو د ہغے بنیادی وجہ خہ وہ؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، ایم پی اے صاحب خوزما یقین دے چہ پہ تیر سیشن کبے ہم ایم پی اے صاحب پاتے شوے دے او زمونرہ ڍیر معزز، ڍیر محترم ملگرے دے او زمونرہ آنریبل منسٹر صاحب ہم پاتے شوے دے او دا کریڈٹ منسٹر تہ وو چہ پتہ نہ لگی چہ پہ دے تیر حکومت کبے ہغہ خہ جادو کرے وو چہ د ایجوکیشن ٹول فنڈ ئے خپلے حلقے تہ او رے دے؟-----

جناب عبدالاکبر خان: واقعی چہ ٹول فنڈ ئے او رے وو۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بہر حال عبدالاکبر خان او دا ٹول خوترینہ گلے پہ خپل خائے کوی خو مونرہ ایم پی اے صاحب، تاسو لہ بالکل تسلی در کرہ، مونرہ بہ او گورو، داسے ہیخ خہ خبرہ نہ وہ چہ Technicality یا ڍیپارٹمنٹل ہیخ داسے خہ خبرہ نہ وہ، زہ تاسو تہ جی ایشورنس در کوم، ما خو تاسو تہ او وئیل، تاسو زمونرہ نہ بنہ ایکسپرت یی، انشاء اللہ ڍیر زر چہ کوم بلڈنگز ستاسو Complete نہ دی، پہ دیکبے خنگہ چہ ما خبرہ او کرہ سپیکر صاحب، داسے اوشی چہ اے

دی پی کبنے خو سکیم راشی خو فنڈ د هغے د پارہ موجود نہ وی نو خومرہ
 خومرہ فنڈ چہ راخی، هغه Allocate کیری، هغه ریلیز کیری او د هغے Against
 تھیکیدار کار کوی۔ زمونہ Priority ہم دا دہ چہ خومرہ On-going سکیمونہ
 دی، مونہ بہ حتی الوسع کوشش کوؤ چہ انشاء اللہ دا In time complete شی
 او امید دے ایم پی اے صاحب، چہ تاسو بہ مطمئن یئ انشاء اللہ۔ بالکل تاسو
 فکر مند کیریئ مہ کم از کم پہ دے خبرہ باندے، زہ تاسو لہ ایشورنس درکوم،
 انشاء اللہ۔

حافظ اختر علی: زمونہ سینیئر منسٹر صاحب ناست دے، دا د دوئ حلقہ دہ لیکن
 زمونہ ضلع دہ او الحمد للہ مونہ تہ پہ دے باندے فخر دے، د تہلے صوبے او
 خصوصاً د خپلے ضلعے خدمت زمونہ شعار دے او دا مونہ کرے دے او انشاء
 اللہ مزید بہ ئے ہم کوؤ لیکن دا حلقہ د سینیئر منسٹر صاحب دہ خوبیا ہم ما تہ پہ
 دے باندے افسوس راخی چہ زمونہ یر سینیئر پارلیمنٹیرین عبدالاکبر خان
 صاحب ناست دے، هغه ہم پہ دے باندے یر بنہ پوہیری چہ دا د ری کنسٹرکشن
 یو سکیم دے او دا تقریباً د درے کالو نہ ہم دغہ شان پینڈنگ پروت دے۔ پہ
 دیکبنے یقیناً چہ ما د کومے خبرے نشاندهی کرے دہ چہ د محکمے نا اہلی بہ پہ
 دیکبنے تاسو تسلیموئ او مونہ مطالبہ کرے دہ، درخواست مو کرے دے او
 پکار دی چہ د هغے اصلاح احوال اوشی نو تاسو مونہ سرہ Commitment
 او کړئ، یو تائم فریم مونہ لہ را کړئ چہ پہ هغے کبنے د دے اصلاح احوال اوشی
 او دا کار شروع شی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! یہ کنسٹرکشن اورری کنسٹرکشن۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا کونکسین ہے تو یا اس کا کام ہے یا پی اینڈ ڈی یا ورس اینڈ
 سروسز کا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، د ایم پی اے صاحب کہ بیا ہم د
 دے نہ وروستو د اعتراض خہ خبرہ وی نو انشاء اللہ د سیشن نہ اخوا بہ مونہ

کبنینو، زہ بالکل تاسو ته ايشورنس دركوم چه داسے خه خبره به نه وی، وره خبره ده، تاسو به مطمئن یئ انشاء اللہ، که خیر وی۔

جناب عبدالاکبر خان: ما له خوئے جواب را نکړو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسیچن نمبر 78: جناب محمد علی خان، آزیبل ایم پی اے۔

* 79۔ جناب محمد علی خان: کیا وزیر تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) تحصیل شبنقدر میں کل کتنے گریز پرائمری سکولز ہیں؛ نیز ان میں تعینات اساتذہ اور زیر تعلیم طالبات کی الگ الگ تعداد بتائی جائے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولز اساتذہ نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؛

(ج) اگر (ب) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(I) مذکورہ سکولوں میں بند سکولوں کی تعداد بمعہ نام و پتہ بتائی جائے؛

(II) آیا حکومت بند سکولوں کو چالو کرنے اور ان میں اساتذہ کی تعداد بڑھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل

فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) تحصیل شبنقدر میں کل 51 گریز پرائمری

سکول ہیں، ان میں تعینات اساتذہ 111 ہیں اور زیر تعلیم طالبات کی تعداد 6861 ہے۔

(ب) جی نہیں، 51 گریز پرائمری سکولوں میں صرف پانچ گریز پرائمری سکول اساتذہ نہ ہونے کی وجہ

سے بند پڑے ہیں جن کی وضاحت جز (ج) (I) کے جواب میں کی گئی ہے۔ طالبات کی تعداد زیادہ ہونے

کے باعث اساتذہ کی کمی پورا کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔

(ج) (I) بند سکولوں کے نام یہ ہیں: 1۔ جی جی پی ایس، رشتلی؛ 2۔ جی جی پی ایس، پیر قلعه؛

3۔ جی جی پی ایس، خواجہ حواس؛ 4۔ جی جی پی ایس، کوڈی؛ 5۔ جی جی پی ایس، شاہد گل کورونہ۔

یہ سکول ٹیچر نہ ہونے کی وجہ سے بند ہیں جبکہ جی جی پی ایس، گونڈاکلاس فور کی تقرری کے باعث بند ہے۔

(II) جی ہاں، حکومت بند سکولوں کو چالو کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور طالبات کی تعداد زیادہ ہونے کی وجہ

سے اساتذہ کی تعداد بڑھانے کیلئے اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ سکول ضلع چارسدہ کے بند و بستی علاقہ

میں واقع ہیں، یہاں زمانہ اساتذہ کو فرائض کی انجام دہی میں مشکلات کا سامنا ہے اور بعض سکول ایسے بھی

ہیں جہاں طالبات کی تعداد بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ محکمہ کی حتی الوسع کوشش ہے کہ بند سکولوں کو کھولا جائے۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

جناب محمد علی خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، دا کوم جواب چہ دوئ راکرے دے، دوئ وائی چہ د طالباتو تعداد 6861 دے او تیچران ئے 111 دی نو دا خوبہ دوئ تہ پتہ وی، ایجوکیشن والا تہ چہ د دے د پارہ کومہ Criteria پکار دہ چہ خومرہ ستیو دنتیانو د پارہ یو تیچر کافی دے؟ دلته خو کم از کم 62 دی کہ 65، 65 راخی چہ پہ 65 ماشومانو باندے یو تیچرہ دہ۔ بل دوئ آخر کنبے جواب راکوی چہ دغہ سکولونہ د چارسدے ضلع بندوبستی علاقہ کنبے دی او دلته زنانہ تیچرانو تہ خپلہ دیوتی پورہ کولو کنبے مشکلات دی نو دا خنگہ خبرہ دہ؟ دے خائے تہ، دے کلو تہ تانگے ہم خئی، رکشے ہم خئی، ہر یو Conveyance شتہ دے چہ پہ پاکستان کنبے کوم Conveyance دے پہ کلو کنبے یا پہ بازار کنبے، پینور کنبے، ہغہ ہلتہ شتہ، بیا خہ تکلیف دے؟ دا صرف او صرف جناب سپیکر، د محکمے ہلتہ چہ کوم افسران دی، د ہغوی نا اہلی دہ گنی دا کوئسچن چہ ما کلہ لیکلے وونو د ہغے ہم دوہ میاشتے کیری، دے نہ ہم میاشت مخکنبے ما ای ڈی او ایجوکیشن چارسدے والا تہ دا سکولونہ Mention کری وو چہ دا بند دی، دا کھلاؤ کرہ خو دریو میاشتو کنبے ہغوی اوسہ پورے، چھتیانے ہم ختمے شوے، یوہ تیچرہ ئے ورتہ بدلہ نکرہ چہ ہغہ سکولونہ کھلاؤ کری او دغہ سکولونہ د تیرو شیپرو میاشتو، د کال یونیم کال او دوہ کالو نہ بند دی۔ نو ما دا درخواست کولو چہ دلته تیچرانے شتہ دے خو دوئ پہ یو سکول کنبے شیپرو او پینخہ تیچرانے ساتلے دی او دا نور سکولونہ خالی دی او جناب سپیکر، داسے سکولونہ ہم بنہ ڍیر دی چہ پہ ہغے کنبے ماشومانے دوہ سوہ او درے سوہ دی او ہغے کنبے یو تیچرہ دہ، یو تیچرہ دہ او زمونر ہغہ علاقہ کنبے جناب سپیکر، چہ کوم خائے سکولونہ دی، د دے خائے بچی او خوئیندے زمونرہ بھرتی شوے دی پہ مہمند ایجنسی کنبے، دے خائے نہ خئی او ہلتہ پہ ہغہ غرونو کنبے او پہ دے حالاتو کنبے ہلتہ روزانہ ڍیوتی کوی۔ جناب سپیکر، دوئ ہغوی بھرتی کوی نہ۔ جناب سپیکر، دوئ زمونرہ د چارسدے ضلعے تہ Priority نہ ورکوی چہ د ہغہ خائے کسان بھرتی کری او

ہلتہ ئے اولگوى۔ جناب سپيكر صاحب، چه شيرو مياشتو كنبے دوئ بھرتى اونكره نو دے نه پس به ئے كله كوى؟ د ماشومانو وخت ضائع كيږي نوزۀ منستير صاحب ته وايم چه فوري طور هغه تيچرانے دلته را بدلے كړي چه دا سكولونه ستا رټ شي۔

جناب ډپټي سپيكر: جناب سردار حسين بابك صاحب۔

وزير ايتدائي وټانوي تعليم: جناب سپيكر صاحب، د آنرېبل ممبر صاحب دا سوال (الف) چه دے، د هغه په جواب كنبے ورته مونږ وټيلي هم دي چه دا په شبقدر تحصيل كنبے يو پنځوس د جينكو پرائمري سكولونه دي او په ديكنبے چه كوم فيميل تيچنگ ستاف دے، هغه يو سل او يولس دے، 111 دے او هلته چه څومره ماشومانے سبق وائي، هغه شيږ زره، اته سوه او يو شپيته دي۔ د دوئ دا دويم سوال چه دے، جز (ب) كنبے دوئ دا سوال كړے دے چه "آيا به درست هے كه مذكوره سكولز اساتزه نه هونے كي وجه سے بند هين؟" سپيكر صاحب، داسے نه ده "51 گرلز پرائمري سكولون ميں سے صرف پانچ گرلز پرائمري سكولز اساتزه نه هونے كي وجه سے بند پڑے هين جن كي وضاحت جز (ج) (1) كے جواب ميں كي گئي هے۔ طالبات كي تعداد زياده هونے كے باعث اساتزه كي كمى كوپورا كرنے كي كوشش كي جا رهي هے"۔ سپيكر صاحب، دا كوم پينځه سكولونه چه بند دي، په دے باندے خو غالباً پرون په دے هاؤس كنبے ډير زيات تفصيلي بحث هم شوي و وځكه چه دا يو حقيقت دے چه په دے سكولونو كنبے استاذانے، تيچنگ ستاف نشته۔ زه ايشورنس وركوم ايم پي اے صاحب ته چونكه دا د دوئ حلقه ده، دوئ ته ډيره بنه معلوميري چه په دے كلو كنبے، د دے كلو نزد دے چه څومره فيميل ستاف دے، مونږ ته د سپيكر صاحب، دوئ نن لسټ را كړي ځكه چه دا فيصله ايم پي اے صاحب ز مونږ نه بنه كوالے شي چه څومره ځايونو كنبے تيچنگ ستاف ته دا سكولونه نزد دے پريوځي نو انشاء الله مونږ به ئے ورته يو يا دوه ورځو كنبے دننه را ولو۔ دوئ د مونږ ته هغه لسټ را كړي خو زه به خواست بيا هم ايم پي اے صاحب ته او كړم، پكار نه ده چه په كومو سكولونو كنبے د استاذانو تعداد سيوا دے او چه كوم ځائے كنبے دوئ ته مناسب لگي ځكه چه فيميل تيچرز داسے دي چه هغوى ته مخكبنے زيات تگ ډير مشكل پريوځي زنانو ته، نو چه كوم سكول

هغوی ته نزدی پریوخی، مونبر ته د دوئ لسټ را کړی، انشاء اللہ زه به ورته دوه ورځو کنبه دننه دننه، ای ډی او صاحب ته به مونبره وایو، هغه تیچنگ ستاف به دے سکولونو ته مونبر راولو او دا سکولونه به انشاء اللہ کهلاؤ شی که خیر وی۔
جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مطمئن نه یے؟

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر، دا سکولونه د شبقدر بازار نه زیات نه زیات دوه کلو میټره فاصله کنبه دی۔ تقریبا ټولو ته بڼه پوخ روډ تله دے څه کچه هم نه دے تله۔ صرف دغه دی چه هغه ستاف کوم چه زمونبره د علاقے دے، ډیره بهرتی هلته د چارسدے ضلعے د کسانو شومے ده۔ استاذانے بهرتی شومے دی، هغوی شبقدر ته راخی نه۔ نو زه خو منستر صاحب ته دا وایم که فوری نه شی کیدے نو مونبر له د چارسدے ضلع نه یا چه کوم ځائے کنبه سرپلس دی یا ډیر وی یا زمونبر تحصیل شبقدر کنبه سکولونه وی، دوئ چه کله وائی زه به ورته او بنایم، زه به معلومات او کرم، زه به درته او وایم چه دے سکول کنبه شپږ تیچرانے دی، دیکنبه اته تیچرانے دی، دیکنبه نشته او دیکنبه یوه ده، که دا یقین دهانی را کوی نو بالکل زه دا دغه کوم چه زه به بیا مطمئن یم، که دا یقین دهانی منستر صاحب را کوی۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زه ورله یقین دهانی ورکوم، دوئ د مونبر له لسټ را کړی، زه به ئے نن ای ډی او ته اولیبرم چه کوم Nomination دا ایم پی اے صاحب او کړی، انشاء اللہ سبا که خیر وی مونبر به ورته هغه فیمل تیچنگ ستاف راولو او انشاء اللہ دا سکولونه به کهلاؤ شی، زه ایشورنس ورکوم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب! دا کوم سکولونه چه دوئ نوبت کړی دی او دا بند دی، Due to non availability of staff، نو تاسو سره خو بجهټ هم شته دے، طریقہ کار هم شته دے، دے باندے Appointments او کړی، ایډورټائزمنټ او کړی، Concerned authority ته ډائریکشنز ورکړی چه په دے خود گورنمنټ ډیره پیسه لگیدلے ده، بلډنگ دے، بلډنگ به ئے هم تباہ شی نو تاسو

Concerned authority چہ کوم یو دے بلکہ ٲول ای ٲی اوز ته، چہ کومہ علاقہ
 دہ In the entire NWFP، دا ٲائریکشنز ورکری چہ کوم ٲائے کبنے سکولونہ
 بند دی Due to lack of staff یا Due to non availability، د هغه
 ایٲورٲائزمنٲ د اوکری، بجٲ شته دے، هر ٲه شته دے، Appointments د
 اوکری، سکولونہ د کهلاؤ کری۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: بالکل سپیکر صاحب، ستا سو خبرہ بالکل حقہ دہ،
 صحیح دہ خو ٲنگہ چہ مونٲر ٲہ دے مسئلہ باندے بحث کری و، دا داسے شوی
 دی جی چہ ٲہ یو سکول کبنے د ٲینٲہ او شیٲر استاذا نو ضرورت دے، ایم ٲی ای
 گانو صاحبانو یا مطلب دا دے ٲہ سفارشونو باندے هغه ته اته نهہ راغلی دی
 او سرٲلس هلته ناست دی۔ دا ہم یوہ مسئلہ دہ، دا ہم یوہ مسئلہ دہ چہ ستیاف کم
 دے خو دا ہم یوہ مسئلہ دہ چہ ٲہ اکثر سکولونو کبنے سرٲلس ستیاف ناست دے۔
 کہ ای ٲی او یا ٲیٲارٲمنٲ هغوی له گوتے وروٲی نو ظاہرہ خبرہ دہ چہ ایم ٲی
 ایز صاحبان یا نور ناظمان صاحبان راپاخی او د سفارش ٲہ بنیاد باندے هغه
 سرٲلس ساتی خو هغه بند سکولونہ کهلاوی نہ چہ کوم ضروری وی جی۔ بالکل
 مونٲر ٲرون ٲہ دے باندے فیصلہ کری دہ، انشاء اللہ چہ کوم ٲائے کبنے سرٲلس
 ستیاف دے، هغه به ہم سکولونو ته لیٲرو او نوے بهرتی به ہم انشاء اللہ ٲیر زر
 اوشی کہ خیر وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٲیرہ مننہ، کوئسٲن نمبر 82-----

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب!-----

جناب ڈپٹی سپیکر: محمد علی خان! بس نور ٲه وایے؟ بس ما ہم بنہ تفصیلاً خبرے
 اوکری۔

جناب محمد علی خان: جناب سپیکر صاحب! د سوال ٲہ دے جز (ج) کبنے ئے ورکری
 دی چہ جی جی ٲی ایس گونڈہ د کلاس فور د وجے بند دے۔ جناب سپیکر، زما ٲہ
 حلقہ کبنے د میل او فیمل، زنانو استاذا نو تقریباً اووہ اته سکولونہ، کہ شیٲر
 دی، دا بند دی د کلاس فور د وجے نہ چہ ٲہ هغه باندے کلاس فور د ٲارسدے
 نہ بهرتی شوے دے، د بل ٲائے نہ، د ٲیٲنور نہ بهرتی شوے دے۔ هغه خلقو ٲیل

سکول ته تالے اچولے دی، نه ئے پریردی او دا جناب سپیکر، تقریباً د شپیر، اتہ او لسو کالو نه هغه سکولونه شته چه هغه بند داسے پراته دی۔ کال او دوہ خو پریردہ، د لسو کالو پورے هم شته۔ ایجوکیشن محکمے والا هیخ دے د پارہ فکر نه کوی۔ داسے سکول هم دلته کبنے دوئی لیکلے دے، گوندہ چه دا بند دے نو دا کار دے چه چا دا زمکه ورکړے ده چه دا کس پرے بهرتی شی چه بهر نه Outsider بهرتی کوی نو زمکه والا د بهرتی شی کنه۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ما باندے چه کوم سوال کیری جی نو تاسو هغه د سکشن دومره او برد کړی چه د هغے نه سم بحث کړی۔ بخبننه غوارمه سپیکر صاحب، داسے ده چه بالکل ایم پی اے صاحب چه دا کومه خبره او کړله، دا ظلم جی مخکبنے شوے دے او مونږه هم د هغے ډیره زیاته غندنه کوؤ او په دے باندے افسوس هم کوؤ چه هغه کوم لیند ډونرز دی، خوک چه زمکه ورکوی سکول له، دا که د هغوی قانونی طور حق نه جوړیری خو اخلاقی طور د هغوی حق ځکه جوړیری چه خوک سکول له زمکه ورکړی نو دا د هغوی حق جوړیری خو دا زه ډیر په معذرت سره خبره کوم چه نوم ئے په هاؤس کبنے نه شم اغستے خو چه دا ظلمونه چا کړی دی؟ زه توقع ساتم د ایم پی اے صاحب نه چه دوئی به ما سره ملگرتیا کوی او د هغه تیر شوی وخت د ظلم ازاله به انشاء اللہ که خیر وی یو ځائے کوؤ۔ مونږه تر دے حده پورے داسے سکولونه کهلاؤ هم کړل ځکه چه زمکه به یو چا ورکړے وه او کلاس فور به پرے د بل ځائے نه شوے وو نو هغه سکولونه جی بند پراته دی۔ د ایم پی اے صاحب په کمک او مرسته باندے به انشاء اللہ دغه چه کوم Deserving خلق دی، هغوی ته به مونږ د کلاس فور نوکری ورکوؤ او دغه بند سکولونه به مونږه انشاء اللہ کهلاؤ که خیر وی۔

مهربانی جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ډیره مننه۔ I would like to bring the matter regarding appointment of land owner, to the notice of all the Honourable Members, که 1987 میں نسیم حسن شاہ کی ایک اتھارٹی آئی ہوئی ہے کہ آپ Land owner کی Appointment نہ کریں، ان کو آپ Purchase نہ کریں۔ اس پر ہماری گورنمنٹ کی پالیسی بھی ہے

اور نوٹیفیکیشن بھی ہے تمام ڈیپارٹمنٹ کو سختی سے کہ آپ ان کے ساتھ اس بات کی ایگریمنٹ نہ کریں کہ ہمیں زمین دے دیں، ہم آپ کا کوئی بیٹا، کوئی Land owner یا جو بھی آپ کا ہو، وہ بھرتی کرینگے۔ اس پر نوٹیفیکیشن بھی ہے پراونشل گورنمنٹ کا تو یہ آپ کے نوٹس میں لانا چاہ رہا تھا کہ یہ چیز ختم ہو گئی ہے۔

Question No. 82: Dr. Zakirullah, Honourable MPA. Not present. بھی

Question No. 112: Muhtarma Shazia Tahmas, Honourable MPA.

* 112- محترمہ شازیہ طہماش خان: کیا وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ این اے 3، پشاور 3 میں گورنمنٹ مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولز برائے طلباء و طلبات کی تعداد کیا ہے:

(ب) مذکورہ حلقے میں (P.T.A) Parents Teacher Association کے ممبران کی تعداد کیا ہے، بمعہ نام و عمدہ تفصیل فراہم کی جائے:

(ج) پی ٹی اے فنڈ کا استعمال و پراگرس بتائی جائے، نیز اجرت پر لیے گئے سائنس ٹیچرز کیلئے مذکورہ فنڈ میں سے مختص شدہ فنڈ کی تفصیل بھی فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): (الف) حلقہ این اے 3، پشاور 3 میں مڈل، ہائی اور ہائر سیکنڈری سکولوں کی تعداد مندرجہ ذیل ہے:

کل تعداد	مڈل	ہائی	ہائر سیکنڈری سکول	
45	21	20	4	مرد
25	18	6	1	زنانه
70	39	26	5	کل تعداد

(ب) پی ٹی اے ممبران کی کل تعداد چھ سو ہے۔

(ج) فنڈ کو دو طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے: 1- معمولی مرمت برائے سکول بلڈنگ: اور 2- تدریسی اشیاء کی ضرورت کے مطابق خرید۔

پراگریس: فنڈ ہذا زیر استعمال ہے اور اسے 31 اگست 2008 تک خرچ کر دیا جائے گا۔

گورنمنٹ ہائی سکول گڑھی کریم داد کیلئے انچاس ہزار روپے اور گورنمنٹ ہائی سکول بیلد برآمد خیل کیلئے پچاس ہزار روپے مختص ہیں۔ تفصیل اسمبلی لائبریری میں ملاحظہ ہو۔

محترمہ شازیہ طہماس: شکر یہ۔ جناب سپیکر صاحب، سب سے پہلے تو میں اپنے سوال کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گی۔ میرے سوال کے ایک حصے کی کسی حد تک جواب دینے کی کوشش کی گئی ہے، اس پہ میں بعد میں بات کروں گی لیکن میرے سوال کا دوسرا حصہ جو تھا، وہ سائنس ٹیچر کے حوالے سے تھا جو کہ پچھلے Tenure میں گورنمنٹ نے ایک پراجیکٹ اس طرح شروع کیا تھا کہ جن سکولوں میں سائنس ٹیچرز Available نہیں ہیں تو Round about 7000 پہ وہاں Locally آپ ایک سائنس ٹیچر Hire کر کے اسے لگا سکتے ہیں، میں نے وہ ڈیٹا بھی محکمہ تعلیم سے معلوم کرنے کی کوشش کی تھی لیکن وہ اس جواب میں نہیں تو کیا وہ سوال آپ کو ملا نہیں یا جواب دینا آپ نے مناسب نہیں سمجھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب سردار حسین بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے خو ہیخ خہ خبرہ نشتہ۔ مونبر۔ تہ چہ کوم سوال ملاؤ شی، بالکل زمونبر خو پورہ کوشش وی چہ پورا Authentic جواب ور کرو بھر حال آنریبل ایم پی اے صاحبے چہ کومہ خبرہ او کرہ د سوال نو نہ پوہیرو چہ مونبر۔ تہ ستاسو دا سوال ولے نہ دے Convey شوے؟ کیدے شی چہ مینخ کبنے پکبنے دشمنانو خہ کار کرے وی۔ زہ بخبننہ غوارمہ مونبر۔ تہ خو ہغہ سوال نہ دے ملاؤ شوے۔ کہ ہغہ سوال مونبر۔ تہ ملاؤ شی، انشاء اللہ مونبر۔ بہ پورہ پورہ کوشش کوؤ چہ جواب بہ در کوؤ انشاء اللہ۔

محترمہ شازیہ طہماس: دیگر الفاظ میں آپ یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ میری Writing کی سمجھ آپ کو نہیں آرہی تھی۔ بہر حال سر، اپنے سوال کے تیسرے حصے کی طرف میں آنا چاہوں گی، پہلے تو اسی سوال کا اگر کل تک جواب دے دیں تو مہربانی ہوگی۔ میرے سوال کا تیسرا حصہ پی ٹی اے فنڈ کا استعمال اور پراگریس کے حوالے سے ہے تو سر، انہوں نے فنڈ کے استعمال کے جو دو طریقہ کار بتائے ہیں اور ساتھ انہوں نے کمیٹیوں کی پوری لسٹ دی ہے لیکن Unfortunately یہ جتنا میں نے سٹڈی کی ہے، اس میں کئی کمیٹیاں تو پوری ہی نہیں ہیں اور ساتھ ہی ساتھ ممبرز کے نہ تو آئی ڈی کارڈز ہیں اور نہ ہی دستخط ہیں، تو اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محکمہ تعلیم، میں منسٹر صاحب کو بالکل اس چیز کا الزام نہیں دوں گی، منسٹر صاحب اپنی طرف سے پوری کوشش کر رہے ہیں لیکن اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ محکمہ تعلیم شاید ان چیزوں کو سیریس نہیں لے رہا۔ میری اس ضمن میں گزارش ہے منسٹر صاحب سے کہ اگر ہو سکے، چونکہ یہ تو میں نے کیس سٹڈی کے طور پر ایک کونسلین جمع کیا تھا این اے 3 کی لیول پر، اگر ہو سکے تو ان کمیٹیوں کو واقعی Strengthen کریں،

مضبوط کریں، جتنی زیادہ ممبرز کے حوالے سے ان کی Requirements ہیں، وہ لی جائیں پلس اگر ان کیٹیوں کو Strengthen کرنے کے حوالے سے آپ متعلقہ خواتین ایم پی ایز کو بھی اس میں شامل کر لیں، بابک صاحب میری بات کو زیادہ سیریس نہیں لے رہے ہیں سر۔ بابک صاحب، یہ سوال میرا آپ ہی سے ہے، یہ ایک Suggestion ہے کہ آپ اس حوالے سے کیا کہیں گے؟ میں چاہتی ہوں کہ ان کیٹیوں کو Strengthen کرنے کیلئے کیا آپ کا خواتین ایم پی ایز کو شامل کرنے کا کوئی ارادہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: سر دار حسین بابک صاحب!

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! دا فیمل ایم پی ایز چہ کوم وو، زما خو دا ارادہ نہ وہ چہ پہ پی تی سی کبنے ئے شامل کرم خو انشاء اللہ ارادہ مے جو رہ کپہ او زہ دا چہ کومہ پی تی سی۔۔۔۔۔۔

محترمہ شازیہ طماس خان: سر! اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرے سوال کو کتنا سنجیدگی سے سنا گیا ہے۔ میں نے یہ عرض کی کہ آپ نے جو لسٹ مجھے دی ہے، وہ کمیٹی پوری نہیں ہے۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: میں آ رہا ہوں جی، جواب پہ آ رہا ہوں۔

محترمہ شازیہ طماس خان: اس میں آئی ڈی کارڈز بھی نہیں ہیں، اس میں دستخط بھی نہیں ہیں تو آپ کا محکمہ تعلیم اس چیز کو سیریس نہیں لے رہا۔ ہم اس کمیٹی کو مضبوط بنانے میں آپ کے ساتھ کام کر سکتے ہیں۔ کیا آپ ہمیں اس میں شامل کرینگے، پی ٹی سی میں نہیں، اس کو Strengthen کرنے میں۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بالکل دا مخکبنے پی تی سی اے وہ او اوس پی تی سی دہ، دا خومرہ ایلو کیشن چہ مونبرہ پہ دے توله صوبہ کبنے پی تی سیز تہ کپہ دے، زمونبرہ حکومت دا سے کپری دی چہ بالکل لکہ Elected چہ خومرہ زمونبرہ ممبرز دی، د ہغے سرہ د جماعت اما مان، Opinion leaders چہ پہ محلو کبنے خومرہ دی، دا مونبرہ توله پہ ہغے کبنے شامل کپری دی د پارہ د دے چہ د پی تی سی د فنڈ چہ خومرہ Utilization دے چہ مونبرہ دا 100% sure کپرو چہ واقعی دا فنڈ پہ سکولونو کبنے د Major یا د Minor repair د پارہ پہ صحیح توگہ باندے استعمالیری۔ نو د خپل ارخہ مونبرہ حتی الوسع دا کوشش کپہ دے انشاء اللہ چہ د دے فنڈ Utilization مونبرہ 100% پہ صحیح طریقہ اوکرو خوبیا ہم زما تولو آنریبل ممبرز تہ دا خواست دے کہ پہ خپلو حلقو کبنے

یا د ہغوی پہ نزدیے سکولونو کنبے د ہغوی پہ نظر کنبے داسے خہ خبرہ وی چہ پی ہی سی دغہ فنید پہ صحیح توگہ باندے Utilize کوی نہ، نو بالکل زہ ہغوی تہ ویلکم کوم، زمونہ پہ نوپس کنبے د داسے خبرہ راولی، مونہ بہ انشاء اللہ فوری طور ایکشن اخلو کہ خیر وی، مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: Thank you very much. Next Question No. 120, Dr. Zakirullah. He is on leave. Now coming to Question No. 134 of Mr. Iftikhar Khan, he is also not present.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

82۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر سکولز اینڈ لٹریسی ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ ایم ایم اے کی حکومت میں وزیر اعلیٰ سرحد نے سی ٹی، ڈی ایم، اے ٹی، ٹی ٹی، پی ای ٹی اور پی ایس ٹی اساتذہ کرام کی ترقی کی منظوری دی تھی؛ (ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پی ای ٹی اساتذہ کو کیوں ترقی سے محروم رکھا گیا ہے، آیا حکومت اس پر عمل کر کے پی ای ٹی اساتذہ کو ترقی دینے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟ وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) محکمہ خزانہ اور محکمہ عملہ کی باہمی مشاورت کی روشنی میں محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم نے ایک خلاصہ وزیر اعلیٰ کی منظوری کیلئے پیش کیا تھا، تاہم مذکورہ خلاصہ کا وزیر اعلیٰ کی منظوری سے قبل محکمہ خزانہ نے ڈی ایم اور پی ای ٹی اساتذہ کی اپ گریڈیشن پراٹھنے والے مالی اخراجات کے بارے میں تحفظات کا اظہار کیا ہے۔ اس سلسلے میں نظامت تعلیم اور ضلعی انتظامی افسران (محکمہ تعلیم) مالی اخراجات کا صحیح تخمینہ لگا رہے ہیں۔ تمام ضلعی انتظامی افسران کا پیش کردہ مالی تخمینہ محکمہ خزانہ کو جلد بھیج دیا جائے گا جس کے بعد ڈی ایم اور پی ای ٹی اساتذہ کی باقاعدہ اپ گریڈیشن جناب وزیر اعلیٰ صوبہ سرحد کی منظوری سے عمل میں لائی جائے گی۔

120۔ ڈاکٹر ذاکر اللہ خان: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ: (الف) آیا یہ درست ہے کہ سکولوں میں ایس ای ٹی پوسٹیں نہایت اہمیت کی حامل ہیں، نیز ایس ای ٹی ٹیچرز کے بغیر میٹرک پاس کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر مڈل سکول میں کم از کم ایک ایس ای ٹی اور ہائی سکول میں دو ایس ای ٹی کی آسامیاں ہوتی ہیں:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

1- دیرپائیں میں ایس ای ٹی کی کل کتنی آسامیاں ہیں، ان میں کتنی آسامیوں پر اساتذہ تعینات ہیں اور کتنی خالی ہیں:

2- مذکورہ آسامیوں کی فنانس سے منظوری کب ہوئی ہے نیز حکومت نے مذکورہ اساتذہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟
وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) اس بارے میں وضاحت کی جاتی ہے کہ ہر مڈل سکول میں کم از کم ایک ایس ای ٹی اور ہر ہائی سکول میں تین ایس ای ٹی کی آسامیاں ہوتی ہیں۔

(ج) 1- دیرپائیں میں مردانہ اور زنانہ ایس ای ٹی آسامیوں کی کل تعداد چار سو بانوے ہے جن میں مردانہ آسامیوں کی تعداد تین سو انیس ہے جن میں ستاسی آسامیاں خالی ہیں جبکہ دو سو بتیس آسامیوں پر ٹیچرز تعینات ہیں۔ اسی طرح زنانہ آسامیوں کی کل تعداد ایک سو تہتر ہے جن میں سے ایک سو پانچ آسامیاں خالی ہیں جبکہ اڑسٹھ آسامیوں پر ٹیچرز تعینات ہیں۔

2- تمام ایس ای ٹی آسامیاں محکمہ فنانس سے منظور ہو چکی ہیں، تمام ایس ای ٹی آسامیوں کو پر کرنے کیلئے ٹیسٹ اور انٹرویوز ہو چکے ہیں، جو انشاء اللہ عنقریب پر ہو جائیں گی۔

134۔ جناب افتخار خان: کیا وزیر ایلیمینٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم کو سالانہ ترقیاتی کاموں کیلئے فنڈز فراہم کیا جاتا ہے:

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ فنڈز سے ڈائریکٹریٹ اور سکولوں کو فنڈ مہیا کیا جاتا ہے:

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات ہوں تو مالی سال 2007-08 میں محکمہ نے مذکورہ فنڈز سے ضلع مردان کے ہائی، مڈل اور پرائمری سکولوں کو کتنا فنڈ مہیا کیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: (الف) جی ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) ضلع مردان کے ہائی، مڈل اور پرائمری سکولوں کیلئے فراہم کردہ سالانہ ترقیاتی فنڈز برائے سال 2007-08 کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

Rs. 41.468(M)

ہائی سکول

Rs. 24.418(M)

مڈل سکول

Rs. 70.315(M)	پرائمری سکول
Rs. 40.000(M)	دوبارہ تعمیر کیلئے
Rs. 56.000(M)	ایڈیشنل کلاس روم
اراکین کی رخصت	

جناب ڈپٹی سپیکر: Now coming to next item, ان معزز اراکین اسمبلی نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں: جناب میجر (ر) بصیر احمد خٹک صاحب، ایم پی اے اور جناب ڈاکٹر ذاکر اللہ خان صاحب، ایم پی اے، 4-09-2008 کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: Leave is granted.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 7, 'Call Attention Notices': Mr. Taj Muhammad Khan Tarand, MPA, to please move his call attention notice No. 54 in the House.

جناب تاج محمد خان ترند: شکریہ، جناب سپیکر۔ "جناب سپیکر، میں آپ کی وساطت سے صوبائی حکومت کی توجہ ایک اہم اور عوامی نوعیت کے مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ ہم سب اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس وقت صوبے میں امن وامان کا مسئلہ انتہائی خراب ہے جس کی وجہ سے عوام، بالخصوص شریف لوگ نہایت پریشان ہیں۔ کافی عرصے سے اسلحہ لائسنس پر حکومت نے پابندی لگائی ہے، استدعا ہے کہ صوبے میں اسلحہ لائسنس سے پابندی فوری طور پر اٹھائی جائے اور شریف لوگوں کو اپنی حفاظت کیلئے اسلحہ لائسنس جاری کئے جائیں۔"

جناب سپیکر، د Non prohibited bore اسلحہ لائسنس باندھے پابندی دہ، زہ گزارش دا کومہ چہ اوس خلقو تہ ہغہ لائسنس ملاویبری خو ہغہ د مرکز نہ ملاویبری او د ہغے طریقہ کار ډیر زیات گران دے نو کہ صوبہ بیا ہغہ اجراء شروع کبری نو دا بہ خلقو تہ ډیرہ آسانی وی۔ شکریہ جی۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر!

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ نہایت اہم مسئلہ ہے اور میری اس میں یہ گزارش ہوگی کہ آج کل جو آرمرز پالیسی ہے، اس کو میں نے کافی ڈیٹیل میں دیکھا ہے۔ سر، اس میں دو لسٹیں ہیں، ایک پازبٹوولسٹ ہے اور ایک نیگیٹوولسٹ ہے۔ پازبٹوولسٹ میں انہوں نے صرف شارٹ گن ڈالا ہے اور ساتھ انہوں نے بائیس بور ڈالی ہے تو سر، آج کل جو خود کار اسلحہ نکل آیا ہے، اس کے مقابلے میں شارٹ گن کی کوئی حیثیت نہیں رہی اور بائیس بور جو ہے، اس کا اتنا کار توں ہوتا ہے کہ وہ Ineffective ہے۔ میری اس میں یہ گزارش ہے کہ پہلے 222 بور اور 223 بور کے لائسنس ڈی سی اوز جو کہ پہلے ڈی سی ہوتے تھے، ایشو کرتے تھے تاہم جب نصیر اللہ خان بابر وزیر داخلہ تھے تو انہوں نے اگست 1994 میں ایک نوٹیفیکیشن کیا تھا اور انہوں نے 222 بور اور 223 بور کو Prohibited bore میں ڈال کے اپنے پاس رکھ لیا تھا چونکہ Prohibited bore میں کلاشنکوف اور جی تھری بھی آتے ہیں، وہ مرکز کے پاس ہیں اور پرائم منسٹر اس کی منظوری دیتے ہیں، اگر ایسا ہو جائے کہ پابندی کے ساتھ ساتھ 222 اور 223 بور جو کہ کافی Effective weapons ہیں، کا اختیار ڈی سی او کو دوبارہ دیا جائے تو اس میں سر، یہ فائدہ ہوگا کہ یہاں کے عام لوگوں کو بھی آسانی ہوگی اور یہ ایک Effective weapon ہوگا، سر۔

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، خنگہ چہ گنڈاپور صاحب خبرہ اوکرہ د اسلحے پہ بارہ کنبے، خنگہ چہ تاسو تہ معلومہ دہ، مونرہ دا غوارو چہ حالات داسے دی چہ د خپل Protection د پارہ ہریو شریف شہری تہ پکار دی چہ د ہغوی سرہ اسلحہ وی خو دوئی چہ خنگہ او وئیل یو Non-Prohibited Bore دے او یو Prohibited Bore دے نو د Prohibited Bore د صوبائی حکومت سرہ ہدو اختیار نشتہ چہ ہغہ دا اسلحہ ورکری البتہ د Non-Prohibited Bore اختیار د دی سی او سرہ شتہ۔ ایم پی اے صاحبان چہ کوم داسے وینی چہ دا سرے زیات Important دے او د دہ حق دے چہ دہ تہ اسلحہ ملاؤ شی نو چہ د دوئی Recommendation وی نو انشاء اللہ ہغوی تہ بہ خہ پرا بلم نہ وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسرار اللہ خان گنڈاپور۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: Thank you, Sir. اس کو میں نے کافی سٹڈی کیا ہے، 2000 میں جب معین الدین حیدر آئے تھے، انہوں نے آرمز آرڈیننس 1965 کی Violation کرتے ہوئے Prohibited اور Non Prohibited کے چکر سے وہ نکل آئے۔ انہوں نے دو لسٹیں بنائی ہیں، Positive list اور Negative list، Positive list میں Semi automatic اسلحہ تھا، وہ اختیار دوبارہ ان سے لے لیں، وہ بھی ڈی سی او کے پاس آجائے اور ساتھ یہ ہے کہ یہ جولا سنسنگ ہے، اس کا کوٹہ بھی بڑھادیں کیونکہ ابھی صرف 20 per month ہر ڈسٹرکٹ کو اور پشاور کو 30 مل رہے ہیں، تو اس کو ذرا بڑھا کے پچاس تک لے جائیں اور پشاور کا کوٹہ بھی کیونکہ آج کل لاء اینڈ آرڈر کے جو حالات ہیں، اس میں تو آپ کے Pistol اور شارٹ گن سے تو کام نہیں ہوتا، وہ تو In-effective ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب۔

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، اس سلسلے میں میری گزارش ہے کہ یہ جو لائسنس ہے Prohibited اور Non prohibited، ان میں جو Caliber درج کئے گئے ہیں، وہ ایک ابہام پیدا کر رہے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ لائسنس جو کہ ابتدائی طور پر جو Think tank، جنہوں نے لائسنسنگ کا یہ نظام بنایا تھا، اس میں Prohibited اور Non-Prohibited، یہ دو الفاظ تھے، Whether you want prohibited weapon license، تو اس پر Rifle, pistol or revolver اور اس میں جو Non prohibited تھا، اس میں بھی Pistol, revolver اور شارٹ گن، اب شارٹ گن سے مراد سر، انہوں نے Caliber دیا ہوا ہے بارہ بور حالانکہ سولہ بور بھی شارٹ گن ہے، دس بور بھی شارٹ گن ہے اور وہ Non-Prohibited ہی میں آتے ہیں، لوگوں کے پاس آج بھی ہیں، مارکیٹ میں بھی Available تھیں اور اس کیلئے شارٹ گن جس کے دو Purpose ہیں، یا شکار کیلئے استعمال ہوتی ہے یا Self protection کیلئے، تو خاصکر جو شوقین شکاری تھے، وہ ہمیشہ سولہ بور استعمال کرتے تھے اپنی جو شوٹنگ رینج ہے اس میں مقابلے کیلئے۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہاں سے ایک قرارداد جائے کہ اس کو صرف دو Categories جو بھی انہوں نے Positive, negative کیا ہوا ہے، ظاہر ہے کہ Positive میں Non-prohibited اور Negative میں بھی Non-prohibited ہے، تو کم از کم لائسنس ایٹو کرتے وقت اگر میں کہوں کہ مجھے رائفل چاہیئے، چونکہ آدمی جب Bound ہو جاتا ہے تو اس میں میرے خیال میں مشکلات ہوتی ہیں اپورٹ کرنے کیلئے بھی، کچھ اور کیلئے بھی، کچھ مارکیٹ میں Available

ہوتے ہیں، تو میں ریکویسٹ کروں گا کہ اس کیلئے اگر ایک قرارداد بھی بھیجی پڑے مرکزی حکومت اور ہماری صوبائی حکومت کو تو Prohibited اور Non-Prohibited میں Positive اور Negative خود بخود آجائیں گے اور اس Caliber کا ذکر جو ہے سر، یہ پہلی دفعہ ہم نے سنا ہے، چونکہ عقل سے سمجھ نہیں آتی کیونکہ اس میں تھری ناٹ تھری بھی ہے، وہ رائفل ہے اور Non-prohibited ہے، ابھی Non-prohibited ہو گئی ہے۔ اسی طرح سے 38 بور بھی ہے تو میرے خیال میں یہ ایک تجویز ہے جس کو جو سمجھتے ہیں میرے خیال میں، وہ خوب سمجھتے ہونگے اور فیڈرل گورنمنٹ کو بھی اور ہماری پراونشل گورنمنٹ کو بھی دو کیٹیگریز بنانی چاہئیں کہ License for prohibited bore, short gun or pistol اور License for non-prohibited bore whether rifle or pistol. تو میری یہی ریکویسٹ تھی کیونکہ یہ ایٹو بڑا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! اس پر ایک دفعہ پہلے بھی بات ہوئی ہے پچھلی اسمبلی میں لیکن اگر ہم سب اکٹھے آپ کے چیئرمین میں بیٹھ کر اس پر ڈسکشن کر لیں اور ایک قرارداد عمل میں لائیں تو یہ بہتر ہوگا۔
حاجی شیرا عظیم خان وزیر (وزیر محنت): جناب سپیکر۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جناب شیرا عظیم صاحب۔

وزیر محنت: اَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ جناب سپیکر، Very relevantly رہاؤس میں اسلحہ لائسنس کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو چونکہ میں خود As a Sub Divisional Magistrate, as a District Magistrate, as a Deputy Commissioner رہ چکا ہوں اور ہزاروں لائسنسز میں نے خود ایٹو کئے ہیں۔ اس سلسلے میں میری عرض یہ ہے کہ لائسنس ہمیشہ جب ایٹو ہوتا ہے تو وہ Self protection کیلئے ہوتا ہے اور Self protection کی جتنی ضرورت آج ہے، پہلے کبھی نہیں تھی۔ لہذا یہ ہمیں وزیر اعظم صاحب نے بھی فرمایا اور وزیر اعلیٰ صاحب نے بھی ہر فورم پر بتایا ہے کہ لوگوں کو جتنے بھی اسلحہ لائسنسز کی ضرورت ہو تو آپ ہم سے لے سکتے ہیں لیکن میرا مطلب کہ یہ ہے کہ ہم سے زیادہ ضرورت عام لوگوں کو گاؤں میں ہے Self protection کیلئے۔ ہمیشہ The lowest forum should be available to common man, to general public to make the thing easier Whether it should go right to the Deputy Commissioner, substituted by DCO, اس کو یہ پاورز دیں جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کے

Under the Arms Act, DCOs, ACOs, ہیں Concurrent powers یہ پاس تھیں، Assistant Commissioner, Deputy Commissioner, SDM, District Magistrate کی Concurrent powers تھیں اور دوسری پاؤر Interior Ministry کے پاس ہے، درمیان میں تیسری کوئی اتھارٹی نہیں ہے۔ جو پاؤرز ڈپٹی کمشنر کی تھیں، ڈی سی اوز کو آئیں اور ہوم ڈیپارٹمنٹ کی بھی وہی پاؤرز ہیں، اس میں کوئی فرق نہیں ہے، صرف ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ اگر ایک اسلحہ لائسنس ڈسٹرکٹ کیلئے یا صوبے کیلئے دیتا ہے تو صوبائی حکومت اس کو Extend کر کے نیشنل لیول، Country کی سطح پر، مطلب وہ سارے ملک کیلئے دے دیتا ہے کہ Extended to all Pakistan territory. This is why اور جہاں تک تعلق ہے Non-prohibited کا، وہ تو پہلے سے بھی ڈی سی کے پاس اختیار تھا، اب بھی ہے۔ Prohibited Class کے 222 بور، 223 بور، یہ پہلے ڈی سی کے پاس تھے، اب ڈی سی اوز کے پاس ہونے چاہئیں۔ It would extend relief to common man, general public and particularly under the circumstances prevailing around these days. میں صرف Idea اسلئے بتا رہا تھا کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ کے متعلقہ لوگ، افسران صاحبان آجائیں گے، ان سے بھی ڈسکس کر لیں گے اور یہ اتنی بات ہی نہیں ہے۔ لائسنس ایشو کرنا کوئی قرآن شریف میں نہیں ہے، نہ حدیث شریف میں ہے۔ (تالیاں) یہ صرف یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ آپ اسلحہ رکھ سکتے ہیں یا نہیں رکھ سکتے۔ قرآن شریف یا حدیث میں نہیں آیا ہے کہ آپ لائسنس نہیں رکھ سکتے اور پھر بھی وہ Against proper payment, against the government exchequer، گورنمنٹ کو تو فائدہ ہوتا ہے اور At the same time people at large would feel protected. Thank you very much, Mr. Speaker.

(تالیاں)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آرمز ایکٹ میں ایسا نہیں ہے بلکہ ایک نوٹیفیکیشن میں یہ بالکل Clear ہے۔ یہ معین حیدر نے ایک نوٹیفیکیشن نکالا ہے اور اس نوٹیفیکیشن کو لاء سے بالا قرار دیا گیا ہے، مطلب ہے کہ ہوم ڈیپارٹمنٹ اب اس نوٹیفیکیشن کو Follow کر رہا ہے۔ یہ اگر آپ نوٹیفیکیشن سے کر

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب! دوئی چہ دا کومہ خبرہ اوکرہ چہ تئیس ملازمین سرپلس پول کبنے دی نو زہ دا عرض کوم چہ بدقسمتی دا دہ سپیکر صاحب، چہ د کله نہ دا Devolution of powers شوے دے نو ہر یو علاقہ د ہغہ خپل فنانس سرہ خپلو خلقو تہ تنخواگانے ورکوی۔ د تانک والا چہ کومہ کمیٹی دہ، د ہغے سرہ خپل فنانس نشتہ او دا سرپلس پول کبنے دی او د دوئی د تنخواہ گانو د پارہ Already مونبرہ فنانس دیپارٹمنٹ تہ وئیلی دی چہ مہربانی اوکرئی دوئی تہ سپیشل گرانٹ ورکری چہ تنخواہ گانے ورلہ ورکرو، نو زہ دا تسلی دوئی لہ ورکوم چہ دا د حکومت ملازمین دی او حکومت بہ خامخا دوئی تہ تنخواگانے ورکوی خو لہ بہ مونبرہ، د ہغوی خپل وسائل نشتہ، د ہغہ وسائلو د پارہ مونبرہ کوشش کوؤ چہ صوبائی حکومت نہ ور تہ خہ پیسے ورکرو چہ ہغوی تہ تنخواگانے ملاؤ شی۔

جناب گلستان خان: جناب سپیکر! زہ بیا ریکویسٹ کوم منسٹر صاحب تہ چہ پہ نورو محکمو کبنے د دا خلق ایڈجسٹ کریے شی لکہ خنگہ چہ د سرپلس پول ملازمین پہ نورو محکمو کبنے ایڈجسٹ شوی دی، دا د ہم پہ دے نورو محکمو کبنے ایڈجسٹ کریے شی ولے چہ ڊیر ٹائم نہ دوئی بیروزگارہ دی او دوئی تہ تنخواگانے نہ دی ملاؤ شوے۔

سینیئر وزیر (بلدیات): زمونہ انکار نشتہ، مونبرہ بہ کوشش کوؤ۔ تاسو تہ پتہ دہ دا ٲولے محکمے چہ دی، بدقسمتی دا دہ چہ مونبرہ راغلو نو ٲولے محکمے د سرپلس پول نہ خہ چہ د ہغے نہ زرگونہ کسان فالتو پرے بھرتی شوے دی۔ زہ انشاء اللہ تاسو تہ دا تسلی درکوم، دا یقین دہانی درکوم چہ مونبرہ بہ کوشش کوؤ چہ ہغوی تہ د پیسو انتظام اوکریے شی او د ہغوی تنخواگانے ہم او کہ چرتہ د تنخواگانو انتظام او نہ شی نو انشاء اللہ، پہ فلور آف دی ہاؤس دا وایم چہ ہغوی بہ مونبرہ داسے خائے کبنے ایڈجسٹ کرو چہ ہغوی تہ تنخواگانے ملاؤ شی۔

جناب گلستان خان: مہربانی جی۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Muhammad Zamin Khan, Honourable MPA, to please move his call attention notice No. 58.

جناب محمد زمین خان: ڊیره مننه او ڊیره شکر یہ جناب سپیکر، چه تاسو پہ دے اہم او حساس سبجیکٹ باندے ما تہ د خپل کال اٹینشن موؤ کولو موقع را کرہ۔ جناب سپیکر صاحب! "میں اس معزز ایوان کی توجہ روزنامہ، دی نیوز، میں شائع ہونے والی اس خبر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں جس کے مطابق حکومت پنجاب نے یکم ستمبر سے صوبہ سرحد کیلئے آٹے کی سپلائی بند کرنے کا عندیہ دیا ہے جس سے اس شورش زدہ صوبہ میں ایک بار پھر بحرانی کیفیت پیدا ہونے کا شدید خدشہ ہے، لہذا اس پر بحث کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر صاحب، دا د 27 اگست، نیوز، اخبار دے جی، پہ دے Back page باندے دا خبر دے چه "Punjab to suspend flour supply to NWFP, Balochistan" سر، پہ دے خپل کال اٹینشن کنبے ہم ما دا خدشہ ظاہر کرے وہ او زما ذہن کنبے دا وو چه یرہ کہ دا کو تہ بند کرے شی نو زمونرہ پہ صوبہ کنبے چه کوم د مخکبے نہ د او رو بحران وو، قلت وو، او رہ گران شوے وو نو پہ هغے وجہ باندے بہ بیا بحران شروع شی، نو د حکومت دے طرف تہ خہ توجہ دہ؟ او هغه کومہ خدشہ چه ما پہ 27 تاریخ واضح کرے وہ نونن د 'مشرق'، او د' ایکسپریس' اخبار و نو د تولو نہ غت ہیڈ لائنز چه کوم دی، هغه دا دی، "پنجاب سے آٹے کی فراہمی بند، سرحد میں ایک بار پھر بحران کا خدشہ"، نو زما عرض پہ دے خائے کنبے دے چه "پنجاب میں فلور ملز کی بندش اور صوبہ سرحد کے ڈیلرز کو آٹے کی فراہمی پر پابندی کی وجہ سے پشاور سمیت دیگر علاقوں میں آٹے کی قلت بے حد پیدا ہوگی"۔ جناب سپیکر، دا ڊیره Sensitive او ڊیره Important issue دہ۔ پکار دا دہ چه پہ دے باندے ایوان پہ اعتماد کنبے واغستے شی چه تر اوسہ پورے د یکم ستمبر نہ دیکخوا زمونرہ فوڊ ڊیپارٹمنٹ خہ اقدامات کری دی خکہ چه پہ دے یو اخبار کنبے دا ہم دی چه د او رو چه کومہ تھیلہ وہ نو هغه نن چه کوم 'مشرق' اخبار کنبے پہ دے Second page باندے بالکل ہیڈ لائن دے "آٹا بحران شدت اختیار کرنے کا خدشہ، دو روز میں بیس کلو تھیلا پانچ سو اسی روپے تک پہنچ گیا"۔ یقیناً جی چه د دے او رو سپلائی د پنجاب نہ بندہ شوے دہ یا بندہ شی نو دا کہ نن پہ پانچ سو اسی دہ نو دا بہ سبالہ شیپ۔ سوہ، اووہ سوہ روپو تہ اورسی نو پکار دا دہ چه فوڊ ڊیپارٹمنٹ د دے د پارہ

داسے Precautionary measures اغستے وے د مخکبے نہ چہ دا نن کوم پہ 27 تاریخ چہ ما کوم کال اتینشن جمع کرے دے نو دیپارٹمنٹ لہ پکار وہ چہ دا Precautionary measures نے د مخکبے نہ اغستے وے او د کوم بحران چہ نن دا صوبہ مخامخ دہ چہ Already دلته د لاء اینڈ آرڈر سیچویشن دے ، Already دلته دا غریب اولس دی زیات پہ مصیبت او پہ مشکلات تو کبے دی نو د دوی د مشکلات تو د حل د پارہ فوڈ دیپارٹمنٹ خہ کوی؟ دیہرہ مہربانی۔

Mr. Deputy Speaker: The Minister concerned.

جناب محمود زیب خان (وزیر معدنی ترقی و فنی تعلیم): شکریہ، جناب سپیکر۔ زما دے ورور زمین خان چہ کوم نوٹس ور کرے دے جی، پہ دے باندے صوبائی حکومت مکمل فلور ملونو ته متبادل انتظام کرے دے او خنگہ چہ سپلائی مخکبے جاری وہ، ہغہ اوس ہم جاری دہ خو د پنجاب د حکومت کوم اقدام چہ دے، دا مونر Condemn کوؤ او د صوبائی حکومت بہ د پنجاب حکومت سرہ انشاء اللہ پہ دے باندے خبرے ہم کیبری او تراوسہ پورے داسے خہ مسئلہ نشته۔ صوبائی حکومت Alternate بندوبست کرے دے او تولو فلور ملونو ته دغہ سپلائی جاری دہ۔

جناب عالمزیب: پوائنٹ آف آرڈر سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عالمزیب صاحب۔

جناب عالمزیب: دیہرہ مہربانی، جناب سپیکر صاحب۔ دا کومہ خبرہ چہ د او روبرہ کبے اوشولہ یا زمونرہ منسٹر صاحب چہ کوم د دے جواب ور کرو، داسے دہ جناب سپیکر صاحب، چہ نن د پینور پہ بازار کبے او رہ نشته۔ دوی کہ دا وائی چہ او رہ شتہ نو پہ بازار کبے او رہ نشته او کہ شتہ نو د ہغے بلیک ریٹ نن شیپر سوہ روپی چلیبری جی۔ دنئی ورخے زہ تاسو ته خبرہ کوم۔ کہ فرض کرہ د دوی دا خبرہ وی چہ دا پہ روٹین کبے ہغہ شان راروان دی نو لے د پرون پورے یا د ہفتے مخکبے پورے، پینخہ ورخے مخکبے پورے یا دے پینخو ورخو کبے دا سل، یونیم سل روپی ریٹ خنگہ سیوا شو؟ د دے مطلب دا دے چہ تراوسہ پورے د پنجاب نہ چہ بہ کوم او رہ راتلل، ہغہ کھلاؤ وو، ہغہ پرمٹو باندے او رہ راتلل نوز مونرہ پہ دے توله صوبہ کبے بہ ہرے ضلع ته د چار ہزار نہ اونیسہ چہ ہزار

تھیلی بہ د پنجاب نہ راتلے نو د اوو ریت خکہ کنٹرول وو۔ دلته منسٹر صاحب دا وائی چہ داسے خہ خبرہ نشته، بالکل دا خبرہ شتہ۔ زما زمین خان ورو چہ خہ وائی، دا بالکل تھیک وائی۔ نن د بازار ریت شپیر سوہ روپی دے۔ د پنجاب نہ د دوئ ما تہ دا تعداد او بنائی چہ آیا پہ دے درے ورخو کنبے د خلور زہ نہ چہ د شپیر زہ پورے کومے ترورے راتلے، آیا دا رآخی؟ او کہ دا رآخی نو دا منسٹر صاحب د ما تہ ثابت کړی، کہ نہ زہ ئے ورته ثابت کومہ چہ پہ دے یوہ ہفتہ کنبے یوہ ترورہ ہم د پنجاب نہ نہ دہ راغلے۔ ہلتہ ہغوی لارہ مکمل بندہ کړے دہ او د اوو دا کوم پرابلم چہ دلته جوړ دے، زہ تاسو تہ دا وینا کوم چہ دوہ درے ورخے پس بہ دا خلق دے سر کونو تہ را اوخی۔ د ہغے وجہ دا دہ چہ د باجوړ کوم خلق دی، ہغہ ہم دلته پراتہ دی، پہ دے پیبنور بنار کنبے چہ کوم سیلاب راغلے دے، سیلاب زدگانو والا تہ ہم مونر خہ خاطر خواہ پیکج ورنکړے شو، پہ دے روژہ کنبے حق دا وو چہ مونرہ ہغوی لہ ہم خہ پیکج ورنکړے وے، التا د خلقو اوس دا پوزیشن دے چہ دلته پہ بازار کنبے اووہ ناپید دی او پہ شپیر سوہ تھیلہ دہ۔ مہربانی د او کړی، متعلقہ وزیر صاحب راغلے وو، نہ پوہیرم چہ ولے اوس د دلته نہ پاخیدلے دے چہ ہغہ د دے پورہ پوزیشن دے ہاؤس تہ بنکارہ کړی۔ زمونر نہ عوام چہ کوم تپوس کوی چہ د ہغہ تپوس بیا مونرہ پہ کورونو کنبے صحیح جواب ورنکړو۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب لیاقت شہاب صاحب! کچھ کہنا چاہتے ہیں؟

جناب لیاقت علی شہاب (وزیر آبراری و محاصل): جناب سپیکر، زما وروور عالمزیب خان چہ کومہ خبرہ او کړہ جی، دا خو خان لہ یو بیل کونسچن دے خو چہ خہ رنگہ ہغہ متعلقہ وزیر اووئیل د اوو بارہ کنبے نو پراونشل گورنمنٹ د دے متبادل انتظام کړے دے۔ زما وروور عالمزیب خان اووئیل چہ د دے نہ مخکنبے بہ لکہ د پنجاب نہ د تین ہزار نہ تر چار ہزار پورے تھیلے بہ د ہرے ضلعے پہ سر بہ راتلے، اوس ہم ہغہ د پراونشل گورنمنٹ انتظامات دی، د حلقے پہ بنیاد باندے روزانہ ہزار تھیلے تقسیمیری لگیا دے جی او داسے خہ خبرہ نشته چہ دلته متبادل خہ بندوبست نشته۔ بہر حال چہ دا کوم اقدام پنجاب گورنمنٹ کړے

دے، دا قابل مذمت دے او د دے مونبر غندنہ کوؤ چہ داسے نہ دی پکار۔ شکریہ جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عاطف خان۔

جناب عطف الرحمان: جناب سپیکر صاحب، زمونبرہ دے زمین خان ورور چہ کومہ خبرہ او کرہ، دا حقیقت دے چہ زمونبرہ پہ دے ضلع کنبے پہ خصوصی طور باندے د او رو کوم بحران دے، زہ نن سحر راروان ووم او خلق پہ قطار کنبے ولا رو اوپہ ئے اغستل نو کہ چرے پنجاب پہ مونبرہ باندے واقعی اوپہ بند کرے وی نو پہ دے باندے یو مستقل بحث پکار دے چہ خامخا مونبرہ دوی تہ یو پیغام ورکرو چہ دا اوپہ زمونبرہ دے صوبے تہ راآزاد کری او زمونبرہ د صوبے د خلقو دے مسائلو کنبے لڑ کمے راشی۔ اوس یو طرف تہ روژہ دہ او بل طرف تہ د سرے اوپہ پہ بلیک باندے اوپری یا د پرے لاتیھی چارج کیبری نو دا زمونبرہ د پارہ ڊیرہ د بدنامی خبرہ دہ۔ نو پکار دا دہ چہ پہ دے باندے مستقل بحث اوشی۔

ایک آواز: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: It is a very sensitive matter. Since the Minister concerned is not available, so this call attention is deferred to next sitting and he will be in better position to explain the situation to the House. So this call attention is deferred to next sitting. Malik Qasim Khan Khattak, MPA, to please move his call attention notice No. 61. Not present, it lapses.

محترمہ شازیہ اورنگزیب خان: جناب سپیکر صاحب، د صدارت د پارہ زمونبرہ چہ کوم Candidates دی، هغوی نہ دے اسمبلیانو تہ راتلے شی او نہ هغے باندے مونبر تہ د بحث موقع ملاویبری۔ جناب سپیکر، زہ غوارم چہ یا خو مونبر تہ لو ممبرانو تہ د موقع ملاؤ شی چہ مونبرہ د خیل Candidates پہ بارہ کنبے پہ دے اسمبلی کنبے بحث اوکرو، د دے د پارہ جی کہ ہم نن مونبر تہ موقع را کړئ نو هغه به ڊیرہ زیاتہ بنه وی خکہ چہ د هغوی د پارہ Campaigning بل خوا نہ شی کیدے، ہم پہ دے اسمبلیانو کنبے کیدے شی۔ Thank you very much.

(تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڊیرہ مہربانی، Consider کوؤ۔ Muhammad Javed Abbasi،

Honourable MPA, to please move his call attention notice No. 62.

(قطع کلامیاں)

سید محمد صابر شاہ: او زما پہ خیال د جمہوری عمل تقاضا ہم دا دہ چہ زمونہر چہ کوم امیدواران د صدارت د پارہ پہ الیکشن کنبے حصہ اخلی نو دے معزز ایوان کنبے د ہغوی د شخصیت، د ہغوی د پوزیشن، ہر حوالے سرہ یو سیر حاصل بحث اوشی نو زما پہ خیال دا بہ پہ دے جمہوری عمل کنبے د صوبہ سرحد د روایتی صوبے نہ د یو بنہ روایت ابتداء وی او دے سرہ بہ زما پہ خیال دا معزز ایوان بہترے فیصلے کولو کنبے بہ یو داسے کردار ادا کری چہ کوم زما پہ خیال نہ صرف د دے صوبے د تاریخ حصہ بہ شی بلکہ د پاکستان پہ تاریخ کنبے بہ د یو روشن باب مونہرہ ابتداء او کریے شو۔ نو د دے د پارہ زہ دا گزارش کوم چہ برائے مہربانی کہ سبانی ورخ د دے د پارہ مقرر شی چہ دا امیدواران چہ زمونہر کوم دی، پہ دے باندے پہ ہاؤس کنبے یو سیر حاصل بحث اوشی او د یو بنہ فیصلے کولو مونہرہ پہ پوزیشن کنبے راشو۔

Mr. Deputy Speaker: Pir Sabir Shah Sahib! there is no such provision in the rules on the subject, so your request can not be entertained. Now coming to 'Call Attention', Mr. Muhammad Javed Abbasi, Honourable MPA, to please move his call attention notice No. 62. Mr. Muhammad Javed Abbasi.

جناب محمد حاوید عباسی: شکر یہ۔ جناب سپیکر، میں نے تین نوٹسز موؤکے ہوئے تھے، چونکہ ایجنڈے میں نہیں آئے ہیں اور مجھے پتہ نہیں کہ کونسے۔۔۔۔۔

ایک آواز: یہ لسٹ میں ہوگی نا۔۔۔۔۔

جناب محمد حاوید عباسی: نہیں، لسٹ میں نہیں ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کال اٹینشن نوٹس نمبر 62۔ کاپی نشتہ ورسرہ؟

جناب محمد حاوید عباسی: سر، اگر کاپی اس کی مجھے مل جائے تو۔۔۔۔۔

(شور)

جناب محمد حاوید عباسی: جناب سپیکر، آپ کی بڑی مہربانی۔ میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آج بڑی خوش قسمتی ہے کہ جناب امیر حیدر ہوتی صاحب بھی یہاں تشریف فرما ہیں۔ جو نہی ساری اسمبلیوں نے حلف لیا تو

اس وقت فوری طور پر تمام ممبران کو پچاس، پچاس لاکھ روپے کی واٹر سپلائی سکیمیں دی گئی تھیں پر اونٹنل گورنمنٹ کی طرف سے، تینتیس سے پچاس لاکھ روپے تک، پھر انہوں نے کہا جی کہ ان کے پی سی ون Submit کریں اور وہ پی سی ون بھی آگئے، ابھی تک وہ واپس نہیں ہوئے۔ جو ہمارے پبلک ہیلتھ کا ڈیپارٹمنٹ ہے، ان سے روز ہم پوچھتے ہیں، یہ تقریباً چھ سات مہینے گزر گئے جناب، تو ابھی تک ان پر، ہمیں بتایا جائے کہ ان پر کہاں تک پراگرس ہوئی ہے اور کس دن تک یہ کام شروع ہو سکتا ہے؟ کیونکہ جن علاقوں میں پانی کی زیادہ تکلیف تھی، وہ علاقے ہم نے Identify کئے تھے اور ان علاقوں کے پی سی ون بن کر آگئے تھے تو لوگ ہم سے روز پوچھتے ہیں۔ اس وقت سے ہی Impression یہ تھا کہ یہ انشاء اللہ بہت جلد شروع ہو جائے گا۔ تو میں آپ کی وساطت سے جناب، یہ بات ہاؤس کے سامنے رکھ رہا ہوں اور چونکہ قائد ایوان صاحب بھی ماہاں موجود ہیں تو ہمیں یہ پتہ چل جائے کہ وہ سکیمیں ہماری کس سطح پر ہیں، کیا ان پر کام ہو گا اور ہو گا تو کب تک ہو گا، جناب سپیکر؟

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

وزیر قانون: جناب سپیکر، گزارش یہ ہے جی کہ Concerned department والوں کو بلا لیتے ہیں اور ان سے پوچھ لیتے ہیں کہ ابھی تک ان کی کیا پراگرس ہے؟ I will call them اور During the break ان سے پھر بات کر لیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ منسٹر صاحب نے چونکہ ان کو بلا یا ہے تو پھر آپ اپنے چیئرمین میں یا کسی وقت کوئی ٹائم ہمارے ساتھ فلکس کریں تاکہ اس پر ہم میٹنگ کر سکیں کیونکہ پھر پرسوں جب اجلاس ہو گا تو اس میں یہ معاملہ شاید ہم دوبارہ نہ اٹھا سکیں، تو کوئی ٹائم دے دیں تاکہ ہم بیٹھ کر، ان کے ساتھ Sitting کر لیں، آپ کے چیئرمین میں آجائیں تاکہ ہمیں پتہ چلے کہ ان کی کیا پوزیشن ہے اور کب اس پر کام شروع ہو گا، جناب سپیکر؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور: سیشن کے بعد Any time۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ انہیں ٹائم دے دیں۔

Minister for Law: After the session, immediately after the session.

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

Mr. Mohammad Javed Abbasi: Thank you, Janab Speaker.

Mr. Deputy Speaker: Now coming to Item No. 8 and 9. The Honourable Minister for Higher Education, NWFP

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر، یہ پوائنٹ آف آرڈر ہے، آپ کی رولنگ نہیں ہے اس پر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: آپ یہ رول 22 کو دیکھیں جی، “On Thursdays no business other than Private Members’ business shall be transacted. On all other days, except with the consent of the Leader of the House”, یہ “Others days” کیلئے ہو گیا۔ جناب سپیکر، میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ آج Thursday ہے، یہ پرائیویٹ ممبرز ڈے ہے اور اگر آپ Proviso پر جاتے ہیں تو One day notice پر وہ موشن ہاؤس کو Put نہیں ہوا۔ اس کے (1) کا Proviso آپ دیکھیں “Provided that on a motion made after a day's notice by a Minister this rule may be suspended and the Assembly may transact Government business on a Thursday:” ہم کہتے ہیں جناب سپیکر، کہ کوئی موشن ہاؤس میں Put نہیں ہوا۔ اگر موشن put ہوا تھا تو 23 کیلئے ہوا تھا کہ یہ ایجنڈا Carry over ہو جائے، کل کا ایجنڈا منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ ایجنڈا آج نہیں لیا جاسکتا اسلئے اس ایجنڈے کو کل کیلئے Carry over کیا جائے۔ اب Carry over وہ ہوتا ہے جناب سپیکر، کہ اس ٹائپ کا بزنس جس دن ہوگا، اسی ٹائپ کے بزنس کیلئے یہ Carry over ہوگا۔ اگر گورنمنٹ بزنس ہے تو گورنمنٹ بزنس جس دن ہوگا، اسی دن Carry over ہوگا۔ اگر پرائیویٹ ممبرز بزنس ہے تو پرائیویٹ ممبرز بزنس جس دن ہوگا، اسی دن Carry over ہوگا۔ اسلئے ہم کہتے ہیں جناب سپیکر، کہ آج ہمارا دن ہے، یہ پرائیویٹ ممبر دن ہے، آج قراردادوں کا دن ہے۔ جناب سپیکر، اسلئے ہم کہتے ہیں کہ آپ اس کو پیش کرنے کا وہ نہ دیں۔

قاضی محمد اسد خان (وزیر برائے اعلیٰ تعلیم): سر، میں نے کل اس ہاؤس کو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیونکہ کل اس پر۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں نے کل۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ قاضی صاحب، تشریف رکھیں، آپ مجھے بولنے دیں۔ چونکہ کل سپیکر صاحب نے اس پر رولنگ دی ہے اور اب مطلب ہے کہ آپ کا Interpretation جو ہے، وہ صحیح نہیں ہے، ہم اس کو Carry over۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، وہ Carry over ہوا تھا۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب، عبدالاکبر صاحب۔۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: وہ Carry over ہوا تھا، وہ Carry over پر تھا اور Carry over کو اب ہم

جب۔۔۔۔۔۔ (قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: نہیں۔۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Unanimously, this issue was unanimously decided by this august House. Qazi Asad Sahib, Qazi Asad Sahib...

(Interruption / Pandemonium)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ جی قاضی اسد صاحب!

Minister for Higher Education: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that the 'Islamia College University Peshawar Bill, 2008' may be taken into consideration at once.

جناب عبدالاکبر خان: سر! میں۔۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the 'Islamia College University Peshawar Bill, 2008' may be taken into consideration at once.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب عبدالاکبر صاحب،۔۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): آپ ہاؤس سے پوچھ لیں، انہوں نے ٹیبل کیا ہے، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، جناب سپیکر، یہ بل جو لارہے ہیں، ان کو اتنی جلدی کیوں ہے جناب

سپیکر؟ جناب سپیکر۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب! آپ نے جو پرائیویٹ بل لایا تھا، پھر آپ کو کیا جلدی ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، آپ دیکھیں جی۔۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ نے جو پرائیویٹ بل لایا ہے اور آپ نے مجھے چیمبر میں دے دیا کہ اس کو آج

کے ایجنڈے میں Include کر لیں تو آپ کو کیا جلدی تھی؟ یہ تو مطلب ہے تعاون ہوتا رہتا ہے۔ آپ کی

بات صحیح ہے 22 rule of the provision of rule 22، ٹھیک ہے کہ Today is

Unanimous decision کا لیکن جو کل the day fixed for the Private Members,

-----ہے of this House

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، کس نے کہا، کس نے کہا، سر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ لوگوں کی خاطر رولنگ دی گئی ہے تو اسلئے۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ ثابت کریں نا، ثابت کریں یہ سیکرٹریٹ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسلئے میں اجازت۔

جناب عبدالاکبر خان: یہ Proceedings میں ثابت نہیں ہے سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسلئے ہم Proceedings کو۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہم آپ کے Decision کو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پلیز تشریف رکھیں آپ، آپ تشریف رکھیں پلیز۔

سینئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، انہوں نے ٹیبل کیا، آپ ہاؤس سے پوچھیں کہ 'Yes' or

-----'No'

(قطع کلامیاں / شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ (توقہ) عبدالاکبر صاحب! کبینہ، خیر دے

The motion before the House is that the 'Islamia College کبینہ۔
University Peshawar Bill, 2008' may be taken into consideration at
once. Those who are in favour of it may say 'Aye' and those
against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: 'Consideration Stage': Clauses 1 and 2 of the
Bill, since no amendment has been moved.....

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ نے تو میرے پوائنٹ آف آرڈر کا جواب دیا ہی نہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے تو آپ کو جواب دے دیا نا اس کا، میں نے آپ کو جواب دے دیا۔ دیکھیں آپ

غلط Interpretation کر رہے ہیں۔ عبدالاکبر صاحب، عبدالاکبر صاحب!

جناب عبدالاکبر خان: آپ اس رول 85 کو دیکھیں نا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں آپ۔

Mr. Abdul Akbar Khan: “On the day on which any of the motions referred to in rule 82 is made or on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the principle of the Bill and its provisions may be discussed”,
تو یہ Provision ڈسکس کر لیں نا 82 میں، Consideration stage پہ آپ جب جارہے ہیں، اس سے پہلے سے پہلے Consideration کی اس کو اجازت دیتے ہیں تو یہ Principle تو ڈسکس کر لیں نا، ہم بھی بولیں گے، یہ بھی بولیں، Amendment کی تو بعد میں بات آئے گی جب Passage پر ہوگا۔

Mr. Deputy Speaker: Since no amendment has been moved by any Honourable Member in clause 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that clause 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Aye’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clause 1 to 2 stand part of the Bill. (Applause) Now amendment in sub-clause (1) of clause 3 of the Bill. Mr. Saqibullah, MPA, to please move his amendment in sub-clause (1) of clause 3 of the Bill.

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: I beg to move that in sub-clause (1) of clause 3, wherever the word ‘Islamia College University’ is occurring in the Bill, may be substituted by the word ‘Islamia College’.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member may be adopted. Those who are in favour of it may say ‘Aye’.

Voices: Yes.

Mr. Deputy Speaker: And those who are against it may say ‘No’.

Mr. Abdul Akbar Khan: The ‘Ayes’ have it. Sir, the ‘Ayes’ have it.

(Applause)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، مجھے تو موقع دیں نا۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

آوازیں: سر، ‘Yes’، بس ہو گئی، سر۔ (تالیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی اسد صاحب، آپ جواب دے دیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جی سر۔ سر، ہمارا خیال ہے کہ۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ تو ہو گیا۔ سر، یہ تو **Already** ہو گیا۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اب تو اس پر کوئی بات ہی نہیں ہے، یہ تو ختم ہو گیا، اب Dispose off ہو گیا جناب سپیکر۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، Basically یہ Duplication ہو گی، میں آپ کو یہ پورا۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس پر تو دوونگ ہو گئی، اب اس پر کوئی بات نہیں ہو سکتی۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، آپ کے 'No' سے پہلے میں کھڑا ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

جناب عبدالاکبر خان: اس پر تو دوونگ **Already** ہو گئی ہے۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم نے Object کیا ہے، کدھر ہوئی ہے ہم نے 'No' کہا ہے؟ یہ تین آدمیوں نے سر، سپیکر صاحب، یہ تین آدمی ہیں جو اپنے ڈیک بجا رہے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: قاضی صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو میں 'No' کر کے کھڑا ہو گیا ہوں۔۔۔۔۔

(شور / قطع کلامیاں)

جناب عبدالاکبر خان: کس لحاظ سے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ثاقب اللہ خان۔ ثاقب اللہ خان! آپ تشریف رکھیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: پیسنور بننا کب ناست یئ، پیسنور بننا کب ناست یئ۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں کھڑا ہوں، اس وقت سے کہہ رہا ہوں کہ، No Sir۔۔۔۔۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: Explain کریں اب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اچھا سر، میں سراسر اس کو پڑھتا ہوں۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب عبدالاکبر خان: یہ آپ کیا کر رہے ہیں جی؟۔۔۔۔۔

(شور)

Minister for Higher Education: The feasibility report of 'Islamia College University' has been prepared on the pattern of 'Government College University Lahore', due to the historical backgrounds of both the colleges. The existing 'Islamia College' will be located in its original building and glory. However, some of its infrastructure and stock may be borrowed for a short period to initiate the university level academic program. The 'Islamia College' is still the constituent college of the proposed university, meaning the new university as 'Islamia College' will be just a duplication of name and it will further destroy the national heritage and position of 'Islamia College'. Therefore. ...

(Interruption)

جناب عبدالاکبر خان: سر، یہ کیا ہے؟ یہ تو کاغذ سے پڑھ رہا ہے۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: تو سر، میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: جواب تو ادھر ہمارے پاس ہے نا۔ جواب تو اس کا میرے پاس ہے، آپ جو جواب

دے رہے ہیں وہ تو ادھر پڑا ہے۔

ایک آواز: آپ پڑھیں نا، آپ پڑھیں۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہمارا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ اسلامیہ کالج چونکہ اسی یونیورسٹی کا Constituent

collage ہے، اگر آپ یونیورسٹی کا اور Constituent collage کا ایک ہی نام رکھیں گے تو

Duplication ہوگی۔ یہ لاہور میں بھی ہوا ہے، اسلئے ہم سمجھتے ہیں کہ اس کا نام اسلامیہ کالج یونیورسٹی

ہونے میں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زہ جی پہ دے بانندے یو عرض کوم۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاؤس سے تو ہو گیا۔ جناب سپیکر، یہ تو ہاؤس سے ہو گیا ہے سر۔ یہ ہو گیا ہے جی، جناب

سپیکر، یہ ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب،-----

(شور)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ دا عرض کومہ جی پہ دغہ باندمے-----

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثاقب اللہ، جناب ثاقب اللہ صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، اسلامیہ کالج یو تاریخ لری۔ دا نوم تاریخ لری، دا یو Heritage لری۔ نن قاضی صاحب خبرہ کوی د Duplication، د Duplication دیکنبے خہ خبرہ ده؟ دا خو نوم دے جی۔ مونبرہ او تاسو چہ دلته ناست یو، دا د پیسنور ډ ویشن، پیسنور ډ ستر کت، د پیسنور تحصیل، پیسنور بنار کبن ناست یو نو بیا دا Duplication ولے دے؟ سر، دا د اسلامیہ کالج بیا دوی جواب کبن مونبرہ تہ لیکي چہ دا مونبرہ Preserve کوؤ۔ اوسہ پورے د دے Institution، سر، اسلامیہ کالج یو Institution دے، اسلامیہ کالج یو Institution دے جی او پہ Institution کنبے دغہ ہم شوے دے، هغے کبن اوس د Duplication خہ خبرہ نہ راخی۔ دا نوم Preserve کول پکار دی او سر، تاسو خو پرے اوس ووت، تاسو خود رائے ہم تپوس او کرو او تولو 'Yes' ہم او وئیل نو پہ دیکنبے اوس د دے خبرہ نہ پاتے کیری۔ (تالیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، ہم نے 'No' بولا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب بشیر احمد بلور صاحب۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ بیٹھیں، بیٹھیں، بیٹھیں۔ سپیکر صاحب! میرے بھائی نے بڑی اچھی بات کی ہے کہ اسلامیہ کالج ایک بہت پرانا Institution ہے، بہت بڑا نام ہے۔ ہم اس نام کو اور بڑا کرنے کیلئے اسلامیہ کالج یونیورسٹی Propose کرتے ہیں۔ اس سے میرے خیال میں اسلامیہ کالج کی اور زیادہ حیثیت بڑھتی ہے۔ یہ ایسی بات نہیں ہے، اسلئے مہربانی کر کے ہاؤس سے پوچھیں کہ نام اسلامیہ کالج یونیورسٹی جو ہے، وہ بالکل ٹھیک ہے۔ (تالیاں)

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ یو منت غوارم۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب ثاقب اللہ صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما دے خپل مشرتہ دا درخواست دے چہ پہ دے سوچ او کپری، خبرہ ڊسکشن کین د اسلامیه کالج د University status نہ دہ، د دے د نوم بارہ کین ڊسکشن دے۔ دا یو نوم چہ دے، دا Historical نوم دے۔ د دے یو تاریخ دے، دغہ نوم بدلولو باندے خہ دغہ نشته، دے گورنمنٹ کالج یونیورسٹی، کالج او یونیورسٹی یو بل سرہ لکول نہ دی پکار، خیر دے جی کہ یو کس غلط کار کوی خو مونر بہ ورپسے کوؤ، دا خوشہ خبرہ نہ دہ او نوم دے، یو کس بہ خائستہ گل ایردی۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سپیکر صاحب، میں اپنے بھائی سے یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: وہ تو Constituent Collage ہے، اس کالج کی بنیاد پر یونیورسٹی بن رہی ہے، ہم اس کالج کو As it is رکھ رہے ہیں، ہم یونیورسٹی جو بنا رہے ہیں، اس کو اس کالج کے ساتھ منسوب کر کے اسے یونیورسٹی کا نام دے رہے ہیں۔

Mr. Deputy Speaker: Let us asked the House. The motion before the House is that the amendment moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was defeated)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The amendment is dropped and the original sub-clause (1) of Clause 3 stands part of the Bill. Amendment in sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan, Honourable MPA, to please move his amendment in sub-clause (2) of Clause 3 of the Bill. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Mr. Speaker sir, I beg to move that sub-clause (2) of Clause 3 may be.....

Voices: No, No.

جناب عبدالاکبر خان: جو 'No' کہہ رہے ہیں، میں کسی سے بھی پوچھتا ہوں کہ مجھے بتاؤ کہ یہ کیا ہے؟ (فقہہ) جناب سپیکر، میری درخواست ہے، جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ رول 85 کی طرف دلانا چاہتا ہوں جی، یہ بہت ضروری ہے۔ اگر آپ Principle of Bill پر ڊسکشن نہیں کریں گے تو اس

ہاؤس کے ممبران کو کیا پتہ لگے گا کہ اس بل میں ہے کیا؟ اگر آپ ڈسکس نہیں کریں گے کہ یہ ہم کیا کیا Legislation آپ سے کروا رہے ہیں، کس کس چیز کی Approval کروا رہے ہیں تو جب تک یہ Explain نہیں کریں گے تو اس ہاؤس کو کیسے پتہ لگے گا؟ اسلئے تو 85 دیا ہے۔ “On the day on which any of the motions referred to in rule 82 is made or on any subsequent day to which the discussion thereof is postponed, the principle of the Bill and its provisions may be discussed generally”۔ یہ Mandatory ہے اگر آپ اس کو ڈسکس نہیں کریں گے اور میری ایک ریکوریٹ ہوگی کہ منسٹر صاحب کا غز سے نہیں پڑھیں گے، یہ ان کے جو Principles ہیں، یہ ہمیں زبانی بتائیں گے کہ یہ بل کیوں لا رہے ہیں، اس میں کیا کیا چیزیں ہیں؟ تاکہ ہم سمجھ سکیں، اس کا جواب دے سکیں اور ہم بھی بولیں کہ کیوں لا رہے ہو؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، عبدالاکبر خان۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب!

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، عبدالاکبر خان صاحب جو بات کر رہے ہیں، یہ جس Sub-clause کو Delete کرنا چاہتے ہیں، یہ کہتے ہیں کہ یونیورسٹی بنائیں جو اور بجٹل بل میں ہے۔ ہم کیا کہہ رہے ہیں سر؟ ہم اور بجٹل بل میں کہہ رہے ہیں کہ۔۔۔۔۔The University shall consist of

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، اس سے مت پڑھو۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کیوں سر، میں آپ کو زبانی، حفظ کر کے تو نہیں، میں بل میں سے پڑھ رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ریفرنس تو دے گا، آپ پڑھیں ریفرنس سے مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: میں اس ریفرنس سے جی، سر، یہ کہتے ہیں، ہم کہتے ہیں کہ The University shall consist of the Members of the Syndicate, the academic council, the board of faculties, constituent colleges.

دیں، بلڈنگ اوپر بنالیں، نیچے کہتے ہیں پہلا فلور ختم کر دیں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں سر، Principle of the Bill، میں Principle of the

Bill کی بات کر رہا ہوں جناب سپیکر، “And its provisions may be discussed

generally,

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: یہ جو اس نے اینڈ منٹ لائی ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: اس میں لکھا ہوا ہے کہ “Sub-clause (2) of Clause 3 may be deleted، تو میں اس پر بات کر رہا ہوں۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں سر، میں 85 کی بات کر رہا ہوں۔ یہ تو میری کلاز کی جو اینڈ منٹ میں لا رہا ہوں، اس پر میں خود بولوں گا، جس وقت میں اس پر ڈسکشن کروں گا کہ میں یہ اینڈ منٹ کیوں لا رہا ہوں؟۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: کب بولے گا، سر؟ یہ تو بحث اس طرح کر رہا ہے، بولے نا۔

جناب عبدالاکبر خان: لیکن جناب سپیکر، یہ ہمیں بتائیں کہ یہ Provision کیا ہے؟ اس بل میں کیا ہے؟ یہ بل کس لئے لا رہے ہیں؟ یہ تو بتادیں نا، سر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب! آپ کو اجازت دی جاتی ہے کہ آپ جو Amendment لانا چاہتے ہیں In clause 2 of the Bill تو اس میں آپ Explain کر لیں کہ آپ کیوں، مطلب ہے اس میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ جو آپ نے لکھا ہے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں Provision سے پہلے بولوں، یہ Amendment تو بعد کی بات ہے۔

پہلے یہ تو Provision بولیں ہم سے کہ ہم ڈسکس کریں کہ یہ بل کیوں لا رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس نے تو آپ کو جواب دے دیا، اب آپ ان کے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: اس نے کیا جواب دیا ہے مجھے، سر؟

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں یونیورسٹی۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، یونیورسٹی بنا رہے ہو، کس لئے بنا رہے ہو اور کیوں بنا رہے ہو جناب سپیکر؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اس نے جواب دے دیا، آپ Explain کر لیں نا۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، تائم ور کپری، خیر دے ڈسکشن د پرے او کپری۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، ہمیں، ہاں۔ جناب سپیکر، میں مشکور ہوں بشیر خان کا کہ آپ ٹائم نہیں دے رہے تھے، انہوں نے ٹائم دے دیا کہ اس پر میں ڈسکشن کر لوں۔ (تمقے/تالیاں) جناب

سپیکر، میں یونیورسٹی کے خلاف نہیں ہوں اور میرے خیال میں کوئی Sensible آدمی بھی کسی Institution، خاصکر Educational Institution کے خلاف نہیں ہو سکتا۔ ہم تو کہتے ہیں کہ آپ دو ہزار یونیورسٹیاں بنائیں، ہمیں اس سے وہ نہیں ہے کہ ہم یونیورسٹیوں کے مخالف ہیں۔ جناب سپیکر، یہ جو اسلامیہ کالج ہے، اس میں تین چار چیزوں پر ہم اس کی مخالفت کر رہے ہیں کہ یہ یونیورسٹی نہ بنیں۔ جناب سپیکر، یہ کہ اس میں بہت سے Stake holders ہیں، پشاور یونیورسٹی Stake holder ہے کیونکہ اس کا جو ٹرسٹ ہے اور اس کا اختیار جو، یہ Constituent collage تھا پشاور یونیورسٹی کا اس بل سے پہلے، اب بھی ہے جب تک یہ بل Adopt نہ ہو تو یہ پشاور یونیورسٹی کا Constituent collage ہے، آپ نے اس Stake holder سے، اس یونیورسٹی سے پوچھا ہے کہ ہم آپ کا ایک Constituent collage آپ سے علیحدہ کر رہے ہیں اور یہ کسی اور یونیورسٹی کو دے رہے ہیں تو آپ نے اس یونیورسٹی سے کوئی بات نہیں کی، ایک۔ دوسری جناب سپیکر، یہ صوبہ سرحد کے سارے کالجوں میں، میں سمجھتا ہوں کہ واحد کالج ہے جو ایک ٹرسٹ پر چل رہا ہے اور اس کی جو روایات ہیں، وہ جناب سپیکر، تقریباً آج سے سو سال پرانے ہیں۔ 1901 میں جب یہ صوبہ بنا تو 1909 میں صاحبزادہ عبدالقیوم اور یہاں پر جو چیف کمشنر تھے، روز کیپل، وہ علی گڑھ یونیورسٹی چلے گئے جناب سپیکر، اور وہاں پر مسلم جو سٹوڈنٹس تھے اور خاصکر اس صوبے کے مسلم جو سٹوڈنٹس تھے، انہوں نے ان کو چندہ دیا کہ آپ ایک ہال بنائیں اور جناب سپیکر، جب وہ آئے تو یہاں پر پشاور میں عبدالکریم نامی ایک کنٹریکٹر تھا، اس کے گھر پر میٹنگ کی کہ اس کیلئے تو پیسے Generate کرنے چاہئیں۔ آپ جناب سپیکر، 11-1910 کو دیکھیں تقریباً Almost hundred years back، اچھا، وہ شخص اور یہ لوگ بیٹھ گئے اور پہلے ہی دن میں، جو دیر کے نواب تھے، انہوں نے ایک لاکھ روپیہ اور جو سیٹھ کریم بخش، میں نہیں جانتا لیکن بشیر خان جانتے ہونگے، انہوں نے Fifty thousand rupees اس وقت دے دیئے جناب سپیکر، اور پھر اسی طرح اور لوگوں سے چندہ اکٹھا کیا اور آپ یقین کریں گے، میں، تہکال کے جو لوگ ہیں، ان کو سلام پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے تیس روپے کنال کے حساب سے زمین ان کو دے دی۔ یہ صرف ایک نارمل وہ تھی، تیس روپے کنال کی جو زمین ہے اسلامیہ کالج کی، 916، 917 کنال زمین تیس روپے کنال کے حساب سے اس چندے سے خریدی گئی۔ جناب سپیکر، پھر اور لوگوں نے اس میں، کیونکہ ٹرسٹ بنایا گیا، پھر قائد اعظم یہاں پر آئے جناب سپیکر، انہوں نے اپنا One-third جو Asset تھا، وہ اس کالج کو دے دیا اور جناب سپیکر

(تالیاں) جناب سپیکر، جس ٹرسٹ کو اس ایکٹ کے ذریعے ختم کیا جا رہا ہے، آپ اس ٹرسٹ کو دیکھیں، اس میں جناب سپیکر، آپ یقین کریں کہ غریب لوگوں نے نو، نو مرلے زمین چندے میں دی، انہوں نے اپنے حجرے چندوں میں دیئے، انہوں نے اپنے گھر چندوں میں دیئے۔ آپ جناب سپیکر، اس کو دیکھیں، تین ہزار، تین سو کنال زمین صرف چار سہ کے غیر تمند لوگوں اور پختونوں نے وہاں پر اس کالج کو دے دی۔ آج اگر اس کے آپ دو لاکھ روپے کنال زمین بھی لگا دیں تو چھیا سٹھ کروڑ روپے کی وہ زمین ہے جو اسلامیہ کالج کے ٹرسٹ کے ساتھ ہے، وہ ہتھیالی جا رہی ہے، وہ اس سے لی جا رہی ہے اور وہ اس یونیورسٹی کو، اور جب آپ ٹرسٹ ختم کریں گے جناب سپیکر، تو پھر تو ہر کسی کی مرضی ہے کہ اس کے ساتھ کیا کرے۔ جناب سپیکر، اب بورڈ آف ٹرسٹیز سے آپ اگر اس پر ایک پیسہ بھی خرچہ کرتے ہیں تو اس ٹرسٹ سے جو آمدن ہوتی ہے، اس کا آڈٹ ہوتا ہے اور جناب سپیکر، اس ٹرسٹ کا کمال یہ ہے کہ 1954 میں جب یہ ٹرسٹ بنایا گیا اور ڈاکٹر خالص صاحب جو خان عبدالغفار خان صاحب کے بھائی تھے، وہ اس ٹرسٹ کے ممبر تھے اور انہوں نے فیصلہ کیا کہ اس ٹرسٹ میں New appointments نہیں ہوں گی، جو بھی Vacancy خالی ہوگی۔ جناب سپیکر، یہ واحد ٹرسٹ ہے کہ جو بھی Vacancy خالی ہوگی تو ٹرسٹ کے باقی ممبران گورنر کو خود سفارش کریں گے اور گورنر ٹرسٹ کا ممبر منتخب کریگا، تو یہ نہ ختم ہونے والا ٹرسٹ ہوگا۔ آج جن لوگوں نے اپنی، گل بی بی جو پڑانگ کے خیرودہ خان کی بیوہ تھیں، انہوں نے جناب سپیکر، اپنے سارے زیورات لاکر صاحبزادہ عبدالقیوم خان کے حوالے کئے۔ (تالیاں) آج آپ اس ٹرسٹ کو ختم کر رہے ہیں جناب سپیکر، آج آپ پشاور یونیورسٹی سے اس کو لے رہے ہیں، کیا ظلم کر رہے ہیں؟ جناب سپیکر، اس لسٹ میں پڑا ہوا ہے، میں نے اس کو دیکھا ہے جناب سپیکر، مجھے تو چار سہ کے گاؤں یاد نہیں ہیں لیکن ابا بکری کوئی جگہ، ابا بکر کلے دے او کہ شہ دے جناب سپیکر، تیرہ لوگوں نے اپنے گھر دیئے، اپنے حجرے دیئے اسلئے کہ یہ ٹرسٹ چلے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کیوں اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟ آپ جو 79 Shops ہیں، اس کے جو بالا خانے ہیں اور جو ان کے ہاؤسز ہیں، ان کی جتنی پراپرٹی ہے اربوں کروڑوں روپوں کی، کیوں اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟ جناب سپیکر، کیوں اس کو ہتھیانے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ کیوں اس کو ختم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے؟ جب آپ اس ٹرسٹ کو ختم کریں گے تو وہ تو پھر ان کے ہاتھ میں ہوگا جو اس کے مختار کل ہوں گے اور میں معذرت سے کہتا ہوں کہ یہ آپ کی لیجسلیشن نہیں ہے، یہ جو اور یجنل آرڈیننس ہے 6 مارچ کا، اس کے Ulterior

motives کو دیکھیں جناب سپیکر، اس کے پیچھے 18 فروری کو الیکشن ہوتے ہیں اور جب الیکشن ہوتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ یہ اسمبلی معرض وجود میں آئیگی، یہ ضروری ہے کہ یہاں پر حکومت بنے گی اور 18 فروری کو پتہ لگ گیا کہ کس پارٹی کی حکومت یہاں پر آئیگی؟ کونسی پارٹی میجرٹی میں ہے جس کی حکومت آئیگی؟ 6 مارچ کو کیسز ٹیکر گورنمنٹ نے یہ آرڈیننس نکالا، کیوں انتظار نہیں کیا؟ دس پندرہ دن کیوں انتظار نہیں کیا؟ پندرہ بیس دن کیا ضرورت تھی؟ جناب سپیکر، ہغہ کتاب، Constitution شتہ۔

جناب سپیکر، اگر آپ دیکھیں آرٹیکل 128 کو کہ “The Governor may, except when the Provincial Assembly is in session, if satisfied that circumstances exist which render it necessary to take immediate action,” یہ آپ کو پتہ ہے کہ الیکشن 18 تاریخ کو ہوئے ہیں، آپ کو پتہ ہے کہ مارچ میں یہ اسمبلی آئے گی، آپ کو پتہ ہے کہ یہ حکومت بنے گی، پھر آپ 6 مارچ کو یہ آرڈیننس کیوں نکال رہے ہیں، کیوں آپ کو جلدی ہے؟ اور پھر جناب سپیکر، جب یہ آرڈیننس Lapse ہو گیا، تین مہینے تک اس کو یہ اسمبلی میں نہیں لارہے تھے جناب سپیکر، جب یہ Lapse ہو گیا تو دوبارہ آرڈیننس نکالا جناب سپیکر، آرڈیننس، یہ 1935 کے ایکٹ میں گورنر جنرل کو Legislative powers دیئے، کسی جگہ پر بھی ایگزیکٹو کو Legislative powers نہیں دیئے جاتے لیکن جناب سپیکر، ہم سمجھتے ہیں کہ خدار آپ کیوں اس کے پیچھے لگے ہوئے ہیں؟ ایک آدمی نے خواب دیکھا تھا، آج اگر وہ یہاں سے علی گڑھ گیا تھا تو وہ نہ By air تھا اور نہ By road، مطلب ہے کہ کار میں گیا تھا، اب وہاں پر، یہاں پر لوگوں نے چندے دیئے، لوگوں نے اپنے زیورات بیچے اور ان کو دیئے اور آج آپ اس سب کو لے رہے ہیں۔ قاضی صاحب کو ایک بریف دی گئی ہے اور Fortunately وہ بریف پہلے سے سارے اسمبلی ممبران میں تقسیم ہو گئی ہے، تو اب سر، قاضی صاحب کو بولنے کی اسلئے ضرورت نہیں ہے کہ ہم سب کو پتہ ہے کہ کیا بولیں گے؟ یہ زندگی میں پہلی دفعہ ہوا ہے کہ ایک منسٹر کی بریف سارے ممبران میں تقسیم ہو گئی ہے۔ میری درخواست ہے جناب سپیکر، کہ ہم اس پر ضد نہیں کرتے۔ اگر حکومت کو ضرورت ہے، ٹھیک ہے ان کے ساتھ میجرٹی ہے لیکن اگر ضرورت ہے، ہم بالکل اس سے انکار نہیں کرتے، اگر ان کو ضرورت ہے تو کم از کم جو Stake holders ہیں، جو Trustees ہیں، جو پشاور یونیورسٹی ہے، جو Constituent collages ہیں، ان کو تو کم از کم ایک منٹ کیلئے لاکر بٹھا دیں کہ بھئی، ہم آپ کے کالج کو پشاور یونیورسٹی سے لے رہے ہیں، پھر آپ کو پشاور یونیورسٹی کا جو ایکٹ ہے، اس میں بھی Amendment کرنی پڑے گی کیونکہ یہ تو آپ کو

وہاں سے Delete کرنا پڑے گا اسلئے کہ اسلامیہ کالج تو آج ان کا Constituent collage ہے، جب آپ اس کو دوسرے میں دے رہے ہیں تو اس سے نکالیں گے تب ہی وہ Legal ہوگا۔ اس طرح جناب سپیکر، اگر آپ ٹرسٹ کو ختم کریں گے تو Trustees کا جو بورڈ ہے، اس کو کہہ دیں کہ ہم آپ کے ٹرسٹ کو ختم کر رہے ہیں۔ تو ہم نہیں کہتے جناب سپیکر، پاس تو آپ ایک منٹ میں بھی اس کو کرا سکتے ہیں لیکن اگر آپ اس کو چار، پانچ، دس دن کیلئے سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر لیں، اس سے کوئی فرق تو نہیں پڑے گا، Process تو Already سٹارٹ ہے، انہوں نے تو آرڈیننس پر پراسس سٹارٹ کیا ہوا ہے کیونکہ، مطلب ہے انہوں نے تو پراسس سٹارٹ کرنا ہی تھا، اسلئے تو جناب سپیکر، 6 مارچ کو آرڈیننس لایا تھا۔ اسلئے آپ کا نام نہیں ہوگا اس لئے، اس لئے پران کا نام ہوگا جنہوں نے 6 مارچ کو لایا ہے۔ ہم بے شک آپ کے ساتھ ہیں، ہم آپ کو سب سے پہلے سپورٹ کریں گے لیکن جو چیز ہم دیکھ رہے ہیں، جو کالے بادل جناب سپیکر، آرہے ہیں، جناب سپیکر، میں تجویز پیش کرتا ہوں Humbly کہ اس پر زور نہ دیں، ٹھیک ہے اگر آپ کے پاس میجراٹی ہے، آپ پاس کرا سکتے ہیں لیکن اگر پانچ، چھ دن، سات دن آپ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیج دیں، جو Stake holders ہیں، انکو بلا لیں اور مطلب ہے کہ وہ اس پر بحث کر لیں جناب سپیکر۔

شکریہ۔ (تالیاں)

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: جناب سپیکر، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، اس میں گزارش کروں کہ عبدالاکبر خان صاحب نے جس طرح اس مسئلے کو اٹھایا ہے اور جو حقیقتیں سامنے آئی ہیں، میرے خیال میں کمیٹی میں جانے سے پہلے انہوں نے جو اعتراضات اٹھائے ہیں، اس کے جواب میں اس ہاؤس کے سامنے منسٹر صاحب پوری پوزیشن کی وضاحت کریں اور میرے خیال میں اس کے بعد پھر اسے کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، میرے خیال وہ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب قاضی اسد صاحب۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، میں۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب دے دیں تو پھر مطلب ہے کہ۔۔۔۔۔

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، دیکھیں Basically عبدالاکبر خان صاحب کو یہ اعتراض ہے اور ہاؤس میں انہوں نے یہ تشویش پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ جو ٹرسٹ کی پراپرٹی ہے اور جو اتنی بڑی جائیداد ٹرسٹ کے پاس پڑی تھی، اس کا کیا ہوگا؟ تو ظاہر ہے سر، ہم نے اس کو یونیورسٹی کے حوالے کیا ہے اور یونیورسٹی یہ نہیں کہ کوئی شتر بے مہار ہے کہ بس جو صبح آئے گا اور وہ وائس چانسلر صاحب اس کو، وہ بھی آخر کار قانون کے تحت آیا ہے۔ ہم جس بل کو آپ کے سامنے لے کر آئے ہیں، یہ تین جگہ سے Vet ہو ہے سر، یہ ہائر ایجوکیشن کمیشن پر سے گزرا ہے، لاء ڈیپارٹمنٹ سے گزر کر اور پھر ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے گزر کر یہ آیا ہے، ایسی کوئی بات نہیں ہے اگر ان کو شک ہے کہ اس کی جائیداد، اور 1911 کے لوگوں کے جذبے جو ہیں، ان کو ختم کر دیا جائے گا اور یہ چیز ضائع کر دی جائے گی۔ میں ایک Suggestion پیش کرتا ہوں کیونکہ اسلامیہ کالج کے ساتھ جذباتی تعلق بہت زیادہ ہے، تو ہم اس کو ایک ہفتہ کیلئے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجتے ہیں، پورے سات دن میں ہمیں سلیکٹ کمیٹی اس کے اوپر اپنی سفارشات دے دے اور ہم اس کو لے آئیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اگر پندرہ دن دیئے جائیں تو بہتر ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس سے پوچھ لیتے ہیں نا، ہاؤس سے پوچھ لیتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کیلئے موشن، مطلب ہے آپ Move کریں گے اور میں ہاؤس سے پوچھ لوں گا۔

Mr. Abdul Akber Khan: Sir, I beg to move that this Bill may be referred to the Select Committee and its report should be presented within fifteen days.

وزیر برائے اعلیٰ تعلیم: سر، Ten days میں کریں، Ten days سر۔

جناب عبدالاکبر خان: Fifteen ٹھیک ہے یا، Fifteen سر۔ روزہ ہے جی، روزہ ہے، Fifteen سر،

کوئی فرق نہیں پڑتا پانچ دن سے۔

جناب عطیف الرحمن: جناب سپیکر صاحب، ہم دلتہ پہ دے ہاؤس کبں ئے فیصلہ

اوکری جی، د دے سرہ خود سلیکٹ کمیٹی ہیخ شہ کار نشتہ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس سے پوچھتے ہیں۔ ممبران صاحبان سے پوچھا جاتا ہے کہ آیا عبدالاکبر صاحب اور ہمارے قاضی اسد صاحب، دونوں کی ڈسکشن آئی ہے تو آپ کی کیا رائے ہے کہ ہم اس کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر لیں for one week؟

جناب عطف الرحمن: پاس کول ئے پکار دی جی۔

(قطع کلامیاں / شور)

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر، اس کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس جانا ہے، دس اور پندرہ دن کی بات نہیں ہے۔ اب دس دن میں ہمیں ضرورت ہے کہ ہم جلد اس کو پاس کریں۔ اس میں منسٹر صاحب نے دس دن کی ریکویسٹ کی ہے تو میرے خیال میں دس دن It's alright دس اور پندرہ دن سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

Mr. Deputy Speaker: So this is referred to the Select Committee for submitting its report within ten days.

(Applause)

Mr. Deputy Speaker: Now item No.10 and 11.....

جناب رحیم داد خان [سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی)]: جناب سپیکر۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Rahim Dad Khan.

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر، زما یو پرسنل ریکویسٹ وو تاسو ته، او ستاسو په Behalf باندے ایم پی ایز صاحبانو ته، پریس والا ته، الیکٹرانک میڈیا ته چه ما په دے خپله غریبی کنبے نن په پی سی کبن افاطار پارٹی کرے ده چه دوئ په هغه کبن شمولیت او کری، مهربانی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ ټول به درځو۔ Now coming to item۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلديات و دیکی ترقی): سپیکر صاحب، زما هم یو بل پاتے وو، بله ورغ، پرون چه مونږ خبره کرے وه دا ټول چه دیکه، نو پرون د کارروائی سره زما یو بل پاتے وو، هغه به نن کوؤ جی۔ مهربانی۔

آرڈیننس ہا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to items No. 10 & 11, the Honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move that the 'N-W.F.P Local Government (Amendment) Bill,

2008' may be taken into consideration at once. The Honourable Minister, please.

Mr. Bashir Ahmad Bilour (Senior Minister): Sir, I beg to move that the 'North West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2008' be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved that the 'N-W.F.P. Local Government (Amendment) Bill, 2008' may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Since no amendment has been moved by any Honourable Member in clause 1 to 3 of the Bill, therefore, the question is that clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Preamble also stands part of the Bill. 'Passage Stage': The Honourable Minister for Local Government, NWFP, to please move that the 'N-W.F.P Local Government (Amendment) Bill, 2008' may be passed. The Honourable Minister.

Senior Minister LG&RD: Thank you very much, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that the 'North West Frontier Province Local Government (Amendment) Bill, 2008 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion moved and question is that the 'N-W.F.P. Local Government (Amendment) Bill, 2008' may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No. 12 & 13.....

جناب عبدالاکبر خان: پوائنٹ آف آرڈر، سر۔ جناب سپیکر، میں آپ کی توجہ ایک اہم رول 107 کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، آپ ملاحظہ فرمائیں۔ جناب سپیکر، اس کا جو۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان! کونسا؟

جناب عبدالاکبر خان: (2) 107۔ جناب سپیکر، یہ بل ہاؤس میں پیش ہوا تھا اور Fortunately اس وقت آپ Preside کر رہے تھے اور یہاں پر اس ہاؤس کا جو موڈ تھا، وہ اس بل کے Against تھا، تو جناب

سپیکر، آپ نے ہاؤس کے موڈ کو دیکھتے ہوئے ایک رولنگ دی تھی کہ اس بل کو اور ممبرز کے Salary Bill کو اکٹھے لایا جائے، یہ آپ کی رولنگ ہے جو یہاں پر آپ نے دی تھی لیکن Even then اگر حکومت اس بات پر Insist کرتی ہے تو پھر میں آپ کی توجہ اس (2) 107 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔

“Where any of the following motions made by the Member-in-Charge in regard to a Bill under these rules is rejected by the Assembly, no further motion shall be made with reference to the Bill within a period of six months from the date of rejection;”

یا اس دن جناب، اس ہاؤس، آپ نے صرف Sense کیا تھا اسلئے آپ نے یہ رولنگ۔۔۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب! آپ غور سے رولز پڑھ رہے ہیں، مجھے Quote کر لیں۔

جناب عبدالاکبر خان: 107 کا سب رول 2۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کونسا؟

جناب عبدالاکبر خان: 107 کا سب رول 2۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: Rule 170, sub rule (2).....

جناب عبدالاکبر خان: نہ، 70 نہیں، 107۔

ایک آواز: 107، ایک سو سات۔

جناب عبدالاکبر خان: میں درخواست کرتا ہوں کہ حکومت اس کو ڈیفیر کر لے۔ دا سیلری والا۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

جناب عبدالاکبر خان: ستا سو دا منسٹرانو والا۔ سر، کلاز 2 چہ دے، دا بیا۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: “Where any of the following motions made by the Member-in-Charge in regard to a Bill under these rules is rejected by the Assembly, no further motion shall be made with reference to the Bill within a period of six months”,

آپ کونسے کے بارے میں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب، میں یہ (a)، اس میں جو (a) ہے کہ

“that leave may be granted to introduce a Bill;”

(b) “that the Bill be referred to the Standing Committee or Select Committee”,

(c) “that the Bill be taken into consideration”;.....

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں، آپ۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر! نہیں، میں Introduction کی بات کر رہا ہوں، اس وقت انہوں نے ہاؤس میں یہ کیا تھا اور ہاؤس نے اس کو Reject نہیں کیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ دیکھیں نا، آپ کس (قہقہہ)

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میں تو اس ایجنڈے کی بات کر رہا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Now I have taken item No. 12 and 13.....

جناب عبدالاکبر خان: کونسے ایجنڈے کا ہے؟

Mr. Deputy Speaker: That is pertaining to your Private Bill.

جناب عبدالاکبر خان: نہیں، نہیں، اس میں تو Ten الگ ہے، یار۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کس بل کے بارے میں کہہ رہے ہیں؟

مسودہ قانون

Mr. Abdul Akbar Khan: Well, thank you, Mr. Speaker. 'The North West Frontier Province Civil Servants Regularization of Services (Amendment) Bill, 2008', Janab Speaker, I beg to move that this Bill may be taken into consideration at once.....

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر صاحب، میں تو پڑھ لوں۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، 77 ختم ہو گیا، جب آپ نے Leave دے دیا، جب آپ نے ایجنڈے پہ رکھ دیا

Leave تو ختم ہو گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عبدالاکبر خان!۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

Mr. Deputy Speaker: Let me read.

جناب عبدالاکبر خان: میں جانتا ہوں سر، 77 کو۔ میں سمجھتا ہوں کہ جب آپ کے سیکرٹریٹ نے اور

آپ نے اس کو ایجنڈے پر لاکے رکھ دیا تو اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اس کو اجازت دے دی ہے کہ اس کو

آپ پیش کر لیں، میں تو یہ Presume کر رہا ہوں۔

Mr. Deputy Speaker: Mr. Abdul Akbar Khan, Honourable MPA, to please move for leave of the House to introduce the 'N-W.F.P Civil Servants Regularization of Services (Amendment) Bill, 2008'.

جناب عبدالاکبر خان: سر، آپ چاہتے ہیں تو میں پیش کروں گا ورنہ میں تو Presume کر رہا ہوں کہ

Leave آپ نے دے دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ تو پوچھنا پڑے گا، وہ تو۔۔۔۔۔

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to move that leave may be granted to introduce the 'North West Frontier Province Civil Servants Regularization of Services (Amendment) Bill, 2008'.

Mr. Deputy Speaker: All the Honourable Members are requested to please give attention to this important matter. All the Honourable Members of this august House are requested to please be attentive. The motion before the House is that leave may be granted to the Honourable Member to introduce the 'N-W.F.P. Civil Servants Regularization of Services (Amendment) Bill, 2008'? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Leave is granted.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): جناب سپیکر، ہمیں تو پتہ بھی نہیں چلا، یہ تو سارے مل بیٹھ کر اکٹھے

Yes' کرتے۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب، آپ Mind نہ کریں، جب یہ پیش کر رہے تھے تو آپ گپ لگاتے ہیں یا باتیں کرتے ہیں۔ یہ تو میں نے آپ سے کہا کہ، I request all Member to give attention،

it is very important matter. (تالیاں) میں نے تو بار بار کہہ دیا۔

وزیر قانون: میں اس میں یہ گزارش کر دوں کہ ایک تو جی یہ ایجنڈے پر ہی آنا نہیں چاہیے تھا، Fifteen days کا Compulsory نوٹس جو ہمیں نہیں دیا گیا ہے۔ کل آپ کے سیکرٹریٹ نے ایجنڈے پر اس کو کیوں لایا؟ Fifteen days کا نوٹس حکومت کو دینا چاہیے تھا جی، کس طرح ایک دم آکر یہ مل یہاں

پ۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب دیکھیں، آپ سے تو میں بار بار یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ تو لیجسلییشن ہے اور یہ بہت

All the Important law ہے۔ میں نے تو آپ سے Specially ریکویسٹ کر لی کہ Honourable Members are requested to give attention to this one, it is a very important matter. وہ Amendment introduce کر رہے ہیں، 2008

Amendment لا رہے ہیں، آپ کو کیا پتہ ہے وہ کیا چیز ہے؟

وزیر قانون: سر، اسلئے تو یہ Fifteen days notice ہمیں دیں گے، ہمیں کہاں سے اطلاع ہوگی جی؟

Mr. Deputy Speaker: Now Mr. Abdul Akbar Khan M.P.A, to please introduce the 'N-W.F.P Civil Servants Regularization of Services (Amendment) Bill, 2008'. Mr. Abdul Akbar Khan.

Mr. Abdul Akbar Khan: Sir, I beg to introduce the 'N-W.F.P Civil Servants Regularization of Services (Amendment) Bill, 2008'.

Mr. Deputy Speaker: The Bill stands introduced. Next, item No. 14, 'Resolutions'.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرا تو خیال ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا چیز؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، میں یہ کہہ رہا ہوں، میرا تو خیال ہے کہ اس کو کسی بھی کمیٹی کے حوالے کر دیں، مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔ Ten days، جس طرح ان کو Ten days دیئے ہیں، اس کو بھی Ten days

days دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ فرما رہے ہیں کہ مطلب ہے ہم۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: ہاں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کمیٹی کو ریفر کر دیں؟

جناب عبدالاکبر خان: ہاں، وہی ٹھیک ہے جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ہاؤس سے پوچھتے ہیں کہ ان کی رائے کیا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: ٹھیک سر، جی وہی سلیکٹ کمیٹی۔۔۔۔۔

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر، ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ کمیٹی کے حوالے کیا جائے، وہاں بیٹھ کر Thrash out کر لیں گے انشاء اللہ، جیسے دس دن تو اس کا ٹائم ہے، ان کے ساتھ اکٹھا یہ بھی کر لیں گے۔

Mr. Deputy Speaker: So, this Bill is also referred to the Committee concerned.

قرار داد ہوا

Mr. Deputy Speaker: Now coming to item No. 14. Mr. Israrullah Khan Gandapur, MPA, to please move his resolution No. 7.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ریڈیو پاکستان، ڈیرہ اسماعیل خان میں سوکلوواٹ کا ٹرانسمیٹر نصب کیا جائے اور ساتھ ہی براڈکاسٹنگ ہاؤس کو ڈیرہ شہر کے اندر منتقل کیا جائے۔"

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Dr. Zakirullah Khan, MPA., to please move his resolution No. 10. Not Present, withdrawn. Noor Sahar, the Honourable MPA, to please move her resolution No. 17. Hon'able Noor Sahar.

محترمہ نور سحر: شکریہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ ڈویژن کے جن علاقوں کو ابھی تک سوئی گیس فراہم نہیں کی گئی ہے، ان علاقوں کو فوری طور پر سوئی گیس فراہم کی جائے۔"

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Dr. Zakirullah Khan, Honourable MPA. Not present, withdrawn. Mr. Pervez Ahmad Khan, Honourable MPA, to please move his resolution No. 39. Not present, withdrawn. Mr. Iftikhar Khan, Honourable MPA, to please move his resolution No. 52. Iftikhar Khan.

جناب افتخار خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ میرے حلقہ پی ایف 30 مردان جو ایک پسماندہ حلقہ ہے اور اس ترقی یافتہ دور میں سوئی گیس کی سہولت سے محروم ہے، کو ترجیحی بنیادوں پر سوئی گیس فراہم کرنے کے اقدامات کرے۔"

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Saeeda Batool Nasir, Honourable MPA, to please move her resolution No. 57.

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: شکر یہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ چونکہ مرکزی حکومت نے ایک سے پندرہ تک تمام کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرنے کا اعلان کیا ہے، لہذا صوبائی حکومت بھی ایک سے لیکر پندرہ تک تمام کنٹریکٹ ملازمین کو مستقل کرے۔"

Mr. Deputy Speaker: The Minister concerned, please. Bashir Ahmad Bilour.

جناب بشیر احمد بلور (سینیئر وزیر): جناب سپیکر صاحب، اس میں چونکہ فنانس Involve ہے تو اسلئے حکومت اس پر غور تو کر سکتی ہے، ویسے قرارداد کو ہم پاس نہیں کر سکتے، میں معذرت خواہ ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی محترمہ، آپ مطمئن ہیں؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: نہیں، قرارداد تو پیش کی ہے، غور کرنے کا کیا مطلب؟ فنانس Involve ہے تو اتنا فنڈ ابھی تو ہے اس میں، بہت ساری Vacant پوسٹیں بھی ہیں۔ ایجوکیشن منسٹر بیٹھے ہیں اور اس میں فنڈ کی ایسی کوئی بات تو نہیں ہے۔ جب مرکزی حکومت نے اعلان کیا ہے اور فنڈ تو Available ہے کیونکہ ہمارے پاس 95 vacancies ہیں اور۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، ایسی بات نہیں ہے، ہمیں کوئی اعتراض اس میں نہیں ہے۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ اس میں فنانس Involve ہے، ہم دیکھیں گے، غور کریں گے۔ ہم اس ٹائم یہ قرارداد پاس نہیں کر سکتے، میری صرف یہ ریکولیشن ہے۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سر، یہ جیسے فنانشل۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House.....

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: سر، ایک سیکنڈ۔ سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was rejected)

Mr. Deputy Speaker: The 'Noes' have it. The resolution is dropped. Alhaj Sanaulah Khan Miankhel, Honourable MPA, to please move his resolution No. 74. Janab Sanaulah Khan Miankhel.

الحاج ثناء اللہ خان میانخیل: جناب سپیکر، آپ کی اجازت سے اس قرارداد کو پیش کرنے سے پہلے میں تھوڑا سا اس کے سیاق و سباق میں جانا چاہتا ہوں۔ آج بد قسمتی سے جب ہم اس کو لفٹ کا نام دیتے ہیں، جس وقت چشمہ بیراج بنایا جا رہا تھا، میرے علم کے مطابق اس وقت اس کی Height، وہاں پر جو چشمہ ریسٹ ہاؤس بنا ہوا ہے، وہاں تک تھی لیکن چونکہ اس وقت غلبہ وہاں پر بیورو کر لیا اور انجینئرز کا تھا، جس کو بعد میں چشمہ کو نیچے کر کے ڈیزائن کیا گیا اور ان کے ذہن میں اس وقت بھی یہ بات تھی کہ صوبہ سرحد میں واحد یہ ایریا ہے جس کو مجبوراً ہمیں پانی دینا پڑے گا۔ ہمیں آج تک ان مصائب سے اور محرومی سے دوچار کیا گیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت اگر چشمہ اپنے ڈیزائن پہ بننا تو میں کالا باغ جتنی بجلی کا نہیں کتا ہوں لیکن شاید آج بھی اس سے میرے خیال میں کم از کم پاکستان میں بجلی کی جو Shortage ہے، اسی سے جزیٹ کر کے پیدا کی جاسکتی تھی۔ اس میں تھوڑا سا ایریا، کیونکہ اس طرف تھل ہے اور اس طرف بہاڑ ہیں، بہاڑوں کا سلسلہ ہے اور یہ Feasible بیراج تھا جو بہت کم خرچے سے، صرف اس کا جو Right bank spur تھا، وہ بنانا پڑتا تھا لیکن وہ نہ بننے کی وجہ سے آج ہم اسی لفٹ کی بات کر رہے ہیں۔ جناب والا! جس طرح سے آج ہم اس اسمبلی میں آنا کر اس کی بات کر رہے ہیں، ہمارے پاس زمین Available ہے، پانی موجود ہے لیکن اس کو اتنا گھمبیر بنایا گیا کہ آج ہم لفٹ کی بات کر رہے ہیں۔ بہر کیف میں اپنی قرارداد کو پیش کرنا چاہتا ہوں اور اس کے ساتھ، یہ چونکہ ہمارے صوبے کی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے، اسمبلی سے توقع بھی کروں گا اور آج چیف منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، جناب سپیکر، "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ چشمہ فرسٹ لفٹ رائٹ بنک کینال کی فوری طور پر منظوری دے کر تعمیر کا کام شروع کیا جائے کیونکہ صوبہ سرحد کے حصے کا پانی جو 1991 ایوارڈ کے مطابق موجود ہے، کو نئے پراجیکٹ کے ذریعے استعمال میں لایا جاسکتا ہے جو کہ صوبے میں واحد موزوں پراجیکٹ ہے، جس کو فوری طور پر شروع کیا جاسکے۔"

Mr. Deputy Speaker: Minister concerned.

بیرسٹر ارشد عبداللہ (وزیر قانون): بالکل پاس ہو جائے جی، یہ Unanimously پاس ہو جائے جی۔

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed?

Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously (Applause).

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ سپیکر صاحب تشریف لائے ہیں، باقی ایجنڈا وہ چلائیں گے، لہذا پانچ منٹ کیلئے Sitting کو Adjourn کیا جاتا ہے۔ آپ یہاں ہی تشریف رکھیں، سپیکر صاحب ابھی پانچ منٹ میں آ رہے ہیں۔ آپ کا بہت بہت شکریہ۔

(جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ Mst: Tabassum Shams Katozai, MPA, to please move her resolution No. 87 in the House. Tabassum Shams Katozai please.

محترمہ تبسم شمس: شکریہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ صوبے میں کام کرنے والی خواتین ماؤں کو ان کے کام کی جگہ پر ایسا ہال یا کمرہ مہیا کیا جائے جہاں وہ اپنے چھ ماہ تک کے شیر خوار بچوں کو لاسکیں تاکہ ماں اور بچے کا تقدس پامال نہ ہو۔"

Mr. Speaker: Minister for Law, please.

وزیر قانون: دے کنبے سر، گزارش دا دے چہ بالکل دا احساسات، جذبات زمونبرہ ہم دی چہ خنگہ زمونبرہ دے خور دی خو ہر خائے کنبے بہ دا Possible نہ وی چہ دوئی د پارہ بیلہ کمرہ او بیل ہال Build شی او دویمہ خبرہ دا دہ چہ دا فنانس بہ Involve کوی جی او بالکل پہ دے باندمے زمونبرہ دغہ جذبات دی او زمونبرہ د ہر افسر بہ دا کوشش وی چہ داسے مٹیندمے چہ د ہغوی سرہ Suckling babies وی چہ ہغوی تہ Proper، صحیح طریقے سرہ ماحول مہیا کبری خو Specially dedicated rooms یا Dedicated halls، دا خود کرورونو، اربونو روپو Expenditure involve کوی نو دا قرارداد مونبرہ اخلاقی طور باندمے سپورٹ کوؤ خو لکہ پاس کولے ئے نہ شو جی، داپرا بلمز دی۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، اس میں میری ریکویسٹ ہے کہ بہن نے جو ریزولوشن لائی ہے، اگر تعمیر سرحد میں کیبنٹ اس کو Include کر لے تو خزانے پر بھی بوجھ نہیں آئے گا اور ممبر کی Discretion بن جائے گی جس جگہ پر وہ بنا چاہے۔ (تالیاں)

جناب سپیکر: جی، منسٹر لاء پلیر: تعمیر سرحد میں یہ ممکن ہے؟
وزیر قانون: یہ جی، ایسا تو، میرے خیال سے اس قسم کے یہ بنانے کی تو دنیا میں کہیں پر آج تک Possibility نہیں ہے جی۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔
سینیئر وزیر (بلدیات): یہ تعمیر سرحد پر وگرام ہے، اس کیلئے ایک علیحدہ وہ ہے کہ آپ یہی اس میں کر سکتے ہیں۔ اب اس میں تو Amendment ایسی نہیں ہو سکتی۔ حکومت اس پر غور کرے گی، اگر ہو سکتا ہے تو انشاء اللہ ضرور Accommodate کریں گے ان کو۔

محترمہ تبسم شمس: جناب سپیکر، اگر یہ اس میں Include کر لیں تو۔۔۔۔۔
سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، تعمیر وطن کیلئے ایک مخصوص Criteria ہے، اس میں یہ Include نہیں ہے تو اسلئے اس کو پھر Include کرنا پڑے گا۔ تو حکومت دیکھ لے گی، اگر اس کی ضرورت ہوئی تو انشاء اللہ ضرور کریں گے مگر As قرارداد یہ اگر پاس ہو گئی پھر حکومت پر Binding ہو جائے گی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، یہ پہلے تو Clear کر لیں کہ یہ Lactating mothers کیلئے ہر جگہ چاہ رہی ہے؟
سینیئر وزیر (بلدیات): جی؟
ایک آواز: ہر جگہ چاہ رہی ہے۔

جناب سپیکر: یہ Lactating mothers۔۔۔۔۔
سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں، ہر جگہ چاہ رہی ہے، That is impossible جی، اسلئے مہربانی کریں اس کو ہاؤس کو Put کریں آپ۔

محترمہ تبسم شمس: سپیکر صاحب!۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: سعیدہ بتول بی بی کا مائیک ذرا آن کریں۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: جی میں یہ کہنا چاہوں گی کہ اگر ہاؤس سے رائے لی جائے، اگر میجرٹی نے پاس کر دیا تو قرارداد پاس کر لی جائے، حکومت کو اس کیلئے پھر Provide کرنا پڑے گا۔

Mr. Speaker: Okay, the motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by majority. (Applause)

وزیر قانون: **جناب سپیکر سر، داخو** Show of hands، داخو طریقہ دہ چہ بینحہ کسان۔۔۔۔

جناب سپیکر: آواز ذرا تیز کریں، نہیں آرہی ہے۔

وزیر قانون: نہ جی، یہ آواز۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی بھی آواز نہیں آرہی ہے، تو آپ کی۔۔۔۔

وزیر قانون: آواز سے جی Determine نہیں ہو سکتا یا تو Show of hands کرائیں جی، یہ تو اس طریقے سے سارا Business bulldoze ہو گا جی اور یہ ایک دن نہیں ہے، یہ تو روزانہ کا حساب کتاب ہے، تو یہ Show of hands ہوتا کہ Proper طریقے سے حکومت اپنی Strength show کرے اور باقی لوگ اپنی کریں جی۔

جناب سپیکر: یہ آواز اگر آپ چیلنج کرتے ہیں تو میں Show of hands پر پھر لے جاؤں گا، آپ لوگوں نے چیلنج نہیں کیا نا؟

وزیر قانون: نہیں جی، ہم۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: نہیں، رولنگ تو ہو گئی ہے لیکن انہوں نے۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ بہر حال یہ Unanimous پاس نہ ہو تو پھر Binding نہیں ہے حکومت پر، مگر اتنی ریکویسٹ ہے کہ 'ہاں' یا 'ناں' کو ذرا آپ۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو توڑا چیلنج کرنا پڑے گا کہ اس پر۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): ہمیں اعتراض نہیں ہے، اب آپ نے رولنگ دے دی ہے۔ آپ کی رولنگ Accepted ہے۔ کوئی سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔

Mr. Speaker: Thank you.

سینیئر وزیر (بلدیات): مگر یہ ہے کہ آئندہ پلیر ذرا خیال کریں اور یہ ہم پر Binding بھی نہیں ہے اور اپوزیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ لوگوں کی طرف سے کوئی چیلنج کرے گا کہ اس کو۔۔۔۔۔
سینیئر وزیر (بلدیات): ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Thank you. Dr. Muhammad Khalid Raza Zakori Sahib, to please move his resolution No. 96. Dr. Muhammad Khalid Raza Zakori Sahib.

ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: جناب سپیکر صاحب، شکریہ۔ قرارداد سے قبل میں عرض کروں گا کہ میرے حلقہ، پی ایف 75، لکی مروت میں دو گرڈ سٹیشن ہیں، ایک تاجہ زئی اور دوسرا درہ پیر زکوڑی جو سو سٹھ ہزار KV کے تھے۔ اب ایک سال قبل ان کو بڑھا کر ایک لاکھ بتیس ہزار KV کر دیا گیا ہے اور تاجہ زئی گرڈ سٹیشن پر کام بھی شروع ہے مگر کنٹریکٹر بڑی پس و پیش سے کام لے رہا ہے اور کام سست روی کا شکار ہے۔ اسی طرح جو پیر زکوڑی سٹیشن ہے، اس کیلئے ٹرانسمیشن لائن بچھائی جا رہی ہے مگر تاروں کیلئے ٹینڈر طلب نہیں کئے گئے۔ اسی طرح پیر زکوڑی سٹیشن کی عمارت کیلئے ٹھیکہ نہیں دیا گیا، لہذا ضرورت اس بات کی ہے کہ تاجہ زئی گرڈ سٹیشن پر کام کی رفتار کو تیز کیا جائے اور پیر زکوڑی سٹیشن کا ٹھیکہ دے کر وہاں بھی کام کو فوری طور پر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ پہلے جو لکھی ہوئی ہے، اس کو تو پڑھ لیں۔ پیر صاحب! اپنی ریزولوشن ذرا پڑھ لیں۔
ڈاکٹر محمد خالد رضا پیر زکوڑی شریف: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ میرے حلقہ پی ایف 75 لکی مروت میں گرڈ سٹیشن تاجہ زئی اور گرڈ سٹیشن درہ پیر زکوڑی کو 66KVA سے بڑھا کر 132KVA کرنے کی منظوری دی گئی ہے اور تاجہ زئی گرڈ سٹیشن کی تعمیراتی کام کا ٹھیکہ بھی دیا گیا ہے لیکن ٹھیکیدار مسلسل تاخیر سے کام لے رہا ہے، اسی طرح گرڈ سٹیشن درہ پیر زکوڑی بھی تاحال کام کا آغاز نہیں ہوا، لہذا مذکورہ بالا دونوں گرڈ سٹیشنز پر جلد از جلد کام مکمل کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں۔"

جناب سپیکر: متعلقہ وزیر۔ رحیم داد خان صاحب! جواب دے دیں۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی ترقی و توانائی): چونکہ اس قرارداد کا تعلق وفاقی حکومت، واپڈا سے ہے لہذا اس کا

جواب حسب ذیل ہے:

تاجہ زئی کی ٹرانسمیشن لائن اور 132 KV گرڈ سٹیشن پر کام جاری ہے اور مقررہ معیار میں مکمل کر دیا جائیگا جبکہ 66KV پیرو گرڈ سٹیشن کی بڑھائی پہلے ہی سے بشمول ڈیزائن دفتر کے زیر مطالعہ ہے اور مذکورہ بالا گرڈ سٹیشن پر کام ڈیزائن آفس لاہور کی منظوری موصول ہوتے ہی شروع کیا جائیگا۔ تاہم گرڈ سٹیشن کی 132KV لائن پر تعمیر کا کام جاری ہے اور جلد ہی مکمل کر لیا جائے گا۔ صوبائی حکومت قرارداد مذکورہ کی مکمل حمایت کرتی ہے۔ (تالیاں)

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his resolution No.105. Mr. Saqibullah Khan Chamkani.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: یرہ مہربانی، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی قراردادیتی ہے کہ:

ہر گاہ کہ شہری علاقوں اور دیہی علاقوں میں کام کرنے والے ملازمین کی تنخواہوں میں تفاوت

موجود ہے:

اور ہر گاہ کہ اسی تفاوت کے نتیجے میں دیہی علاقوں میں کام کرنے والے ملازمین شہری علاقوں میں ٹرانسفر کرواتے ہیں جو علاقے کے ایم پی اے اور وزراء صاحبان پر اپنے کاموں کے علاوہ ایک اضافی بوجھ ہے اور دوسری طرف دیہی علاقوں میں کام کرنے والے ملازمین میں بے چینی پائی جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ اپنے فرائض صحیح طریقے سے سرانجام نہیں کر پاتے ہیں۔

لہذا اس تفاوت کو دور کرنے کیلئے یہ صوبائی اسمبلی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ دیہی علاقوں

میں کام کرنے والے ملازمین کو شہری ملازمین کی طرح یکساں الاؤنسز دی جائیں۔"

جناب سپیکر: جناب منسٹر صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکر صاحب، خنگہ چہ تاسو تہ

معلومہ دہ چہ پہ بنار کبن کرایانے ہم سیوا وی۔ پہ ہرہ حوالہ باندے کہ تاسو

اوگورئی نو د رورل ایریاز یا د Surroundings ایریاز پہ نسبت باندے پہ بنار

کبنے ژوند لږ Expensive وی۔ زما یقین دے سپیکر صاحب، چه دا خبره بالکل ممکن نه ده چه کوم Incentives په دغه اربن ایریاز کبن دی یا مخصوص په دغه خایونو کبن وی نو دا خبره د Financial constrain په وجه باندے ممکن نه ده چه داسے اوشی نو لهذا مونږ د دے سره Agree کیدے نه شو۔ مهربانی جی۔

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زمونږه ورور منسټر صاحب خبره اوکړه جی، دا چه کله اصول جوړ شوی وو نو دا د کارپوریشن لاندے جوړ شوی وو، اوس کارپوریشنز ختم دی، اوس ټول ټاؤنزدی نویو خو هغه اصول چه کوم Base وو، هغه ختم دے۔ دویم دا اسمبلی چه د کله نه شروع شوه ده، زمونږه نیز باندے وجه دا وه چه مونږه وئیل چه څه زمونږه ملگری که استاذان دی، که نور ملازمین دی، زمونږه په حلقو کبن کار نه کوی، رورل ایریاز کبن کار نه کوی، سرپلس پراته دی، زما دے ورور عالمزیب هم دا خبره اوکړه، د بنار دے، اوس هغه وخت لاړو جی، هر یو کس وائی چه بنار کبن مے بهرتی کړئ۔ ستاسو د ټولو سره به په فائلونو کبن اوس هم درخواستونه پراته وی چه استاذان وائی چه مونږه په بنار کبن اوکړئ۔ دا چه کوم رورل ایریاز دی، هغوی به څه کوی سر؟ او Special circumstances دی، دا Special circumstances دی، د دے د پاره به Special measures اخلئ۔ کوهستان اوگورئ، دا نور په دیر علاقو کبن Special measures کبن هغوی تنخواگانے او سپیشل الاؤنسز ورکړی دی۔ په پینښور، چارسده او په نور ډسټرکټس کبن دا پرابلمز چه دی، دا د دے وجه نه دی چه الاؤنسز دوه زره او درے زره روپئ فرق دے۔ یو سرے ستاسو کلی له راخی سر، بنار ترے څومره لرے دے؟ او په بنار کبن اکثر، اوس خود ډسټرکټس پالیسیز هم دی، اوس خود بنار سرے ایبټ آباد ته نه ځی، د ایبټ آباد سرے دلته هم نه راخی خود د دوه زره او د درے زره روپو الاؤنس چه دے، دا دومره فرق غورزوی زمونږه په تعلیم باندے او زمونږه په نورو محکمو باندے، نو زه خواست کوم خپل دے ورور ته چه دا د لږ اوگوری۔ په دے باندے ملگرو ته هم دا خواست کوم چه په دیکبنے زمونږ سره سپورټ اوکړی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. (Laughter) The resolution is passed by majority. Mr. Saqibullah Khan Chamkani MPA, to please move his resolution No.106, in the House.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: دیرہ مہربانی۔ سپیکر صاحب، زہ د ریزولوشن نمبر 105 د پارہ د تولو ملگرو شکریہ ادا کومہ جی۔

جناب سپیکر: دا خبرہ د لبرہ Genuine وہ، جائز وہ خکہ ئے تولو ملگرو Favour اوکرو۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: خدائے د د تولو عزت اوکری ستاسو سرہ او زمونہ د منستہر صاحب سرہ۔

"یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ جب بھی کسی سکول کا درجہ بڑھایا جائے تو اس کو دو ایس ای ٹی اساتذہ جو کہ بی ایس سی پری میڈیکل اور بی ایس سی پری انجینئرنگ بمعہ بی ایڈ کی قابلیت رکھتے ہوں، دیئے جائیں کیونکہ موجودہ طریقہ کار کے مطابق سکولوں کو صرف ایک ایس ای ٹی دیا جاتا ہے جس سے نہ صرف اساتذہ کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ طلباء کی تعلیم میں بھی حرج ہوتا ہے کیونکہ یا تو وہ بالوجہ و کیمسٹری پڑھا سکتا ہے یا پھر ریاضی، لہذا سکولوں کو پری میڈیکل اور پری انجینئرنگ بمعہ بی ایڈ سائنس ٹیچرز دیئے جائیں۔" دیرہ مہربانی سر۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن، پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔ معزز رکن اسمبلی نے جو قرارداد پیش کی ہے، اس سلسلے میں عرض ہے کہ جب پرائمری سکول، مڈل سکول کے درجہ کو اپ گریڈ ہوتا ہے تو رولز کے مطابق مڈل سکول میں ایک ایس ای ٹی استاد کی تقرری ہوتی ہے۔ جب مڈل سکول، ہائی سکول کے درجہ کو اپ گریڈ ہوتا ہے تو پھر دو ایس ای ٹی اساتذہ دیئے جاتے ہیں اور جب کوئی ہائی سکول، ہائر سیکنڈری کے درجے کو اپ گریڈ ہوتا ہے تو صرف سبجیکٹ سپیشلسٹ میا کئے جاتے ہیں۔ محکمہ ہذا معزز رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ قرارداد کی تائید کرتا ہے اور عرض کرتا ہے کہ معاملہ کو محکمہ خزانہ کے ساتھ اٹھایا جائے تاکہ قرارداد پر عملدرآمد کو یقینی بنایا جاسکے۔ بالکل جی دا معزز ملگرو چہ کومہ خبرہ کرے دہ، دا

بالکل یو حقیقت دے او مونبر ته ضرورت هم دے لہذا مونبره مرسته کوؤ او دا خواست به هم هاؤس ته کوؤ چه فناانس ډیپارٹمنٹ زمونبر سره په زور راتیننگ کری۔ د ایجوکیشن ډیپارٹمنٹ چه مونبره خه لیبرو، هغوی پکبنے مسئلے جوړوی نو دا مونبر یو خواست کوؤ چه فناانس۔۔۔۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mrs. Yasmeen Zia, MPA, to please move her resolution No.107. Mrs. Yasmeen Zia, please.

محترمہ یاسمین ضیاء: شکر یہ، جناب سپیکر۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ سابقہ وزیر اعلیٰ نے سرانے نورنگ میں یہ اعلان کیا تھا کہ ضلع بنوں کو اس وقت تک گیس نہیں دی جائے گی جب تک کہ تحصیل سرانے نورنگ کو گیس نہ دی جائے۔ چونکہ حال ہی میں سرانے نورنگ سے ایک کلومیٹر کے فاصلہ پر پائپ لائن بنوں کیلئے ڈال دی گئی ہے، لہذا اس سے تحصیل سرانے نورنگ کو گیس فراہم کی جائے۔" شکر یہ، جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، مونبر ته ډیر۔۔۔۔۔

(قطع کلامی)

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر،۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔

محترمہ یاسمین ضیاء: جناب سپیکر، مونبر په دے خوشحال یو چه د بنوں خلقو ته ئے گیس ورکړو او دغسے د پختونخوا ټولو علاقو ته پکار ده چه د گیس سهولت ورکړے شی۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Badshah.....

جناب انور سیف اللہ خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی، جی، انور سیف اللہ خان۔

جناب انور سیف اللہ خان: جناب سپیکر، آپ کا شکریہ۔ ہماری ہمشیرہ محترم ممبر صاحبہ نے ریزولوشن Move کی تھی اور میں ایوان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ Unanimously اس کو Approve کیا گیا۔ اس میں ایک وضاحت کرنا چاہتا تھا اور وہ یہ ہے کہ گیس کا جو مسئلہ ہے، سرائے نورنگ جنوبی اضلاع کا ایک بہت بڑا کاروباری سنٹر ہے چونکہ میں اس حلقے کو اس معزز ایوان میں Represent کرتا ہوں تو میں نے جس دن سے حلف بہاں اٹھایا ہے تو اس کیلئے کوشش کی اور میں وزیر اعلیٰ صاحب کا اور وزیر اعظم صاحب کا از حد مشکور ہوں کہ وزیر اعظم صاحب نے فنڈز Allocate کر دیئے ہیں، پیسہ ریلیز ہو گیا ہے اور انشاء اللہ بہت جلدی اور میں اپنی چھوٹی بہن کو بلکہ بہن نہیں، Niece، Niece، تہ پہ پبنتو کبہن خہ وائی؟

آوازیں: وریرہ۔

جناب انور سیف اللہ خان: وریرہ، وریرہ، وریرے تہ بہ زہ او وایم چہ دا بہ ہم انشاء اللہ موجودہ وی او یا بہ وزیر اعلیٰ صاحب یا بہ زمونرہ دوہ مشران، سینئر وزیران صاحبان ناست دی، یا بہ تاسو تہ خواست کوؤ سپیکر صاحب، چہ تاسو راشی انشاء اللہ او د سرائے نورنگ گیس پراجیکٹ افتتاح چہ پہ دے پہ خپل مبارک لاسو باندے او کروی، نو انشاء اللہ جی دا کار شوے دے او انشاء اللہ ڍیر زر بہ پہ دے باندے کار شروع کیبری۔ ڍیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: دا خو مبارک د شہ، د قرارداد نہ مخکبے د کار او شو، ڍیر بنہ جی۔

(تالیاں) Mr. Bacha Saleh, MPA, to please move his resolution

No.112. Bacha Saleh Sahib.

ملک بادشاہ صالح: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ملاکنڈ یونیورسٹی کی شرینگل کیمپس II کو الگ یونیورسٹی کا درجہ دیا جائے تاکہ عوام کی تعلیمی ضروریات پورے ہو سکیں۔"

یرہ جی پہ شرینگل کبہن زمکہ ہم ڍیرہ دہ، چار سو ایکڑ زمکہ دہ، زمونرہ سرہ پہ دیکبے بلڈنگز ہم تیار دی، پہ دیکبے زہ د یونین ناظم پہ حیثیت پہ

2002 کبے جی، دوئ یو سکول او کالج او فارست کالج ہم جوہ شوے دے۔
تولو تہ زہ دا درخواست کوم چہ دا زمونہ سرہ پاس کړی جی۔

جناب سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب۔ تھیک دہ، The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his resolution No.109. Mr. Saqibullah Khan, please.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: مہربانی، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ محکمہ تعلیم کی ضرورت کے مطابق محکمہ فنانس ایس ای ٹی، سی ٹی، پی ای ٹی، ڈی ایم اساتذہ کی آسامیوں کی منظوری دے تاکہ عوامی حکومت اپنی عوامی پالیسی کے تحت مذکورہ پوسٹوں کی کمی کو دور کر سکے کیونکہ 1985 کے بعد سے آج تک کسی بھی سکول میں مذکورہ بالا آسامیوں کی منظوری نہیں دی گئی ہے۔"

جناب سپیکر: جی، منسٹر ایجوکیشن پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، مہربانی۔ محکمہ تعلیم معزز رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ قرارداد کی تائید کرتا ہے کیونکہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کے وقت ڈی ایم، پی ای ٹی، سی ٹی، ایس ای ٹی میا کئے جاتے ہیں لیکن جب سکولوں میں طلباء کی تعداد بڑھ جاتی ہے تو اس تناسب سے اکثر اوقات محکمہ خزانہ محکمہ تعلیم کی ضرورت کے مطابق مذکورہ اساتذہ میا نہیں کرتا جس کی اشد ضرورت ہے، لہذا قرارداد کی پر زور حمایت کی جاتی ہے۔ سپیکر صاحب، بالکل عبدالاکبر بھائی چہ کومہ خبرہ کپڑے دہ چہ کلہ نیو سکولونہ جوہ شی یا اپ گریڈیشن اوشی نو سیتونہ ور کپڑی خو چہ کلہ د ماشومانو یا د بچیانو تعداد سیوا شی نو د ہغہ تعداد پہ تناسب باندے چونکہ لکہ تاسو وینٹی چہ پہ دے ہاؤس کبے دا مسئلے را پور تہ کپڑی او یوہ خبرہ جی زہ بلہ کومہ چہ ایجوکیشن د پیارتمنت تہ دا فارن چہ خومرہ د ونیشنز راخی، خومرہ د ونرز راخی، فنانس د پیارتمنت زمونہ نہ پیسے اخلی چہ د ایجوکشن پہ نوم باندے کومہ پیسہ راخی، پکار دا دہ چہ فنانس د پیارتمنت ایجوکشن د پیارتمنت تہ ہغہ پیسے ور کوی، لہذا مونہ ملگرتیا کوؤ او ہاؤس تہ خواست کوؤ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تاسو یعنی گورنمنٹ نے Favour کوی۔ The question is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes, have it. The resolution is passed by majority. Mr. Saqibullah Khan Chamkani, to please move his resolution No.110. Saqibullah Khan Chamkani.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ڊيره مهربانی جی۔ دا ڊيره بدقسمتی ده چه ایجوکیشن منسٹر زموںبره د ریزولوشن تائید کوی او لاء منسٹر نے نه کوی نو دا ڊيره بد قسمتی ده جی۔

جناب سپیکر: دا مخالفت نے لاء منسٹر صاحب او کرو؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: او کنه۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا وروستو بیا وضاحت او کری، اوس نے پریردی۔ ثاقب اللہ خان، پلیز۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ سکولوں میں کالر یعنی خال، ہشتی اور مایوں کی آسامیوں کو ختم نہ کیا جائے کیونکہ طریقہ کار کے مطابق جب کوئی مذکورہ آسامی سے ریٹائرڈ ہو جاتا ہے تو مذکورہ آسامی کو محکمہ خزانہ ختم کر دیتا ہے لہذا مذکورہ آسامیوں کو بحال رکھا جائے تاکہ غریب بے روزگار لوگوں کو روزگار مل سکے۔ مزید برآں مذکورہ پوسٹوں پر تعیناتی متعلقہ ایمر پی اے کی سفارش پر کی جائے۔" سر، پہ دیکھنے بہ زہ وضاحت کول غوارمہ۔ پہ دیکھنے بے روزگاری ہم پہ دے خیال، خوشہ وخت چه موزہ سکول جو روؤ یا یو انسٹی تیوشن جو روؤ نو خالی دا نہ ده چه کلاس روم جو کر او هلته سبق بنائی بلکہ پہ دیکھنے دا ہم ده چه د سکول یو Healthy environment موزہ Develop کرو چه سبا موزہ دا ماشومان، موزہ دا مستقبل سبا لوئیری نو دوئی بہ Positive خلق وی او یو Positive contribution بہ کولے شی۔ د هغه د پارہ د صحت د پارہ، د لوبو د پارہ میدانونہ ہم وی پہ سکولونو کبے، اوس یو هائی سکول دے، پہ هغه کبے یو میدان دے، د هغه د پارہ د مالی پوسٹ دے نو چه

ہغہ مالی لرے شی نو د میدان سرہ بہ خہ کوی؟ دا میدان د بیا خرخ کری۔ نو دا ضروری دہ چہ د ہغے د Keep up د پارہ دا مالیان وی۔ داسے دا نور پوستونہ، بیا دا پوست دومرہ وروکے دے سر، چہ پہ دیکنبے خہ دغہ پکار پری نہ، مونرہ دلته کنب ناست یو، کہ د اپوزیشن ملگری دی کہ مونرہ یو، دا تول پہ پبلک پریشر کنب یو ولے چہ ہغوی زمونر نہ روزگار غواری۔ پہ کلاس فور کنب داسے خہ میرت ہم نشته دے نو خکہ زہ دا سفارش کوم دے تولو تہ۔ ډیرہ مہربانی۔

جناب سپیکر: مسٹر، ایجوکیشن پلیز، مسٹر ایجوکیشن پلیز۔

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، زہ خود تعلیم نمائندگی کوم نو ہغہ خبرہ بہ کوم چہ د تعلیم پہ حق کنب وی۔ یوہ خبرہ د دے خپل قرارداد نہ مخکنبے کومہ چہ بیا بہ ہاؤس زما نہ گلہ نہ کوی چہ ستیاف نشته دے۔ کہ دوی زما سرہ پہ ستیاف برابرولو کنب ملگریا نہ کوی نو بیا بہ زما نہ گلہ ہم نہ کوی چہ ستیاف نشته دے پہ سکولونو کنبے۔ سپیکر صاحب! تاسو د دے خبرے گواہ اوسی۔ محکمہ تعلیم معزز رکن صوبائی اسمبلی کی پیش کردہ قرارداد کی تائید کرتا ہے کیونکہ محکمہ خزانہ ان کلاس فور ملازمین کی ریٹائرمنٹ کے بعد ان آسامیوں کو ختم کر دیتا ہے، لہذا ان آسامیوں کو بحال رکھا جائے تاکہ غریب پروری ہو سکے۔ بالکل جی لکہ خنگہ چہ ثاقب خان پہ خپل قرارداد کنبے خبرہ کرے دہ، ہم دغسے دہ چہ دا بالکل د ہغوی حق دے او دا د ریٹائرمنٹ نہ پس یا د ہغوی د Expiry نہ پس چہ کلہ دغہ پوستونہ Abolish کیبری نو نہ دہ پکار چہ دغہ پوستونہ Abolish شی۔ دغہ د برقرار اوساتلے شی او د ریٹائرمنٹ نہ پس پہ ہغے باندے نور خلق واغستے شی۔

جناب سپیکر: جی، اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ سر، اس میں یہ جو مسئلہ ہاؤس میں لایا گیا ہے اگرچہ وہ اس سے دوسرے سیکٹر کا ہے، روڈ قلیوں کی بھی یہی پوزیشن ہے کہ ان کی بھی آسامیاں ختم کر دی جاتی ہیں۔ وزیر اعلیٰ صاحب بھی موجود ہیں کہ اگر اس کے ساتھ اس چیز کو بھی With amendment لف کیا جائے، سکولوں کے ساتھ، روڈ قلی جو ہیں، ان کی پوسٹیں بھی محکمہ خزانہ ختم نہ کرے۔

جناب سپیکر: دا زما خیال دے پہ وروستو ایجنڈا باندے شتہ چرتہ۔ دا بل دغہ کنبے
راغلی تاسو۔ Now جی۔۔۔۔

وزیر قانون: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: د دے ہم مخالفت کوئی؟ (تہقے/تالیاں)

وزیر قانون: دا چونکہ د فنانس د پیارہ تمنٹ سرہ تعلق لری، فنانس منسٹر صاحب
نشستہ دے، Financial implications دی نو د ہغہ حوالے سرہ ما وئیل کہہ دا لہر
دیفر شوے وے نو بیا بہ زیاتہ مناسب وہ۔ فنانس والا شتہ دے نہ جی او
Financial constraints۔۔۔۔ (شور)

جناب سپیکر: جی، ثاقب اللہ خان، پلیز۔۔۔۔

ایک آواز: دیفر ئے کرئی جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمگنی: جناب سپیکر، چہ لاء منسٹر صاحب د Concept سرہ
مخالفت کوئی، کہ نہ Financial implications باندے؟ چہ د Concept سرہ
مخالفت نہ کوئی نو بیا پکار دا دہ چہ د دے د پارہ مونہرہ خہ طریقہ کار جوہر کہو۔
مونہرہ ہول دلتہ Realistic خلق یو، د دوی مخالفت د Concept سرہ چہ نشستہ دے
نو فنانشل چہ کلہ، د فنانس نہ بغیر خو ہیخ نہ کیبری، دا خو مونہرہ ہم پوہہ یو خو
Priority دہ ستاسو، Conditional ہم دا نہ دہ، Conditional نہ دہ جی۔ دا
کیبری نو تاسو مہربانی او کرئی چہ دا مختلف فورمز دی، ہغوی ور کوئی۔۔۔۔

جناب سپیکر: د گورنمنٹ د طرف نہ یو جواب راغے، دویم د منسٹر صاحب جواب
شو، The question is that the resolution moved by the Honourable
Member may be passed? Those who are in favour it may say 'Aye'
and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed by
majority.

جناب عبدالاکبر خان: Unanimously وو۔

جناب سپیکر: ایک 'No' ہے، لاء منسٹر، آپ۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ایک 'No' آیا ہے۔۔۔۔۔ (تہقہ)

جناب سپیکر: نہیں، آیا ہے میں نے سنا ہے، سپیکر کے کان کام کر رہے ہیں۔ Mr. Saqibullah Khan Chamkani, MPA, to please move his resolution No.111 in the House. Mr. Saqibullah Khan.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، پکار دا دہ چہ زمونہ دا جرنلسٹ ورونہ چہ دی، دا پہ لاء منسٹر پسے اولیکی، دا تہول د عوامو د پارہ دی او واحد لاء منسٹر وائی چہ، نو (تہقہ) "یہ اسمبلی قرار دیتی ہے کہ ہر گاہ کہ سال-2003 04 میں تمام پرائیوٹ سکولوں کے کروڑوں فنڈز ثانوی بورڈ کے حوالے کئے ہیں جو کہ ایک غلط پالیسی ہے کیونکہ سرکاری رقم جو کہ پہلے ایک گورنمنٹ اکاؤنٹ میں تھی، اب اس کو نیم حکومتی ادارے کے حوالے کیا گیا ہے:

اور ہر گاہ کہ مذکورہ سکولوں کو محکمہ تعلیم چلا رہا ہے جبکہ آمدنی بورڈ لے رہا ہے۔ لہذا یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ مذکورہ فنڈز کا اختیار پہلے کی طرح محکمہ تعلیم کے حوالے کیا جائے۔"

جناب سپیکر صاحب، پروں پہ دے باندے ہم خبرہ شوے دہ چہ زمونہ عالمزب خان د تہات او د چا کونو خبرے کرے دی۔ زمونہ محکمے، اوس ہم پہ دے خبرہ اوشوہ چہ د فنانس سرہ بہ دومرہ پیسے وی نہ، نو پکار دا دہ چہ خہ پیسے محکمہ تعلیم پخپلہ جنریت کوی نو چہ ہغہ پہ محکمہ تعلیم کین اولگی، پہ دے تہونو د اولگی، پہ دے چا کونو او زمونہ چہ کوم کارونہ دی، وارہ وارہ پہ دے Repair باندے اولگی، نو ہغہ چہ اوس بلے محکمے تہ ورکوی او منت کوی، محکمہ خپلہ فنانس تہ کوی یا بل تہ کوی نو دا زیاتے دے۔ نوزہ غوارمہ چہ دا پیسے د محکمہ تعلیم تہ راشی او بیا د وزیر صاحب دا Ensure کری چہ دا پہ Concerted تہونو باندے او کوم نور کارونہ چہ دی، چہ پہ ہغے کینے استعمالوی او بھر د نہ استعمالوی۔

Mr. Speaker: Jee, Minister Education, please.

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: مہربانی، سپیکر صاحب۔ عرض کیا جاتا ہے کہ سرکاری سکولوں کی تعداد میں مسلسل اضافہ کی وجہ سے محکمہ تعلیم کی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں اور مشکلات کو مد نظر رکھتے ہوئے سال

2003-04 میں پرائیوٹ سکولوں کی نگرانی کے فرائض اور انتظام تعلیمی بورڈز کے حوالے کیا گیا اور باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے۔۔۔۔۔

آوازیں: وایہ، کوی او کہ نہ۔۔۔۔۔ (شور)

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: ہاں جی، سپیکر صاحب، بھر حال ما و ٹیل چہ زہ تاسو تہ دا پورہ متن ہم واؤروم او بیا تاسو تہ د ہغے بیک گراؤنڈ ہم او بنایم۔ دا ثاقب اللہ صاحب چہ دے، د دہ اکثر خبرے داسے وی چہ دا پیرے زیاتے Creative وی او اکثر خبرے ئے داسے وی چہ ہغہ د منلو نہ وی خو پیرے خبرے د دوئی داسے وی چہ ہغہ د منلو وی۔ بھر حال دوئی چہ دا کومہ خبرہ کرے دہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: دا اوس د منلو دہ کہ نہ دہ؟

وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم: د تاپونو او د فرنیچر خبرہ چہ دوئی او کرہ، د ہغے د پارہ زمونرہ مخصوص فنڈ دے، داسے خہ خبرہ نشتہ دے، انشاء اللہ ہغہ خنگہ چہ پہ دے باندے خبرہ شوے وہ چہ ہغہ صرف د یو فرم سرہ خبرہ دہ، مونرہ اوس پہ ہغے باندے داسے د یو Criteria لاندے راخو چہ ہغہ فرمونہ سیوا کرو نو تاپونہ، فرنیچر بہ پہ تائم باندے سکولونو تہ ملاؤ شی خو تر کومے پورے چہ دے خبرے تعلق دے نو مونرہ خو کم از کم پہ دے خبرہ باندے نہ خفہ کیرو چہ ایجوکشن پیا ریمینٹ تہ دا خبرہ راخی نو Most wellcome، مونرہ دا خبرہ دلته ہم کوؤ، پکار دہ چہ داسے اوشی۔

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution moved by the Honourable Member may be passed? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously. Jee, Sikandar Khan.

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: وختی جی پہ دے انگور اڈے واقعہ باندے خبرہ شوے وہ او بیا د ہغہ وخت سرہ پتی سپیکر صاحب تہ مخامخ ہم خبرہ شوے وہ چہ پہ دے باندے ریزولیشن بہ پیش کوؤ نو پہ ہغے باندے مونرہ پول یو خائے کبینا ستو او یو جائنٹ ریزولیشن مونرہ تیار کرے دے، کہ ستاسو اجازت وی نو ہغہ بہ پیش کرو جی۔

جناب سپیکر: پہ اڈہ باندے دے؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: نہ، دا پرون چہ پہ انگور اڈے باندے کومہ حملہ شوے وہ جی، پہ ہغے باندے تیار شوے دے جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر!۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، بشیر بلور صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب، چہ کوم خیزونہ پرون Pending شوی و و نو ہغہ بہ مونہ نہ تاسو لہ تکلیف در کوؤ کہ ستاسو اجازت وی چہ زمونہ ہغہ دوہ درے ریزولیشن دی، یو پہ پرائم منسٹر باندے دے، یو دا خہ نامہ دہ کوم چہ دا فورسز راغلی دی، پہ دغہ بارہ کین دے او یو دا پرون نہ ہغہ بلہ ورخ چہ دا کومہ واقعہ شوے وہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ما لہ خو یوہ کاپی را اولیبرئی کنہ۔ چہ خہ کوئی نو اول ما تہ کاپی را کوئی جی۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: وختی ما جی ستاسو آفس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: سکندر شیرپاؤ صاحب، دا تاسو ما لہ را کرے وہ؟

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: او جی سر۔

جناب سپیکر: جی، سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ: "یہ اسمبلی کل مورخہ 3 ستمبر کونیٹو فورسز اور امریکی افواج کا انگور اڈے کے علاقے میں آکر حملہ کرنے اور اس کے نتیجے میں بیس بے گناہ پاکستانیوں کو شہید کرنے کے واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر حملہ قرار دیتی ہے۔ یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کو ہر فورم پر اٹھائے اور ایسے اقدامات کرے کہ پھر اس قسم کے واقعات اس سرزمین پر رونمانہ ہوں۔"

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب۔

محترمہ گلت یا سمین اور کزئی: یہ مشترکہ ہے جناب سپیکر صاحب، اس میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر انفارمیشن افخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): شکریہ، جی۔ "یہ اسمبلی کل مورخہ 3 ستمبر کو نیٹو فور سز اور امریکی افواج کا انگور اڈے کے علاقے میں آکر حملہ کرنے اور اس کے نتیجے میں بیس بے گناہ پاکستانیوں کو شہید کرنے کے واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر حملہ قرار دیتی ہے۔ یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کو ہر فورم پر اٹھائے اور ایسے اقدامات کرے کہ پھر اس قسم کے واقعات اس سرزمین پر رونمانہ ہوں۔" شکریہ جی۔

جناب سپیکر: جناب پیر صابر شاہ صاحب۔

سید محمد صابر شاہ: "یہ اسمبلی کل مورخہ 3 ستمبر کو نیٹو فور سز اور امریکی افواج کا انگور اڈے کے علاقے میں آکر حملہ کرنے اور اس کے نتیجے میں بیس بے گناہ پاکستانیوں کو شہید کرنے کے واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر حملہ قرار دیتی ہے۔ یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کو ہر فورم پر اٹھائے اور ایسے اقدامات کرے کہ پھر اس قسم کے واقعات اس سرزمین پر رونمانہ ہوں۔"

جناب سپیکر، مزید میں اس سلسلے میں گزارش کرتا ہوں کہ چونکہ حکومت پاکستان War against terror میں امریکہ کا ساتھ دے رہی ہے اور امریکہ ایسی Violation کر رہا ہے جس کے نتیجے میں پاکستان کے اندر، جیسے انگور اڈہ پر حملہ ہوا ہے، وہاں پر حملے بھی ہو رہے ہیں تو ہمارا یہ مطالبہ بھی اس میں اگر شامل کر دیا جائے، معصوم سی بات ہے کہ حکومت، امریکہ کے ساتھ جو War against terror میں ان کا ساتھ دے رہی ہے، اس پالیسی پہ بھی نظر ثانی کرے، تو میری طرف سے یہ بھی شامل کر دیں۔

جناب سپیکر: جی اور کوئی؟

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: نگہت اور کزنی صاحبہ۔

محترمہ نگہت یاسمین اور کزنی: "یہ اسمبلی کل مورخہ 3 ستمبر کو نیٹو فور سز اور امریکی افواج کا انگور اڈے کے علاقے میں آکر حملہ اور اس کے نتیجے میں بیس بے گناہ پاکستانیوں کو شہید کرنے کے واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر حملہ قرار دیتی ہے۔ یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کو ہر فورم پر اٹھائے اور ایسے اقدامات کرے کہ پھر اس قسم کے واقعات اس سرزمین پر رونمانہ ہوں۔"

جناب سپیکر: مفتی کفایت اللہ صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر، شکریہ۔ "یہ اسمبلی کل مورخہ 3 ستمبر کو نیٹو فورسز اور امریکی افواج کا انگور اڈے کے علاقے میں آکر حملہ اور اس کے نتیجے میں بیس بے گناہ پاکستانیوں کو شہید کرنے کے واقعے کی بھرپور مذمت کرتے ہوئے اسے پاکستان کی سالمیت اور خود مختاری پر حملہ قرار دیتی ہے۔ یہ اسمبلی مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اس واقعہ کو ہر فورم پر اٹھائے اور ایسے اقدامات کرے کہ پھر اس قسم کے واقعات اس سرزمین پر رونما نہ ہوں۔"

جناب سپیکر، میں اپنے تمام شریک محرکین سے گزارش کروں گا، میں اصرار تو نہیں کروں گا اسلئے کہ یہ متفقہ قرارداد ہے لیکن اگر وہ جگہ دے سکتے ہیں، اس کیلئے اپنے دل میں کوئی Soft corner ہے تو اس کو بھی شامل کر لیں، درخواست ہے، اگر نہیں تو میں نے پہلے کہہ دیا ہے کہ اصرار نہیں کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہم دہشتگردی کے خلاف ایک فرنٹ لائن سٹیٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں اور وہ جنگ ایسی ہے کہ اس کا نہ حدود اربعہ معلوم ہے، نہ اس کا جغرافیہ معلوم ہے تو کم از کم ہم جن لوگوں کے ساتھ یہ جنگ لڑ رہے ہیں، ان پر ایک بات تو منوائیں کہ کم از کم جو ہماری سرحد ہے، اس کا احترام تو کیا جائے۔ اگر ہماری سرحد کا احترام نہیں ہو گا اور ہم اس جنگ کے اندر لگے رہیں گے تو مجھے پھر نہیں معلوم کہ یہ جنگ پھر ہمارے خلاف ہو گی یا کسی اور کے خلاف ہو گی؟ اب دہشتگردی کے خلاف جو جنگ ہے، یہ ایک ملک نہیں ہے، کوئی چوکاٹ نہیں ہے، کوئی حدود اربعہ اور جغرافیہ نہیں ہے کہ ہم سمجھیں کہ یہ گولہ وہاں لگتا ہے تو یہ اس کے خلاف ہے اور اگر وہاں نہیں لگتا تو اس کے خلاف نہیں ہے۔ سب سے پہلے دہشتگردی کی جنگ بھی میں لڑوں گا لیکن اس سے پہلے ضروری تو یہ ہے کہ میرے ملک کی سالمیت تو محفوظ ہو اور اگر میرے ملک کا حدود اربعہ محفوظ نہیں ہے، جغرافیہ محفوظ نہیں ہے اور باہر کے لوگ آکر اس پر حملہ کرتے ہیں اور ہم بے بس ہیں تو میں معذرت سے یہ الفاظ Add کروں گا، مجھے نہیں کہنا چاہیئے لیکن میں اس پر مجبور ہوں کہ ہم تمام پاکستانی ملک کا دفاع کریں گے لیکن وہ لوگ جو، کراؤن لگاتے ہیں، جو وردی لگاتے ہیں اور جو ہمارے ستر فیصد بجٹ پہ قابض ہیں اور وہ اس چیز کے پیسے لیتے ہیں، آخر وہ اس معاملہ پر خاموش کیوں ہوتے ہیں اور وہ آکر قوم کو اعتماد میں کیوں نہیں لیتے؟ آج پوری قوم پریشان ہے اور اتنی پریشان ہے کہ لوگ پاکستان کے مستقبل کے بارے میں کہتے ہیں کہ خدا نخواستہ خاتم بدہن کہ یہ رہے گا یا نہیں رہے گا، یہ ان لوگوں کی خاموشی کی وجہ سے ہے۔ میں سمجھتا ہوں جو ادارہ اس کا ذمہ دار ہے، یہ اس

ادارے کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ ایسے حملے کے بعد فوراً قوم کے سامنے آئے اور یہ کہے کہ یہ حملہ غلطی سے ہو گیا ہے اور ان لوگوں نے دوبارہ نہ کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اگر ایسا نہیں ہوگا تو میں سمجھتا ہوں کہ میرا تپا پیسہ کیوں ضائع ہوتا ہے؟ تو اس ادارے کو ختم ہونا چاہیے اور ہر پاکستانی کو ٹریننگ دینی چاہیے تاکہ وہ خود اپنی سرحدوں کی حفاظت کرے۔ اگر کوئی ادارہ اپنی ذمہ داری پوری نہیں کرے گا تو وہ ادارہ لوگوں سے کہے کہ اب دفاع کرنا ضروری ہے اور آپ خود اپنا دفاع کریں۔ اس ادارے کو سامنے آکر واضح موقف اپنانا چاہیے تاکہ قوم کی اس Confusion کو ختم کر دیا جائے۔ شکریہ جی۔

جناب سپیکر: اور کوئی پیش کرنا چاہتا ہے؟

جناب عبدالاکبر خان: بس ہو گیا ہے جی۔

Mr. Speaker: The question is that the joint resolution moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously .

Bashir Ahmad Bilour (Senior Minister): With no amendment.

جناب سپیکر: یہ ایسا ہے نا پیر صاحب، جو بھی چیز آپ لانا چاہیں تو میں نے 'Facilitation Room' بھی کھولا ہے اور آپ کو بتایا بھی ہے کل کہ ادھر جا کے بہترین انداز میں آپ Amendment کھوا کر سب کے ساتھ پیش کر لیتے یا ایک علیحدہ اگر آپ کرنا چاہیں، تو لے آئیں۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، میرا مقصد اس کو متنازعہ نہیں بنانا ہے۔ یہ سیدھی بات ہے، ایک مطالبہ ہے، اس میں ہم آپ کے ہاتھ مضبوط کرتے ہیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): آپ بیٹھیں آرام سے، میری اور باقی قراردادیں۔ سپیکر صاحب، ہماری ایک دو قراردادیں رہتی ہیں، مہربانی کر کے ہمیں اجازت دی جائے۔

Mr. Speaker: It is passed, it is passed with.....

(قطع کلامیاں / شور)

جناب سپیکر: بس اس ختم شو جی۔ بس، آپ بیٹھ جائیں۔

(قطع کلامیاں / شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، ہماری ایک دو قراردادیں رہتی ہیں، مہربانی کر کے ہمیں اجازت دی جائے۔ کل آپ۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: It is without amendment?

سینیئر وزیر (بلدیات): جی ہاں امینڈمنٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بس آپ بیٹھ جائیں۔

سینیئر وزیر (بلدیات): نہیں، ہمیں دو قراردادیں اور پیش کرنی ہیں۔

جناب سپیکر: اچھا اور بھی ہیں؟

سینیئر وزیر (بلدیات): ہاں ہیں ناجی، یہی عرض کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: تو مجھے کاپی نہیں دی ہے آپ لوگوں نے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): وہ آپ کو کل دی تھی، کل آپ نہیں تھے سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: کدھر ہے؟

سینیئر وزیر (بلدیات): کل دی تھی جی آپ کے آفس میں۔

جناب سپیکر: نہیں، ایسے Blindly تو مجھے پھر۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): اگر آپ اجازت دیں تو میں پڑھ کر سنادوں۔ ہم سب لیڈر شپ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کدھر ہے، کاپی کدھر ہے؟ کدھر ہے کاپی؟ سٹاف سے پوچھنا ہے، یہ زیادتی ہے کہ مجھے پہلے

سے کاپی کیوں ادھر نہیں لاتے؟

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: میں نے بھی ایک کاپی دی ہے اس سلسلے میں۔

جناب سپیکر: جی، بی بی۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: میں نے آپ کو کاپی دی ہے قرارداد کی، یہ رول Suspend کیا گیا تو میری قرارداد

بھی اسی لاء اینڈ آرڈر کے بارے میں ہے، اسی بارے میں۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: ابھی میں نے آپ کو کاپی بھیجی ہے۔

جناب سپیکر: دایو کاپی دہ؟

سینیئر وزیر (بلدیات): نہ بل ہم شتہ، ہغہ پرائم منسٹر د پارہ۔۔۔۔۔

ایک آواز: سپیکر صاحب، پرائم منسٹر صاحب باندھے پروں فائرننگ شوے وو، د
ہغے ہم شتہ۔

جناب سپیکر: جی، جی۔

محترمہ سعیدہ بٹول ناصر: جناب سپیکر، مجھے۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر صاحب،۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Mr. Bashir Bilour Sahib, to move his resolution.

سینیئر وزیر (بلدیات): دیرہ دیرہ مہربانی، مسٹر سپیکر صاحب۔

"یہ صوبائی اسمبلی خواتین کو زندہ درگور کرنے کے واقعے کو انسانیت کی تذلیل سمجھتی ہے، اس
ترقیاتی دور میں ہمارے ملک کے بعض علاقوں کے عوام جہالت میں زندگی گزار رہے ہیں، عورت ماں
ہے، عورت بہن ہے، عورت بیٹی ہے، عورت بیوی ہے، ان کے ساتھ اس قسم کی زیادتی کی پر زور مذمت
کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ ایسے لوگوں کو سخت سے سخت سزا دی جائے تاکہ ایسے
واقعات آئندہ پیش نہ آئیں۔"

میں آپ کا شکر گزار ہوں گا اگر Unanimously یہ قرارداد پاس کر لی جائے۔

جناب سپیکر: جی، ادھر سے کوئی لہڑی نے، کل اس پہ ریزولوشن آئی تھی عظمیٰ خان کی۔ پلیز، یہی
ریزولوشن ان کی بھی تھی۔

آوازیں: کاپی انہوں نے بھیجی ہے۔

جناب سپیکر: کاپی انہوں نے، ٹھیک ہے، عظمیٰ خان کی طرف سے بھی یہ ریزولوشن Present ہو گئی۔
آوازیں: ووٹ کیلئے ڈالیں نا۔

جناب سپیکر: نہ نہ، کوم۔۔۔۔۔

جناب رحیم داد خان (سینیئر وزیر): جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی رحیم داد خان صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی ووٹ کیلئے ڈالتے ہیں نالیکن اور کوئی پیش کر رہا ہے؟

(شور)

Mr. Speaker: The question is that the resolution moved by the Honourable Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is passed unanimously.

محترمہ سعیدہ بٹول ناصر: سر، میں نے بھی بھیجی ہے۔

جناب سپیکر: جی، بی بی آپ کیا کہہ رہی ہیں؟

محترمہ سعیدہ بٹول ناصر: میں نے بھی اسی سلسلے میں قرارداد بھیجی تھی۔

جناب سپیکر: تو میرے پاس تو ادھر نہیں بھیجی ہے۔ بی بی! پہلے سے بھیجا کریں تاکہ ہم پڑھ تو لیں کم از کم۔ جی، رحیم داد خان صاحب۔

سینیئر وزیر (منصوبہ بندی و ترقی): جناب سپیکر، دایو مشترکہ قرارداد دے، زما د طرفہ ہم، جناب میاں افتخار حسین صاحب د طرفہ ہم او جناب سکندر حیات خان شیرپاؤ صاحب د طرفہ ہم، د مفتی کفایت صاحب ہم۔

"یہ اسمبلی وزیر اعظم پاکستان، جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کے قافلے پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتی ہے، دہشتگردوں کے اس بزدلانہ اقدام کو ملک میں افراتفری اور عام عوام میں عدم تحفظ کی غیر یقینی صورتحال کو ہوا دینے کی گھناؤنی، شرانگیز اور ناکام سازش قرار دے دیتی ہے۔ ہم اس موقع پر اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ زندگی اور موت خداوند کریم کے ہاتھوں میں ہے، انشاء اللہ ہم امن کے قیام کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم اس واقعہ کی پرزور الفاظ میں شدید مذمت کرتے ہیں۔"

جناب سپیکر: جی، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): شکریہ جی۔ "یہ اسمبلی وزیر اعظم پاکستان، جناب یوسف رضا گیلانی صاحب کے قافلے پر قاتلانہ حملے کی شدید مذمت کرتی ہے، دہشتگردوں کے اس بزدلانہ اقدام کو ملک میں افراتفری اور عام عوام میں عدم تحفظ کی غیر یقینی صورتحال کو ہوا دینے کی گھناؤنی، شرانگیز اور ناکام سازش قرار دے دیتی ہے۔ ہم اس موقع پر اس عزم کا اظہار کرتے ہیں کہ زندگی اور موت خداوند کریم کے ہاتھوں میں ہے، انشاء اللہ ہم امن کے قیام کیلئے کسی بھی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ ہم اس واقعہ کی پرزور الفاظ میں شدید مذمت کرتے ہیں۔"

جناب سپیکر: جی اور کوئی پیش کرنا چاہتا ہے؟ The motion before the House is that the joint resolution moved by the Honourable Ministers may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The resolution is adopted unanimously.

جناب سپیکر: جی، سعیدہ بتول صاحبہ۔

محترمہ سعیدہ بتول ناصر: "یہ صوبائی اسمبلی کرم ایجنسی میں فسادات کی پرزور مذمت کرتی ہے اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ کرم ایجنسی کو جانے والے راستے کھولے جائیں اور وہاں لوگوں کو ضروریات زندگی اور علاج کی بہتر سہولت مہیا کی جائے، نیز وہاں فسادات روکنے کیلئے ٹھوس اقدامات کئے جائیں"۔ شکر یہ۔

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that the resolution moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is adopted unanimously. In exercise of the Powers conferred on me.....

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: جناب سپیکر صاحب! زما یو قرارداد دے دی جی۔

جناب سپیکر: نو ما لہ خو مخکبے راوڑی کنہ۔ Kindly Practice دا پیر بردی، چہ شہ پاس کول غواری ما تہ ئے لہ مخکبے راوڑی، د اسمبلی د فورم نہ یو دغہ مہ سازوئی۔ Janab Mukhtiar Ali Khan Advocate Sahib, to please move his resolution.

جناب مختیار علی ایڈوکیٹ: شکر یہ، سپیکر صاحب۔ "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے مطالبہ کرتی ہے کہ اسلام آباد میں سندھ ہاؤس موجود ہے، بلوچستان ہاؤس موجود ہے، پنجاب ہاؤس موجود ہے، مگر پختونخوا ہاؤس کو فرنیچر ہاؤس کہا جاتا ہے، اسلئے حکومت جلد از جلد نوٹیفیکیشن جاری کر کے فرنیچر ہاؤس کو، پختونخوا ہاؤس کا نام دیا جائے"۔ شکر یہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں امنڈمنٹ کی جائے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی، عبدالاکبر خان!

جناب عبدالاکبر خان: اگر آپ اس کو امینڈمنٹ کہہ لیں یا الگ قرار داد کہہ لیں، جناب سپیکر، "پختونخوا اسمبلی کے یہ نمائندے صوبائی حکومت سے پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ، فرنٹیئر کالونیاں جہاں اور جس عمارت پر ہو، اس کو پختونخوا سے بدل دیا جائے۔" (تالیاں)

جناب عنایت اللہ خان حدون: جناب سپیکر، میں اس پہ اعتراض کرتا ہوں۔ یہ Legally ہو ہی نہیں سکتا، اس وقت تک تو پختونخوا نام ہی نہیں ہے، ابھی تک Constitution میں Amendment نہیں آئی ہے۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت ماسمین اور کرنی: جناب سپیکر، یہ نہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میں سے ایک بولے تو میں بولنے دوں گا۔ آپ میں سے ایک اٹھے تو میں بولنے دوں گا، نہیں تو جس طرح آپ اٹھتے ہیں، Mushroom کی طرح اٹھتے ہیں، ایک بندہ اٹھے۔

(شور)

سینیئر وزیر (بلدیات): سپیکر صاحب، یہ صوبائی حکومت جو ہے، اس کی طرف سے، یہ قرار داد ہماری بنچر سے آئی ہوئی ہے، ہمارے جو اختیارات اپنے صوبے میں ہیں، ہم وہ استعمال کریں گے، ہاؤس سے صرف اجازت مانگنی ہے۔ اگر پختونخوا کا نام، جب آئین میں ترمیم آئے گی تو وہ صوبہ پختونخوا لکھا جائے گا، اس پہ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے مگر آج ہم صرف یہ کہہ رہے ہیں کہ جو فرنٹیئر ہاؤس ہے وہاں، جو ہمارے اختیار میں ہے، ہم اس کا نام پختونخوا ہاؤس رکھنا چاہتے ہیں، میرے خیال میں اس پہ کسی کا اعتراض نہیں ہونا چاہیے۔۔۔۔۔

(قطع کلامیاں)

سینیئر وزیر (بلدیات): اور اگر کسی کو سپیکر صاحب، اعتراض ہے تو آپ ہاؤس سے پوچھ لیں۔ اگر ہاؤس اس کو پاس کرتا ہے تو پھر ہمیں اجازت ہو جائے گی، ہم نوٹیفیکیشن جاری کر سکیں گے۔ اگر ہاؤس پاس نہ کرے تو ہم نوٹیفیکیشن جاری نہیں کریں گے۔ اس میں کوئی بات نہیں ہے، آپ ہاؤس سے پوچھ لیں، سپیکر صاحب۔

ایک آواز: سپیکر صاحب۔۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: ابھی ایسا ہے کہ آپ لوگوں کا احتجاج نوٹ ہو چکا ہے۔ The question is that the

joint resolution, with amendment moved by the Honourable Members may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it, the resolution is adopted by majority.

(تالیاں / ہنگامہ)

جناب عبدالاکبر خان: سر، میری ریویویشن اس کے ساتھ تھی؟

Mr. Speaker: Amend ہو گئی Ghulam Muhammad Sahib, to please move his resolution.

جناب غلام محمد: "یہ اسمبلی صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے اس امر کی سفارش کرے کہ ضلع چترال تحصیل مستونگ کے صدر مقام بونی میں نادر اکاسب آفس کرائے کے مکان میں قائم کیا گیا ہے لیکن عرصہ ایک سال سے اس کا کرایہ ادا نہیں کیا گیا ہے۔ اب مالک مکان کرائے کا پرزور تقاضا کر رہا ہے جس کی وجہ سے نادر اکاسب آفس کے بند ہونے کا اندیشہ ہے حالانکہ یہ بات متعلقہ ڈی سی او کے نوٹس میں بھی لائی گئی ہے، لہذا مذکورہ مکان کا کرایہ فوری طور پر ادا کیا جائے تاکہ نادر اکاسب آفس بند نہ ہو اور عوام کو پریشانی سے بچایا جاسکے۔"

Mr. Speaker: The motion moved and question is that the resolution moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted by majority. Mufti Kifayatullah Sahib, to please move his resolution. Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ وفاقی وزیر اطلاعات جناب شیریں رحمان صاحبہ نے

ابھی ابھی اعلان کیا ہے، کچھ دن پہلے۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب 'نہیں، جناب سپیکر، جنابہ' کہنا چاہیے۔

مفتی کفایت اللہ: جنابہ؟

جناب سپیکر: (مقدمہ) جی مفتی صاحب۔

مفتی کفایت اللہ: تو محترمہ شیریں رحمان صاحبہ نے۔۔۔۔۔

سید محمد صابر شاہ: جناب سپیکر، انہوں نے جو پوائنٹ اٹھایا، اگر اس کو آپ بنیاد بنائیں گے تو وزارت بذات خود مؤنٹ ہے، پھر آپ کو مردوں کیلئے بھی، جنابہ، کہنا ہوگا اور عورتوں کیلئے بھی، جنابہ، کہنا ہوگا، اصلاح چاہتا ہوں اس مسئلے کی کیونکہ وزارت بذات خود مؤنٹ ہے۔

مفتی کفایت اللہ: میں عرض کرتا ہوں کہ وزیر اعظم، وزارت عظمیٰ، یہ تمام اسم جنس ہوتے ہیں، یہ حضرات مرد سمجھے جاتے ہیں اور اسم جنس میں مذکر اور مؤنٹ دونوں برابر ہوتے ہیں لیکن محترم عبدالاکبر خان کی خواہش تھی کہ ان کی وزیر اطلاعات کو، جنابہ، کہہ دیا جائے ورنہ اردو میں، جنابہ، کالفظ استعمال نہیں ہوتا۔

Mr. Speaker: Ji Mufti Sahib, proceed forward.

مفتی کفایت اللہ: میں عرض کر رہا ہوں کہ ہماری محترمہ شیریں رحمان صاحبہ نے اعلان کیا ہے کہ ان تمام صحافیوں کو رہائشی سہولیات دیں گے تو اس میں اسلام آباد ہے، راولپنڈی ہے، لاہور ہے، کراچی ہے، Missing ہو گئی ہے یا انسان سے غلطی ہو سکتی ہے، پشاور کا نام رہ گیا ہے۔ اگر پشاور کا نام نہیں ہے تو اس میں Add کر دیا جائے اور "یہ اسمبلی مطالبہ کرتی ہے کہ جس طرح باقی شہروں کے صحافیوں کو رہائشی سہولیات دی جاتی ہیں، اس طرح پشاور کے صحافیوں کو بھی وہ رہائشی سہولیات دی جائیں"۔ شکریہ جی۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی عبدالاکبر خان۔

جناب عبدالاکبر خان: (missing)

مفتی کفایت اللہ: پشاور، پشاور Big city ہے، دار الخلافہ ہے، اس کی بات ہو رہی ہے۔

جناب سپیکر: جی میاں صاحب، میاں افتخار صاحب۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دوئی دا خبرہ بالکل درست کوی یا خود ہغوی نہ مطلب دا دے چہ سہو ادا خبرہ شوے دہ، دپا کستان دتولو صوبو پہ حوالہ ذکر شوے دے، زمونہ صوبہ ترے پاتے دہ، پکار دا دہ چہ داپکبے Mention کری او دلنتہ چہ زمونہ خیل دمیڈیا کوم ملگری وی، ہغوی تہ ہم دا سہولت ورکری کوم چہ پہ نورو صوبو کین دے، مونہ ددے ملگری تیا کوؤ۔

Mr. Speaker: The question is that the resolution moved by the Honourable Members with amendment may be adopted? Those

who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

Mr. Speaker: Mr. Israr Ullah Khan, please.

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: شکریہ، سر۔ "یہ صوبائی اسمبلی، مرکزی حکومت سے اس امر کی سفارش کرتی ہے کہ وہ کمانڈنٹ ایف سی کی طرف سے بھیجی گئی سوپلائون اضافی نفری کی سماری فی الفور منظور کرے تاکہ صوبے میں امن وامان کے حالات پہ قابو پایا جاسکے۔"

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

سینیئر وزیر (بلدیات): گنڈاپور صاحب نے جو فرمایا ہے، تو آج آپ کو پتہ ہے کہ ہمارے صوبے کے حالات ایسے ہیں کہ وہ فورسز ہمیں جلد سے جلد ملنی چاہئیں تاکہ یہاں صوبے میں امن وامان کی حالت ٹھیک ہو۔ ہم اس کو Endorse کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ Unanimously پاس کی جائے۔

Mr. Speaker: The question is that the resolution moved by the Honourable Member and endorsed by Minister may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously. Waqar Ahmad Khan, to please move his resolution. Waqar Ahmad Khan.

جناب وقار احمد خان: شکریہ، جناب سپیکر۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ "یہ اسمبلی وفاقی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ تحصیل کبل سوات میں نادر آفس کی شناخ دوبارہ سے کھول دی جائے کیونکہ آفس کی عدم موجودگی سے لوگوں کو بہت تکلیف ہو رہی ہے۔ یہ آفس پہلے سے موجود تھے پھر بند کر دیئے گئے تھے۔"

Mr. Speaker: The motion moved and the question is that the resolution moved by the Honourable Member may be adopted? Those who are in favour of it may say 'Aye' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The resolution is adopted unanimously.

In exercise of the powers conferred on me by clause 3 of article 54 read with article 127 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I Kiramat Ullah Khan, Speaker Provincial Assembly of North-West Frontier Province, do hereby order the Provincial Assembly of the North-West Frontier Province shall stand prorogued on 4th September, 2008 till such date as shall hereafter be fixed by the competent Authority.

اب میں اجلاس کو غیر معینہ مدت کیلئے ملتوی کرتا ہوں۔- Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت تک کیلئے ملتوی ہو گیا)